

۱۹۰۸

شیخ دیوبند

Rajah Deoband
U.P.



مرتب عالیہ علمائی و فضل علمائی
رقم ملین ایک

چند خاص اکیت کتابیں

اشترکیت وس کی تجربہ گاہ میں | اصول و نظریات کی

پوری طرح واضح کی جا چکی ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں اشتراکیت ناکارہ ہے۔ لیکن بعض لوگ اصول و نظریات کو جھوٹ کو صرف واقعیت سے بحث کرتے ہیں اور وہ سی پروپگنڈہ روں میں جو اشتراکیت کا ذہن دہر وہ بیٹھتا ہے اسے دلیل بنانا کہ اشتراکیت کی خوبیاں بخوبی ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے یہ کتاب نہایت ضروری اور قیمتیلہ کی تصنیف ہے۔ اس میں روس کے اشتراکی معاشرے کی صحیحیت کو خود اشتراکی صفتیوں یہ ڈروں اور مشاہدین کی تحریر و تقدیر کی روشنی میں نہایت مدلل اور واضح طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس کا مطالعہ ہر مسلمان کے لیے خوبصا اور ہر اُس شخص کے لیے عموماً جو اشتراکیت کے عملی نتائج جلتے کا فواہش مند ہے۔ نہایت ضروری اور مفید ہے۔ قیمت مجلد تین روپے۔

محمد بن عبد الوہاب | ازمولانا مسعود عالم ندوی
باقصوں صدی ہجری کے شہر و صفو

شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب بحدیقی کی سیرت اور دعوت پر ملی و تحقیقی تصنیف جس میں شرقی مغرب کے تمام تاریخ پوری طرح کھنکاں کر فلسفہ ہمیوں اور فلسطینیوں کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔ نہ صرف کتابوں کے خواہے ہر شرستہ ہیں۔ بلکہ ان کتابوں کی علمی و تاریخی پوزیشن اور مقام کو بھی تفصیلًا بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کی ثقاہت و اہمیت کے لیے فاضل حسنف کا نام ہی کافی ہے۔

قیمت دروپے اٹھ آنے پر
اس پر سے طلب فرمائیے۔

صلیع سہار نپور (لو۔ پی)

اسلام کا نظام حکومت | یعنی اسلام کی ریاست عامہ

ضابطہ حکومت۔ جس میں اسلام کے نظام حکومت کے تمام شعبوں اور نظریہ سیاست و سیادت کے تمام گوشوں، ریاست و حکومت اور اُس کے متعلقہ اور عالم دسواری معلومات کو وقت کی لمحہ ہر ہوئی زبان اور جدید تقاضوں کی روشنی میں نہایت تفصیل کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ حکومت اہمی کی تاریخ، انبیاء، علمیں اسلام کی حکومتوں کی سرگزشت و تکمیل اور توثر پیراء میں بیان کی گئی ہے۔ قیمت چھ روپے۔ مجلد سات روپے۔

عبدالجوہی میں نظام حکمرانی | ارجمند مجھے حمید اللہ حننا

لپنے مخصوص کی بالکل اونکھی چیز ہے۔ فہرست کے چند عنوانات ملاحظہ ہوں۔ عبدالجوہی کا نظام تعلیم۔ آنحضرت اور جوائی وغیرہ۔ تحریکیں بیان دھن بن احفاد اور خیال آرائی ہیں۔ بلکہ ہر چیز کو شخص تاریخی دلالت سے ثابت کیا گیا ہے۔ تقریباً پانچ سازاباں کے خواں سے کتابہ بزرگ ہے۔ یقیناً یہ کتاب آپ کے دینی و علمی مطالعہ کی ایک بیش بہاپنیز ہے۔ قیمت مجلد مع ڈسٹ کور للعمر

سر امام رسول | جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس مقدس کتبت میں آنحضرور کی ذات گرامی کے نام ہی گوشوں کو معتبر روایات دلائی سے سامنے لا یا کیا گیا ہے۔ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا۔ سونا جانا۔ بولنا۔ سکرانا۔ معاملات۔ اخلاق۔ عادات۔

مزخوبات۔ غلیہ۔ غرض آنحضرور کا تمام سراپا الفاظ ای صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ پیش لقطا سید ابوالاعلیٰ مودودی کا ہے۔ مائیں ملین (میں ۱۲)

لاجواب اردو عربی داشتہ میں مصباح اللغات جسی مقبول عام

ابو الفشن عبد الحفیظ صاحب مدظلہ کی ذات گرامی متعارف تعارف نہیں۔ آپ نے ترجمہ کرنے والوں اور دیگر شاہقین کی آسانی کیلئے اب ایک ایسی داشتہ میں تیار کر کے شائع کی ہے جس میں کسی بھی اردو لفظ کا عربی ترجمہ نہیں آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اس طرح کی داشتہ میں زمانہ کی ہیں۔ جن کو اختیار کر کے مسلمان کی زندگی صحیح مختیں مسلمانی عقائد کی تشریع۔ زبان عام میں مخصوصات، لہذا قیمت ایک و پہر۔

مولا فہد: ۱۳) اعظم ابوحنین

رحمۃ اللہ علیہ بعض اہم اصول و عقائد کی تشریع۔ زبان عام میں مخصوصات، لہذا قیمت ایک و پہر۔

حیات مسلمان (اردو)

اس کتاب میں ایسی اہم دینی چیزیں

شامل کی ہیں۔ جن کو اختیار کر کے مسلمان کی زندگی صحیح مختیں مسلمانی زندگی ہو جاتی ہے جو اہم اصول و عقائد اور اعمال و عبادات مختلف مذہبی کتابوں میں بھروسے ہوتے ہیں۔ انکو کیجا کر کے ہر شخص کے لئے تکمیل حفاظتاً و تحکیم عبادت کی تکمیل را آہ سان کر دی ہے۔ مجلد می خوبصورت ڈست کو۔ قیمت ایک و پہر بارہ آنے لگتے۔

۲۹۲ صفحات پر مولانا

مضامین مولانا سید سیمان ندوی

سید سیمان ندوی کے خاص الخاص اور حرکت الاراضی میں کامیوں پری فرمات میں مطالعہ کی چیز ہے۔ بین الی درجہ کے معلومات کے لئے بزرگین میں۔ کو یہی قیمتی موتی

ایک شترے میں پر و دینے کے ہیں۔ قیمت چار روپے (محلد پاچ روپے)

اعجاز القرآن

امعرکت الاراقینیت، اہل علم جانتے ہیں کہ عالمہ

موصوف بجز العلوم ہر ٹینکے ساتھ ساتھ قلم کے بھی بادشاہ تھے۔ انداز میں

ما فہم، ولپذیر اور ذچپت لائل، استدلال تکمیل، غرض آپ کی تحریر دیکھو

کے قابل ہیں۔ دشمنان اسلام نے قرآن کے اعجاز پر جو اعتراضات کے

ہیں انکے دنداشکن جوابات اعجاز القرآن میں طارظۃ فرمائیے۔ ہدیہ ار

اداب النبی

جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق،

شامل اور حلیمه شرف و محترمات وغیرہ اختصار دلساست کے ساتھ

جمع کئے گئے ہیں۔ ہدیہ صرف دس آنے

اسلام کا نظم اعفت و عصمت

اعفت و عصمت کی خفاقت

کی ہے۔ اس موضوع پر یہ لاجواب کتاب ہے موجودہ دور پرداختی

میں یہ بڑے کام کی چیز ہے۔ جسے عده طباعت دکتابت کے ساتھ شائع

کیا گیا ہے۔ قیمت چار روپے (محلد پاچ روپے)

مکتبہ تخلی (دیوبندر دیوبنی)

شاعر نامہ اسلام (جدید)، آپ کے مطالعہ کے نئے بہترین کتاب ہے۔

قصص القرآن ایک عظیم الشان مذہبی اور علمی ذخیرہ اردو زبان میں

حصہ اول:- حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت موسیٰ وہاڑن تک تمام پیغمبروں کے مکمل حالات و اتفاقات۔ قیمت چھروپے۔
حصہ دوم:- حضرت یوشع علیہ السلام سے لیکر حضرت نوحی علیہ السلام تک تمام پیغمبروں کی مکمل سوانح جیتا اور دعوت حق کی محققۃ تشریع و تفسیر۔ قیمت تین روپے۔

حصہ سوم:- اصحاب الہیف والریم، اصحاب القریۃ، اصحاب السبب، اصحاب الرس، بہت المقدیں اور یہود، اصحاب الادب و اصحاب الفیل، اصحاب الجنتۃ، ذوالقینین اور سُلیمان سکندری، سما اور سیل عم وغیرہ۔
قصص القرآن کی مکمل و محققۃ تفسیر۔ قیمت پانچ روپے۔

حصہ چھارم:- حضرت عیشیٰ اور حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام کے فضل حالات۔ قیمت چھروپے۔ آٹھ آنے مکمل سیوط غیر محلہ میں پانچھوٹو ہر حصہ الگ الگ بھی طلب کیا جاسکتا ہے۔

ترجمان السنۃ ارشادات بنوی کا جامع و متنبد ذخیرہ اردو زبان میں

جلد اول:- اردو میں آج تک حدیث کے چن جھوڑ اور ناقص ترجم کے سوا کوئی یقین باالشان کارنامہ انجام نہیں دیا گیا۔ یہ پھر موقع ہے کہ ”ترجمان السنۃ“ کے نام سے خدمت حدیث کا عظیم الشان مسئلہ شروع کیا گیا ہے۔ حدیث کی اصل عبارت مع اعرابی۔ ساختہ میں لیں عام فہم ترجمہ اور تشریحی نوٹ، شروع میں ایک بہوت مقدمہ جو جمیں ارشادات بنوی کی اہمیت اور احادیث کی مراتب و مدارج پر بہترین بحث کے علاوہ تدوین حدیث کی تاریخ اور مقامِ رسالت و نبوت اور دیگر ہم ترین عنوانات پر فصیلی کام کیا گیا ہے۔ بعض شہور انہی حدیث اور کابرین امت کے حالات بھی شامل کئے گئے ہیں۔ ہر یہ دس روپے (محلہ بارہ روپے)
جلد دوم:- ضخامت بڑھ جاؤ کہ باعث (ترجمان السنۃ) کو جو براً مختلف جلد میں قسم کر دیا گیا چنانچہ جلد ثانی کتاب الیمان و الاسلام کے تمام اہم اbras پر مشتمل ہے۔ ہمیں جلد کی سہ خوبیاں اس میں موجود ہیں۔
ہدیہ فور روپے (محلہ بیارہ روپے) مکمل ہر دو حصہ غیر محلہ اسیں روپے۔

(محلہ تیسیں پانچے)

مکتبہ علی دیوبند - ضلع سہارنپور (ری. پی)

مصباح اللغات اردو عربی لغت کی ایک عظیم الشان کتاب۔ چھاس ہزار سے زائد عربی الفاظ کی اردو تشریع۔

یہ عظیم الشان عربی اردو لغت اپنی حصہ تینوں کے لحاظ سے بہتر مثال ہے۔ جہاں تک عربی سے اردو میں لغات کے ترجیح اور تشریع کا تعقیل ہے۔ آج تک اس درجہ کی کوئی دلکشی وجود میں نہیں آئی۔ سالہاں میں کی عرصہ ریزی اور کوششوں کے بعد ٹہری قططیع کے ایک ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل عظیم القدر لغت اصحاب ذوق کی خدمت میں بیش کیا جا رہا ہے۔

المجدد عربی لغت کی جدید کتابوں میں اس وقت سب سو زیادہ جامع اور دلپڑی سمجھی جاتی ہے۔ مصباح اللغات میں نصف اس کتاب کا پورا اعظم کشید کر لیا گیا ہے۔ بلکہ اس کی ترتیب میں عربی لغت کی بہت سی دوسری بلند پایہ اور ضخم کتابوں سے اخذ دستباط کی تمام صالحتوں کو کام میں لا کر مدودی کی ہے۔ جیسے قاموس۔ تاج العرب۔ اقرب اللماء۔ جمجمۃ اللغۃ۔ نہایۃ ابن اثیر۔ صحیح البهار۔ مفردات امام راغب۔ کتاب الفاعل۔ منتهی الارب۔ صراحت وغیرہ۔ مصباح اللغات علم ارطباہ عربی سے پہچانی رکھنے والے انگریزی داں، اردو خواں سبک لئے بے عدید ہیں۔ جلد فوصلہ صورت اور ضبط میں گرد پوش۔ قیمت سولہ روپے۔

الفاروق مصنفہ

حضرت عزیز فاروقؒ کی سیرت حالات اور کلاموں پر مشتمل ہے۔ عربی میں عتیق شہور تو قبیل ہونی وہ محتاج بیان نہیں حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے اس فارج اعظم اور طبل جیل کی زندگی اور دلدار خلافت کی تفصیل الفاروقؒ سے زیادہ اور کسی اردو کتاب میں نہیں لیتی۔ نصرت آپ کی سیرت اور اخلاق دفاضاں کا بیان ہے۔ بلکہ آپ کے جملگاتے ہوتے ہیں خلافت کے حیرت انگیز و اتفاقات۔ آپ کو علی قانونی اور تحریکی کارنامے اور تہلیکی معرکوں کی تاریخ فصیلیں شامل کتاب ہیں۔ بعض نفتشے بھی شامل کتاب ہیں۔ اسلامی تاریخ کے سب سے نزدیک دوسری معتبر تاریخ جاننے کیلئے الفاروقؒ اپنی قسم کی واحدہ صنیف ہے۔ تاہا ٹیشن جلد مع طسکوو۔ قیمت چھروپے۔

بہشتی نیو کمپنی قیمت میں زبردست رعایت

اب تک جو بہشتی نیو ریزیر ولی میں کامیابی کا دیا جا تھا، اب وہ بارہ کامیابی کا، مجلد و جلد و نیس پندرہ روپے، جو لوگ بغیر حاشیے اور بلا اضافات کا چاہیں انھیں اشتر فی بہشتی نیو ریزیر ولی سالٹھے سات اور مجلد نور و پیکا مل سکتا ہے:- اس اعلان رعایت سے فری فائز اٹھائیے۔

قرآن

بلا ترجمہ

شاندار عکسی، ہر صفحے پر خوش نہایت، صروف کمک
کھلے روشن۔ کافی سفید، مائل لکھ رنگیں، حرکات نہایت مددگار
و دینے ہوئے۔ صحت میں پختہ جسیں روپے، جلد اعلیٰ پختہ تیزیں روپے

قرآن

بہت منوٹی حروف کا بہت بڑا سائز

حکیم الامت مولانا اشرف علی^ر
اور شاہ رفیع الدین رحمن اللہ علیہ کیجا
ترجمہ اور تفسیری حاشیے کا قرآن بہت بڑے سائز میں جلی قلم سے
سفید گلڈ کاغذ اور روشن لکھائی چھپائی کے ساتھ چسب گیا ہے
بہری غبند کر کر پختہ جسیں روپے، جلد اعلیٰ پختہ تیزیں روپے

قرآن

منوٹی

منوٹی لگاہ والوں کے لئے یہ منیاں حروف اور دو اخی
حرکات والا قرآن کافی وقت اٹھا کر پا کستان سے ہنگایا گیا ہے
یہ دینی ہے جس کا اعلان کچھ عرصہ پہلے جا رہی تھا اور بعد میں تم ہو چکی
با احتشام روپوں کی تعمیل نہ ہو سکی تھی۔

حدیقہ غبند کر کر پختہ نور و پے دینی چیز اعلیٰ سفید و آتی کا
پر غبند گیارہ روپے کی ہے)
اوڑیں قیمت لکھ کر اپنی مطلوب تسم کو دو اخی من رائیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

وَعَمِلُوا الصَّلِحَاتِ



شامل دیوبند ماهنامہ

ہر انگریزی ہینری کے پہلو سبقت میں شائع ہوتا ہے
غیر مالک سے سالانہ چندہ اشناک نسخیں پوشل ڈھوند
معززین سے سالانہ چندہ حسب استطاعت

بیہت ماہ جون ۱۹۵۵ء

نمبر شمار	عنوان	صاحب مضمون	صفحہ
۱	آغاز بخشن	ادارہ	۷
۲	حضرت سعد بن عبادہ	احتشام علی ندوی	۱۱
۳	مسئلہ حکیمت قرآن	مولانا ابو محمد امام الدین	۱۶
۴	باقیات	لبشیر کاسخنی	۲۱
۵	تجھی کی ڈاک	ادارہ	۲۴
۶	دوزخ اور اُس کا عذاب	مولانا منظو رفیعی	۳۲
۷	مسجد سعینا نہ کٹ	محمد ابن العربی	۳۹
۸	خروج دجال اور غلام احمد قادریانی	قتصر بہرامی	۴۸
۹	بچوں کی ایک خاص بیماری۔ کسائی	بیگم غظیم زبیری	۵۳
۱۰	کھنکھ کھوٹے	ادارہ	۵۶
۱۱	منظومات	مختلف شعراء	۵۸

ترسیل زر اور خط و کتابت کا پتہ	ترتیب دینے والے	پاکستان کا پتہ، جماشیخ سیدم اللہ حب
وقتی تجھی دیوبند ضلع سہارن پور (ری.پی.)	عامر عثمانی وزیر فضل عثمانی،	ملکی ۵/۲۳ ناظم آباد کراچی (پاکستان)

عاصم عثمانی پر نظر بلشنئے "محبوب المطابع پرین" دہلی سے چھپو اکر اپنے وقتی تجھی دیوبند سے شائع کیا۔

آعِشَةُ سَجْنٍ

کے قلوب کو دعوت اسلام سے تحریر کرنے کے ساتھ اہل اسلام میں حقیقی اسلام کے اقتدار کو محفوظ رکھنے سے غافل نہ ہوں۔ بدعت کھرستے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ جاہل سے جاہل مسلمان کافر کی طرف جانا آسان نہیں ہے۔ لیکن بدعت کو جزو دین مجھ کر وہ بطیئہ خاطر سر قبول کر لیتا ہے اور یہ غلط فہمی توہہ واستغفار اور اعتتاب وہیزیر کے امکانات ختم کر دیتی ہے۔

اسی لئے ہمارے اسلاف نے بدعت کے مقابلہ میں مستقل رزم آراء تیار کیں۔ جس کے ثبوت میں آج صد ہائچھوٹی ڈھرتی میں اور برمضامیں دیکھ جاسکتے ہیں۔

سن سینتا نیشن سے پیدا شدہ خوف ناک حالت میں مال کے بلا واسط خطے کے اور خوف وہراس نے بھار تی مسلمانوں کے جہاں بعض اور مناقشات کو دیا ہاں بدعت و مستحب کنجد بھی سرد پر گئی۔ طوفان کی شورش نے شیر اور بکری کو ایک ہی کشتی میں سوار کر دیا۔ بریویت اور قادریت کے بغیر سرد پڑ گئے۔

لیکن اب قدر یہ سکون و طمانتی حاصل ہونے کے بعد پھر دیکھا جا رہا ہے کہ اہل بدعت جگہ جگہ فتنہ ہاتے خواہیدہ بیدار کر رہے ہیں۔ وہی پرانا انداز۔ وہی دہابت اور لفڑیوں گمراہی کے طرزِ ملن۔ وہی جارحانہ طریقے۔

اس کے بخلاف اہل سنت کے علماء کے کرام سیاسی و عمرانی مصالح کے پیش نظر اپنے اسلام کی راہ سے ہٹ چکے ہیں۔ ان کی ترقی پسند انہوں نہ ہبہت ایک ایسی رواداری چھوڑتے ہیں اور وسیع النظری کی علیحدگی ہوئی ہے کہ بدعت تو درستار وہ دین اکبری اور سولہم تک کوئی صرف درجہ جوانزے نہ ہے ہیں۔ بلکہ موقع بہ موقع بدعاویات و خرافات، وحدت ادیان

انگریز کے دور میں ہندوستان اہل بدعت اور اہل سنت کی بزم آرائیوں سے جس طرح گورنمنٹ کا تھا وہ محتاج بیان نہیں۔ شاہ ولی اللہ در حمد اللہ ملیہ اور ان کے صالح جانشینوں نے بدعت و ضلالت کی تفتح کی اور سنت کی ترویج و تبلیغ اس حد تک کی کہ مسلمانوں کا وہ معاشرہ جو اہل اقتدار کی بگروی اور عامۃ اسلامیں کی جہالت و نفسانیت کے باعث بدترین آسودگیوں اور وہم پر پیسوں کا شکار تھا یا ایک الفلاحی موڑ ملا گی۔ اس الفلاحی موڑ پر سنت کو پکھا اور شیدائی لپخے اسلام کے باقی ماندہ کام کو آگے بڑھانے کے لئے مستعد کھڑے تھے۔ انہوں نے علم و عقل کی روشنی میں ہر ہی ترقی اور اصلاح کی۔ حتیٰ کہ عامۃ اسلامیں کا ایک بڑا حصہ بہات و خرافات کی تاریکی سے نکل آیا اور عوامی طرز فکر میں بنیادی اصلاح ہوئی۔ کچھ لوگ کہتے ہیں — اور اپنی جگہ نیک نیتی سے کہتے ہیں کہ فروعی سائل میں جدل و مناظرہ تجویز طریقہ نہیں۔ بلکہ داعیان حق کو محنث ثبت اندوزیں اپنی دعوت پیش کرنی چاہئے اور جرمیات سے دام بچانا چاہئے۔ بے شک بعض حالات میں یہ طریقہ انسبل اور موزوں تھے۔ لیکن بدعت و سنت کی بحث کو قومی بحث کہنا اور جزوی مسئلہ ٹھیک را نادرست نہیں ہے۔ فہمی جرمیات۔ مثلاً قرآنہ خلف الامام یا آمین بالہ وغیرہ افلسفیان سو شگایف اس مثلاً وحدۃ الوجود یا امکان کذب وغیرہ اور چیزیں ہیں اور بدعاویات و اختراعات بالکل دوسرا چیزیں۔ بدعت و سنت کا مقابل اصولی مقابل ہے۔ بدعت قاطع سنت ہے اور تقطیع سنت کا حاصل غایمہ ایمان و دین ہے۔ چنانچہ جس طرح ایک فتح کے لئے یہ ضروری ہے کہ کسی بھی ملک کو تفتح کرنے کے بعد اگلی فتوحات میں گھوڑا جانے سے پہلے فتوحہ ملک میں اپنے اقتدار کو محفوظ کرے۔ اسی طرح داعیان حق کے لئے یہ ضروری ہے کہ اہل کفر

متاثر ہو کر گروہ کے گروہ اور قبیلہ کے قبیلے مسلمان ہو گئے۔ ۱۴۳
کو دنیا بھر میں پھیلانے کا سہرا بنتی گین ماں اسلام کے حین خطا بت
زور قلم اور درستائل نشر و اشاعت کی بہتات کے صرفیں۔ بلکہ ان کے
اعمال و اخلاق کے سری ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سرای عبادت زندگی اصل ہیں
اسی نفیتی حقیقت اور اصل اصول کا درمیں بخش ہے کہ عمل بعث
ہے اور قول صرف حسم عمل کرنٹ ہے اور قول صرف تاریخ
ایٹھے ہے اور قول محسن اجنبی۔ کتنی ہی جیسیں دلادیزی بات ہو، میکن
جب تک اس کی پشت پریس کی تائید نہ ہو اس میں دیر پاؤ جو
اشر نہیں ہوتا۔

اسی لئے ہم نوین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ بخارت کے فیض
مسلموں کو دعوت اسلام کی طرف اس وقت تک متوجہ نہیں کیا
جا سکتا جب تک کہ مسلمان اپنے جموعی تدنیٰ معاشرت اور
اخلاق و اعمال سے یہ ثابت نہ کریں کہ اسلام چند عبادات کے
جموعہ کا ہی نام نہیں۔ بلکہ ایک معتدل و متوانہ را وزندگی ہے
جو فیر مقول رجعت و قدامت کے ہر سرم درواز کی نفی کرتے ہے
ئے زمان کی تمام معقول و محمود تدریس کا پوری طرح ساتھ دے
سکتا ہے۔ جو حضرت مولانا مذہبی محبوبوں میں اور گھٹیا اور جے کے
افراط آمیز عقائد میں آج کے مصروف ترین انسان کے قیمتی اوقاف
نہیں کھاتا۔ بلکہ خالق کائنات کو قدم بر قدم یاد رکھنے اور آخرت
کی جواب دی ہی کون بخلانے کی خاطر ہوتی ہی ضروری اور سائنس
اعمال و عقائد کی ذمہ داری دے کر دنیاوی ترقی اور باذم ہر جو
کی را ہوں پر دوڑنے کا اذن عام دیتا ہے۔

پچھے دونوں سے ہمارے پاس ایسے خطوط کی تعداد بہت
برطھ گئی ہے جن میں لکھا ہوتا ہے کہ فلاں صاحبی فلاں منجدیں
نذر و نیاز کے مناقب بیان کئے۔ فلاں صاحب نے دو بنیوں
کو ہابی ٹھیرا کر عرسِ قوالی کا شرمندی تہم تابت کیا و میں
القياس۔ خطوط لکھنے والوں میں سے لکھنے والا منصب
دعاوی اور دلائل وغیرہ لکھ کر ہم سے پر امور فہرست بخٹھے ہیں۔
اور جملی میں بھی ان کی اشاعت چاہتے ہیں۔ بلاشبہ ان کے پڑالیے
انی جگہ حق ہیں۔ اور ان کا خلوص میز شہرت ہے۔ میکن ہمارے لئے

اشترائیت نکتے عملی تعاون کا بھی مظاہرہ کر رہے ہیں ممکن ہے
کہ بعض خلصین اس صورت حال کو باہمی مباحثہ و مناظر و کتابی
صورت حال سے بہتر جائیں اور صرف ایجادی دعوت ہی کو سب
پچھے بھیں۔ لیکن ہماری نظر میں یہ صورت حال بہتر نہیں ہے۔ بلکہ
دعوت کی روک تھام عقل و علم کے آئینی ذرائع سے اتنی ہی ضروری
ہے جتنی کہ ہی تعمیر کے لئے شکستہ گھنڈوں کی تحریب۔

اگر غور کیا جاتے تو معلوم ہو گا کہ اسلام کو دنیا کی نظروں میں
بدنام کرنے اور دیگر ادیان کی طرح محسن ایک دن ٹھیرا نے میں
غیر مسلموں کی کوششوں سے زیادہ خود اپنی اسلام کی بد اعمالیوں
اور غلط کاریوں کا ہاتھ ہے۔ پچھے غلط کاریاں توہہ تھیں جو اسلام
کو آڑپناتے بغیر نفس کی قیادت میں کی جاتی رہیں۔ ان غلط کاریوں
نے قوم مسلم کو خواہ کشاہی بدناام کیا۔ میکن اسلام کے دامن پر
دلاغ نہیں ڈالے۔ ہر آنکھ دالنے کے دیکھا اور سچھا کے غلط
کاروں کے ذاتی اعمال ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔
مگر بیشتر غلط کاریاں وہ تھیں جن کو اسلام کی آڑپن اسلام
کا سبیل لگا کر دنیا کے سامنے لایا گیا۔ ان غلط کاریوں نے تمام
اقوام عالم کو فطرتی رسم کھنے پر مجبور کیا کہ اسلام ایک ایسا ہی عبادتی
دین ہے جیسے کہ دیگر ادیان ہیں۔ وہی توہم پرستانہ ہنگامے۔

وہی خیال آرائیاں۔ وہی مبالغہ آمیز افراد ایگز اور عنانی
عقائد۔ وہی رحمت پسندانہ رسیں۔ دعوت یعنی والے لاکھ کہتے
ہیں کہ اسلام یہ نہیں ہے اسلام ایک مستقل ہے گیر نظام زندگی ہے
ایک آفاقی پیغام حیات ہے۔ ایک عالمگیر ابدی تحریک ہے۔

مگر فاتح اسلام کے اعمال قبیح سے گہرا شریعہ والوں کا وجہان
دوشور ان زبانی دعروں کو کیا اور کیوں اہمیت دیتا۔ وہ ہستے
ہے۔ دور جاتے ہے۔ وہ کسی یورپیں بصر نے ٹھیک ہی کہا ہے کہ
دنیا میں بدترین قوم مسلمان ہے اور بہترین مذہب اسلام۔ اس
حقیقت کو پانے کے لئے جس گھرے سلطان اور منصفانہ تحریکی کی
ضروارت ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ چند ہی خاص لوگوں کا حصہ ہو سکتا
ہے۔ عالم تو کسی قوم کے عمل کو دیکھ کر اس کے ذہب کا اندازہ
لگاتے ہیں۔ چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ وسیع پیلانے کی تبلیغ پر و پیکا
اور تقریرو خطا بکے بغیری صرف مسلمانوں کے اعمال و اخلاق سے

نفریب نفس ہیں اگر حدیثوں کو کھل بنایا اسی طرح آج بھی نفس
کے بندوں کی کمی نہیں۔ وہ عوام کے سامنے بعض اوقات تروک
و غیر تصریح احادیث پیش کر کے اپنے غلط عقائد کا ثبوت لاتے ہیں۔
چونکہ عوام کے لئے ان نظریات کی تفہیم ممکن نہیں۔ اس لئے انھیں
مبلطفی پیدعت کی باتوں پر کان ہی نہیں رہھنا چاہتے نیز استطاعت
کی حد تک دیوبند کے وہ رسائل منگلا کر مطالعہ کرنے چاہئیں جو
روز پیدعت کے سلسلے میں لکھے گئے ہیں۔ ہم اپنے مقدور کی حد تک
تمجی کی ڈاک میں برابر اثبات سنت اور روز پیدعت کی سماں کردنے
سہتے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے بھی قیمتیں دلاتے ہیں کہ وقت فوت
مختلف سالوں پر کلام کرتے رہیں گے تاہم طالبین حق کو چارے
ہی چاہتا ہے اپنی کوشش مدد و مدد کرنی چاہتے۔ بلکہ دیوبند کی
مطبوخات پر بھی توجہ کرنی چاہتے۔ بلکہ جو لوگ صاحب دولت
ہیں انھیں اپنے صدقۃ و خیرات میں ایسی کتابوں کی قیمت بھی شامل
کرنی چاہتے جو عوام کو فریب پیدعت سے بچانے میں معاون ہوں۔

عامہ رعنی

اپنی مصروفیت اور اتفاق اور نا اہلی گے باعث یہ کہونگا ہے کہ طول
ٹوپیں جو ابادت پر امور شعبی تکمیلیں اور مزید تفصیل تخلیٰ ہیں بھی دیں ممکن
انہی معدود رسی کے لئے معافی چاہتے ہوئے ان سے عرض کریں گے
گز بچھا دیں پیدعت کہہتے ہیں اور جن دلائی کی بنیاد پر گہرے چھپے ہیں
وہ تقریباً سب فرمودہ ہے: اُن سبکے تاریخ علماء سلف
بکھر جائے ہیں۔ دیوبند کے ملکیوں میں شائع شدہ صدر ہا چھوٹے
محدث اور محدث آپ کو معمولی قیمتیوں پر حاصل ہو سکتے ہیں جیساں اپنے
ملاحظہ فرمائیں گے کہ اہل پیدعت کے تمام دلائیں و برائیں ہوائی ہیں
ضیافت ہیں۔ یہ غلط حدیثوں کے خواستے ہیں اور من گھرست و دیاش
بیان کرنے سے ذرا نہیں چوکتے۔ ان کے خدا نا اتر عن میلے جب
ذیکر ہے ہیں کہ جمع جاہلوں اور کم علموں کا ہے تو بالتفکف اُن احادیث
کا بیان فرمائیں جوں کے ضعف و سقم کو علمائے حق صراحتہ تابت
کر جائے۔ اُن ردا تیوں کو پیش کرتے ہیں جو سر بر سر پا در ہوں ہیں۔ یہ
طریقہ تو بالکل عام ہے کہ کسی بھی نام کے ساتھ زبدۃ العارفین، شاہ،
علام، علامہ وغیرہ لکھ کر کہنا شروع کر دیا کر انہوں نے یہ کہا ہے
اور یہ کہا ہے۔ فلاں بزرگ نے یہ خواب دیکھا اور فلاں ولی کو
یہ کشف ہوا۔

ہم تمام کم علم مسلمانوں کی خدمت میں ادب کے ساتھ عرض
کریں گے کہ بزرگوں کے اقوال اور اعمال پر شک لائی توجہ
ہیں۔ دین کے معاملہ میں خود راتی اور خود پسندی درست نہیں
ہے۔ لیکن یہ ملحوظ ارکھنا بھی ضروری ہے کہ حصہ کسی بزرگ کا قول
و عمل معيار حق نہیں ہے۔ روایت کے بالے میں پہلو تو یہ
دریکھنا چاہتے کہ کس کی طرف مشروب ہے۔ پھر یہ تحقیق کرنا ضروری ہو
ہے کہ بسبت واقعی بھی ہے یا من گھرست ہے۔ پھر یہ دریکھنا چاہتے
کہ حشرت نبیت کس مقام و محل پر کس مقصد کے لئے قول کیا ہے۔ کسی
غیر مسند شخص کی زبان سے حق یہ سنکر کہ حدیث میں یہ آیا ہو ہرگز
اپنے عقائد کو متزلزل نہ ہونے دینا چاہتے۔ تقریباً دس لاکھ
حدیثوں میں سے جو لا ترقی استناد اور قابل اعتبار احادیث فن
حدیث کے باہروں اور اسلام کے سچے شیدائیوں نے چھانٹی
ہیں ان کی تعداد ایک لاکھ بھی نہیں۔ اب ظاہر ہے کہ باقی حدیثیں
اکثر بالکل من گھرست تھیں اور باقی سچ و محرف۔ میں طرح ہمیں لوگوں

منیجھر

حضرت سعد بن عبادہ

احشام علی ندوی جریں آبادی

کے حصہ میں اُتیٰ۔ تیرا ندازی۔ تیرا کی اور گھوڑے کی سواری کی شق کا موقع بچپن سے ملا۔ اس لئے ان چیزوں میں بُری مہارت حاصل تھی۔

ان دلوں تسلیم کا چرچا الگ چربیت کم تھا لیکن حضرت سعد بن پڑھنے لکھنے میں اچھی خاصی صلاحیت پیدا کر لی تھی۔ خط بہت صاف اور اچھا تھا۔

اسلام سے پہلے مکہ عرب کا مرکز تھا۔ لوگ کہہ کی زیارت کے لیے وہاں آیا کرتے تھے۔ اور جو کہ زمانہ میں بہت مذاقہ ہوا جایا کرتا تھا۔ اسلام کی دعوت شروع ہوئی تو قوم کے اس اجتماع سے بہت فتنہ پھوپھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز دارین حرم (دھرمیوں) کے ذریعہ ملک کے گوشہ گوشہ میں پہنچنے لگی۔

ملک کے دشمنی بُری، لوگ توک کر رہے تھے کہ کی کوہ ولی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے ہیں وہی تھے۔ جو تھے ان پر سُنیاں کرتے تھے۔ لیکن اسلام کی تسلیم دلوں میں اثر کر رہی تھی۔ اور تو حیدر کی ماشی سے کسر ک بُت پرستی کی جسٹی، اکٹھی جادھی تھیں۔

ثبوت کا دسوال سال بیان کرنے کے لئے دور و قدسے لوگ ملک مuttleem میں آئے ہوئے تھے۔ انھیں میں ایک شیری (مدمنہ کا) قافی نبھی تھا۔ سرکار دروغ امام صلی اللہ علیہ وسلم اپنے طریقہ کے مطابق ان کے پاس بیٹھی تبلیغ کے لئے آئے اور انھیں بھی الشکی یا تائیں نتیجہ یہ ہوا کہ کئی ادمی اسلام لے لئے اور مدینہ جا کر اسلام کا تعلق شروع کر دی جس سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان چند صحابیوں میں سے ہیں جنھوں نے اسلام کی بُری خدمت کی ہے۔ انھاریں جن خوش فضیبوں کے پیڈا اسلام لانے کی سعادت حاصل ہوئی ان میں حضرت سعد بہت نایاں ہیں۔ لوگ سمجھتے تھے کہ اسلام لا کر عرب و مجمم کو اپنے خلاف دخوت دیتا ہے۔ لیکن آپ ذرا بھی نہ تکبرتے اور یہ جو جلک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

اسلام سے کہا رضی اللہ عنہ کا خاتم ان پر امعتنی زخم حادث و فیاضی اور جہاں فزاہی و غریب اوری کی وجہ سے سب عزت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ لیکن ان ساری خوبیوں کے باوجود ان کے گھر انہیں میں جتوں کی پڑھ بیوی تھی ان کے دادا دیم قبیلہ خنزہ منج کے سردار تھے۔ لوگوں پر اپنے خاندان کی بھاری اور دولت کا سکھ جا دیا۔ لیکن اس عقل۔ سمجھ۔ ہوشیاری اور لیاقت کے باوجود بہت پرستی میں بدلنا تھے اور ”من آتے“ کے خاص پکاری تھے۔ سال میں مثل اونٹ بتوں پر بھیئت چڑھاتے تھے۔ ویم کی ساری زندگی اسی حال میں گذری۔ ان کے مرنے کے بعد ان کے بیٹے عبد اللہ پاپ کے جانشین ہوئے اور عزت و شان کی زندگی گذاری۔ لیکن بہت پرستی کا چرچا بدستو گھر میں رہا۔

مرتے وقت کافی جا بکار اور مال و دولت چھوڑ دی حضرت سعد دارث ہوئے۔ پاپ کی جگہ قبیلہ کی سرداری بھی انھیں

رضی اللہ عنہ کا بھی برا دری رشتہ ایک مہاجر (ملکی مسلمان) سے قائم کیا گیا۔

کل تک جو غیر تحریک اور حقیقی بحافی سے دیادہ ہزف ہو گئے انصار (مدنی مسلمان) مہاجرین (ملکی مسلمانوں) سے بکتے تھے کہ تم بلے ہر قسم کے سامان میں امداد کے شرک ہو کسی نے اپنی آدمی جاتیا و دیدی، کسی نے اپنے گھر کا آدھا سامان باٹھ دیا۔ یہاں تک کہ بعض انصار نے کہا کہ باری دیوبیان ہیں ان میں سے جسے تم پستد کر داسے ہم طلاق دے دیں اور تم اس سے شادی کرو تو مگر اس کے جواب میں مہاجرین (ملکی مسلمانوں) نے کہا خاتمہ ہے۔ مال دو لوت کو بڑھائے اپنے دھیان میں برکت دے۔ تم ہمیں صرف بازار کا مستہبلا دو۔

تبیغ اسلام حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی دوسرے مجاہد کرام کی طرح رسول اکرم علی ائمۃ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر رہتے اب کی باتیں غور سے سن تے۔ دین کی باتیں سیکتے اور ان پر حقیقی سے عمل کرتے اور احتیاط اپنے پاس لے کر بھی دیا کرتے تھے۔

چونکہ بھی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

بَلْغُوا عَنِّي دَلْوَاهْ يَدْلُوْنَ كَوْبُوْنَ كَوْبُوْنَ مَعْلُومَ ہوْنَ
اس لیے اب اتحتہ بیٹھتے۔ کھاتے پیتے۔ چلتے پھرتے تو کوئی دین کی اچھی اچھی باتیں سکھاتے تھے۔ اور بڑی بڑی باتیں سے روکتے تھے۔

جہاد اسلام امن و سلامتی کا پیغام۔ وہ چاہتا ہے کہ دنیا سے فتنہ و فساد کا خاتمہ ہو جائے اور لوگوں کی رندگی بسکر کرنے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوگوں کو سچائی۔ ایمانداری، دیانت۔ پریزگاری۔ فیکی۔ ہمدردی۔ غم خواری اور حسن سلوک کی تعلیم دیتے تھے۔

یہیں کفایا فلام و زیادتی کے عادی تھے۔ یہیکی پریزگاری کی رندگی سے اپنی دشمنت پر قبضی اور وہ جہیں چاہتے تھے کہ نمائیت چھوڑ کر دیانت اور ایمانداری کے ساتھ رندگی بسکر کیں۔ اس لئے انہوں نے اسلام کی خالفت میں پوری قوت ختم کر دی۔

تیسرا دلیل پر حبیب لوگ مکمل مظہر میں جمع ہوئے تو قبیلہ والوں کے ساتھ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی آئے۔ یہ اسلام سے پہلے ہی متاثر ہو چکے تھے۔ یہاں اگر کوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

لَهَا الْمَهَاجَرَةُ إِذَا اللَّهُ أَمْرَأَكُمْ وَلَا سَعْوَلَ الْمَلَادْ پڑھ کر اسلام کا اعلان کرو دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے حکام کی فرمادہ واری اور آپ کی اطاعت کا اقرار کیا۔ پھر جب تقبیوں کا انتخاب ہوا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی نقیب بنائے گئے۔

حضرت سعد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ ہتھی ساتھ مدینہ حلپر لہم ہر طرح سے آپ کی مدد کریں گے۔ اور آپ کی حفاظت میں اپنی جان و مال کی پرواہ نہ کریں گے۔ گفتلوں کے باہر ہو رہی تھی تاکہ کفار قریش کو اس کا پتہ نہ پہنچ سکتے مگر معلوم نہیں کہیجے ایک شخص کو معلوم ہو گیا اس نے پہاڑ پر جنگ کر کہا۔ ویکھ کوئی سعد ایمان نہ لے آئیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نذر ہو جائیگا۔

آخر کار اس معاملہ کی خبر کفار قریش کو بھی اگئی انحصار مسلمانوں کو تھی ریاضا۔ سب لوگ تو کسی طرح بچکر ہلکے گئے۔ یہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھیں گئے۔ کافروں نے آپ کو پکڑ دیا۔ پھر آپ کے دونوں ہاتھ گردن سے باہرہ دینے اور بال نوش فوج کو تکلیف پہنچا نے لگے اور اسی طرح یا مظہر نے اسے یہاں ایک بزرگ معلم بن عاصی نے آپ کو پہنچانا تو کافر وں کے پنجے سے نجات دلائی۔

ادھر جب الفشار نے دیکھا کہ حضرت سعد وہیں رہ گئے تو آپس میں طے کیا کہ جیسا لو انسیں چھوڑا کر لا یہیں اس معاملہ میں چاہئے جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ جانے کے ائمہ ہی تھے کہ حضرت سعد خود اسے۔

بھائی چار حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ والوں سے پکاؤ وحدہ لے لیا تو مسلمانوں کو بینہ بینہ جانے کے لئے کہدا یا تاکہ وہاں یہ لوگ ایمان سے وہ سکیں اور اشاعت اسلام کا کام آزادی سے کر سکیں۔

اس وعدہ کے پانچ چھ بھی ہمینہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی مکمل چھوڑ کر مدینہ چلے آئے۔ مدینہ پہنچ کر اس پہنچے اور مدینی مسلمانوں میں بھائی چارہ کر دیا۔ حضرت سعد

اس ناولک موقع پر حضرت سعد بن عبادہ برا بر اخترت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اس کے ساتھ رہے۔ اس بڑائی میں بھی قلبیلہ خرزج کا جھنڈا اپ ہی کے ہاتھ میں تھا۔

خدق کی بڑائی شہر میں قریش نے سارے عرب کو بھر کا کبر اسلام کے مقابلے کے لئے تیار کر دیا اور قبیم کے سارے ساز و سامان سے آلاستہ بائیس ہزار کا لشکر لے کر دین اسلام کو ڈھانے اور مسلمانوں کو نیست و نالود کرنے کے لئے تدبیر پر پوشید گئے۔ مسلمانوں کی تعداد تھم تھمی کو کچھ میرد ہیں میں مفت بندہ دشوار تھا اس نے حضرت مسلمان فارسی کے مشورہ سے خندق کھو دکر اس کی ۲۰ سوں بجا تو کام سامان کیا گیا۔

دشمنوں نے شہر کو گھیر لیا۔ مدینہ کے پیور دی بھی ان کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔ اس نے مسلمان بہت بریشان تھے۔ کچھ نکل اب دونوں طرف کے دشمنوں کے پنجیں بھیس گئیں۔ مسلمانوں کی گھبراہی اور پریشانی دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی شلث پیدا وار عینہ بن حصہ کو اس شرط پر دینا چاہی کہ وہ قریش کو چھوڑ کر واپس چلا جائے لیکن وہ نصف پیدا وار مانگ رہا تھا اخترت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کے نئے حضرت سعد عزیز اللہ عنہ کو بیلا یا۔ اپنے کہا اسے رسول؟ اگر یہ وجہ ہے تو ایسا یہ کہ وہ میں تو اسے پھلوں کے بچائے تلوار کی دھار دوں گا۔ اے رسول ہم نے مگر اسی میں یہ ذلت کبھی کو ارادہ نہیں کی اب تو اپنے چمکو سیدھا راستہ دھکایا۔ اللہ کو پھینکیا یا چمکو عزت والا بنا پا۔ آخر پر ان سے دبنتے کی کیا وجہ ہے؟ اخترت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی یہ گفتگوں کو بہت خوش ہوئے اور آپ کے نئے دھائے خیر کی۔

جب خاصہ کو کافی دن گزر گئے تو ایک دن خوب تیرز آندر ہی ؎ جس میں کفار کے لٹکر کا تمام سامان اٹ پلت گی، کھلکھلی ملکیں اور دنده گئیں۔ خیجے چوتھے گئے۔ جانور اور صادر دیباگ کھڑے ہوئے۔ یہ طوفان دیکھ کر قفار گھبرا لئے اور ناکام اپنا سامان نہ لے کر واپس گئے۔

ان بڑائیوں کے علاوہ دوسری بڑائیوں میں بھی آپ نے خیال ہمدردی۔ بہادری اور جہاں مثرا ری کا حق ادا کر دیا۔

چچہ عصر تک تو رسول کی مصیتاً اللہ علیہ وسلم صور و ضبط اکا سکم دیتے رہے۔ لیکن جب تکلیفیں برداشت سے باہر ہو گئیں تو مدینہ پہنچے جانے کی اجادت دے دی۔ لیکن یہاں بھی کافروں نے الہیان سے نہ میٹنے دیا آخر کار جنگ کی نوبت پہنچی۔

بدار کی بڑائی بدر ایک گاؤں کا نام ہے اس بھرگ سماں میں اور کافروں میں پہلے مقابله ہوا۔ اس بڑائی میں کفار ایک ہزار اور اللہ علیہ وسلم کے صرف تین سو تھے۔ کافروں کا ہر شخص سر سے پیر تک لوہے میں ڈوبا ہوا تھا۔ قبیم کے ہتھیار ان کے پاس تھے۔ سواری کے نئے سو بہترین گھوڑے اور سمات سوا دن تھے۔

ان کے مقابلے میں سماں کے پاس صرف تین گھوڑے اور مشتراءں تھے۔ لیکن اس بے سر و سامانی کے باوجود دیہ اللہ علیہ السلام کا نام بلکہ کرنے کے لئے خلا کے دشمنوں کے مقابلے میں کھٹکے ہو گئے۔ اللہ علیہ بھی ان کی مدد کی اور میردان سماں کے پاٹھہ نہیں اس بڑائی میں حضرت سعید زری بہادری سے بڑے قبیلہ خرزج کا جھنڈا اپ ہی کے ہاتھ میں تھا۔

احد کی بڑائی بدر کی لڑکت کا بدر لینے کے لئے تین ہزار قریش کے کافر ہر بے ساز و سامان کے ساتھ مدینہ کی طرف بڑھے۔ جب مدینہ میں پیسے پورنی تو حفاظت کی نسلک ہوئی۔ مسلمان ہمچیار لٹکر کر راستہ پر شہر کی حفاظت کرتے رہے۔ اس موقع پر حضرت سعد عزیز اللہ عزیز کے جو شہر کا عجیب حال تھا۔ گھر پار، مال و جاندار اور اہل داؤ لاواد کی فوج کے بے پرواہ کر راست پر رہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کی حفاظت کرتے رہے۔

دوسرے روز صبح کو اخترت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے مشورہ کیا کہ مدینہ میں رہ کر بچا ذکر کرنا چاہیے یا مدینہ سے نکل کر مقابلہ کیا جائے۔ فوجوں نے باہر لٹکنے پر زور دیا۔ آخر میں یہی طے پایا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار کا لٹکر بیکر مدینے سے روانہ ہوئے۔ اس سے تین سو منافق یہ لٹکر واپس آئے کہ آپ نے ہمارا مشورہ نہیں مانا ہم خوبیں لڑیں گے۔ اب تین ہزار قریشی فوج کے مقابلے میں صرف سات سو اثر کے بدرے رہ گئے

وگ تسلک سنتے اثر نے تم کو میکر فریغی کیا اور کریام لوگ
آلپس میں ڈھن نتھے اثر نے تمہارے دلوں میں ایک دسکے کی
مجبت ڈال دی۔

الفدار نے کہا اللہ اکلاس کے رسول ہی کا سارا احسان
ہے۔

اسے الفدار انہم چیزیں جو اب کیوں نہیں دیتے اگر تم چاہو تو
تم بھی کہ سکتے ہو کہ تم ہمارے پاس مصلحت ہوئے آئے ہم نے تمہاری
تصدیق کی۔ جیسے یار و مددگار ائے ہم نے تم ای مددگاری مددگاری
ہوئے آئے ہم نے تم سے مدد و دی کی۔

اسے الفدار ایکی تمہیں زندگی پر حقیقت چینیں کیلئے مجھے
تاماٹ ہو۔ کیا تمہیں یہ پسند نہیں کروں گی بھروسی اور اونٹھمرے جائیں
اور تم اثر کے رسول کو چیختہ ہیاں لے آؤ۔ اے الفدار اس ذات کی
قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جو چیز تم ساتھ
لیجاوے گے وہ اس سے لاکھ درجہ بہتر ہے، جو وہ لوگ اپنے ساتھے
جائیں گے۔

اگر لوگ ایک راستہ اور طریقہ اختیار کریں الفدار و مرا طریقہ
اور راستہ اختیار کریں تویں الفدار کے راستے کو پسند کروں کا۔
پھر اپنے فرمایا کہ الفدار حسکم کے اندر ورنی پڑھے کے مثل
ہیں دینی جتنی قرابت بینیائیں دخیروں کو اندر ورنی جسم سے ہوتی ہے اتنا
ہی مجھے الفدار سے ہے۔

اس کے بعد اپنے دعا کی۔ اے رب العزت الفدار پر رحم کر
ان کے لیے بپر رحم کرانے کے پتوں پر رحم کر۔ یہ تقریباً ان کو الفدار کا
تمام قبیلہ رونے لگایا ہاں تک کہ ان کی دل ایسا ہیں اُنہوں سے
تر ہو گئیں پھر سب لوگوں نے یہ کہاں ہو کر کہا کہ ہم لوگ اپ کی
تسلیم سے بالکل راضی ہیں نہیں کچھ شکایت نہیں ہے۔

اخلاق و عادات صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی یا توں پر
حضرت سعد بن عباد

پوری طرح پاہنڈی ہے علی کہتے۔ اپنے گھر و دلوں کا بہت خusal
رسکھتے۔ پورے سووں کو قسم کا آدمی پہنچاتے۔ جہاں لوں کی بڑی خاطر لئے
غیر ہیوں اور مختاہیوں کی مدد کرتے۔ شکوں کو کپڑا پہناتے۔ بھوکا کو
کھانا کھلاتے۔ عزیزوں سے اچھا برداشت کرتے اور اسکا خاص طریقہ

صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت
محبت رکھتے تھے کوئی تکمیل نے فرمایا ہے کہ
کا یومن احد کہہ جاتے تم میں سے کوئی شخص اسوقت تک میں
اکون احباب الیہن ولدک مون ہزو ہیں مکت جنک کو مجھ پہنچانے
د طالقہ والۃ الناس میں جمعیت مان پاپے تمازیز دیں زیادہ محروم کے
حضرت سعد بن عبادؑ کو اپنے اس قدر محبت
تھی کہ جنگ احمد کے موقع پر اپنے آل اولاد۔ مگر یا رسال اسی بے
بے غفر ہو کر رات بھر اپنے حفاظت کرتے ہے۔

جنگ احمد میں جنک بڑے بڑے صاحب ہے کہ پیر الحضرت گے
تو اس ناذاک موقع پر اپنے اپنے اخیرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے ہو رہے اور اثر کے ٹکنوں سے مقابلہ کرتے رہے۔ اخیرت
کی محبت میں مال و اسباب کا کیا ذکر ہے اپنی جان تک کی رو رواہ
نہیں کرتے تھے۔ اپنے قبیلہ کی پاٹشیدہ سے پوشیدہ بات جو
اپنے سے متعلق ہوئی کہدیتے۔

اکٹھ مرتبہ غزوہ ہوا زن کے موقع پر لوگوں میں سر کا درد
مالم نہیں فیضت قیم کیا۔ قریش کے لوگ نہیں نہ مسلمان ہوئے
تھے۔ ان کی دلخواہی کی درود روت تھی اس نے آپ نے الفدار کو پہنچیں
دیا اور ان کے بجائے قریشی نسلکوں کو اس مال میں سے اپنے
اپنے جعلیے دینے۔ ماقین تو اپنے موقوں کی تاک ہیں رہتے
تھے۔ انکوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سازیش
شرقوں کو دردی پر لئے سن رسیدہ خاتمہ قوان کی چاؤں میں آئے
و ملکتے نہیں اس نے انکوں نے ذمہ انصاری نوجوانوں کو
اپنے پر میکنڈ کا مشکار بنا لیا۔ اڑتے اڑتے پیر حضرت سعید کی
پیروی۔ اپنے فرما۔ اپنے اس نے فرمایا۔ جاؤ الفدار کو ایک جگہ جمع
کرو لو۔ جب سب الفدار جمع ہو گئے تو اخیرت خود وہاں تشریف
لائے۔ اللہ کی حمد و شکر کے بعد فرمایا۔

اے الفدار تمہاری وہ کیں باتیں ہیں جو میں سے سنی
ہیں اور وہ کون اسی شکار بیتیں ہیں جو تمہارے دلوں میں سکھ ہیں جیسی
بیتاوگی میں تمہارے پاس اس وقت نہیں ایسا جب تم لوگ
گمراہتے اثر نے تمہیں میکر فریغ سے ہدایت دی اور کیا تم

خیال مدد کئے تو کمیری ہاتھ سے کسی کو رکھ نہ ہو۔

اپ بہت دلخند تھے لیکن یہ ساری دولت لوگوں کی خدمت اور اسلام کی ترقی پر صرف ہوتی تھی۔ مدینہ میں اپ کا گھر از ما تم کھلا تھا، ہمارا دوازی کے لئے ہمارا اعلان ہوتا اور جہاڑوں کو اچھے سے اچھا کھانا مکھلا جاتا۔

مدینہ میں اصحاب صفر کی ایک جماعت تھی جو صرف اللہ کا دین سیکھتی تھی۔ انہی محدثین میں سب سے روزِ حجت مصلحیوں پر قسم کردیتے تھے جو انہیں کھانا مکھلاتے تھے۔ حضرت سعد اصحاب صفر کے اسی اتھی آدمی ملپٹے ساتھ لائے اور ان کو کھانا مکھلاتے۔

اپ طبیعت کے بہت زم تھے جبکہ اسے حفاظت سے باکل اگ تکل پہنچتے۔

مناقب | اُنہی محدثین میں اللہ علیہ السلام کو اپنے بہت مجنت تھی، اپنے یا اُنہوں میں تھے۔ رہ حقیقی سے دعائیں کرتے۔۔۔ کہتے۔

یا اُنہوں میں جبزے اے حیر دے

ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیمار پر سے جب اپنے کو مسلمون ہوا اصحابہ کرام کے ساتھ عیادت کے لئے آئے یہاں حضرت سعد بن عکاش پڑھتے تھے۔ اعن وگوں نے کہا سعد مر گئے۔ بخوبی نے کہا ایکی کھود م باقی اسے۔ اُنہی محدثین میں اللہ علیہ السلام نے جب بیسا فوراً دو میں یہیں سے ساری مجلسیں مامن چاہیں۔

وفات | وہ شق کے قریب ہوا زان ایک علاقہ تھا جو بہت سرسری اور شاہاب تھا۔ اُنہی محدثین میں اللہ علیہ السلام کی دفات کے بعد اپنے یہیں آگئے پہنچتے۔

ایک روز پیش اب کے لیے اپ بارگئے اتفاقاً اپ کی بیوی میں دوسرا اٹھا گرفتار اپس آگئے اور اسی تکلیف میں ہمیشہ ہمیشہ کئے دنیا سے منور ہو گا اللہ سے جا ملے۔ إِنَّا لِهُ وَإِنَّا لَكَيْفَ تَاجِعُونَ۔ حادثہ ۱۵ میں ہشیں آیا۔

اہل موضع | اپ کی شادی اپ کی بیوی ایکی بیوی نے اپ کی بیوی میں حضور کی ایک شادی اور بہت کا شرف حاصل ہے۔

وفات کے وقت تین بیٹے تھے۔ حضرت قیس، سعد عاصی ان میں قیس بہت نامودرین۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرصہ تک رہنے والوں میں قیس کو دوسری حیثیت حاصل ہے۔

شریک رہے۔ فتح مکہ کے موقع پر انہیں کے ہاتھیں علم تعلیمیت کے نیک اور فراز کے قیاض تھے۔

ایک مرتبہ اُنہی محدثین میں سے ایک شکر سیما تھا واپسی سے پہلے ہی کھاتے پہنچنے کا سامان ختم ہو گیا۔ بھوک کی شرستے لوگ درختوں کے پتے کھاتے تھے۔ بظاہر زندگی کا کوئی سامان نہ تھا۔ ملکہ حضرت قیس کی فتنہ کام آئی۔ روپیہ پاں نہ تھا انہیں قرض لے کر تو اونٹا ذبح کر لئے۔ واپسی پر یا اپنے سنا تو بہت خوش ہوئے۔ لوگوں نے رسول اللہ کے ذکر کیا تو اپنے فرمایا فیضی اسی خاندان کا حقد ہے۔

قوم کے تکلیف سے اور پریشان حال ان کی دولت سے جی کھوں کو فائدہ اٹھاتے۔ ایک شفعت نے اپنے قیاسی ہزار قرض لیے۔ جب ضرورت پوری ہو گئی واپس کرنے آیا تو اپنے نیزے سے ان کا رکبیا اور کہا ہم جو دیدیتے ہیں واپس نہیں لیتے۔ ایک حورت پریشانی کی مالیت میں اپنے کے پاس آئی فیرت کی وجہ سے محل کر کہنے کی ہوت نہیں ہوئی۔ کہنے لگی۔۔۔ جو ہماسے تھیں چوڑے نہیں ہیں۔ اپنے کا مطلب سمجھ گئے۔ اس کے اس طرز سوال سے بہت خوش ہوئے اور اس کے یہاں کافی عملہ بھجوادیا۔

اپ نے اپنی زندگی ہی میں جاندا دا دا د پر قسم کر دی تھی ان کے انتقال کے بعد ایک لاکا اور پیڈا ہوا۔ حضرت قیس نے اپنا حصہ اس نے بھائی کو دیدیا۔

لوگوں کے ساتھ بڑے طبق اور بہتران تھے۔ جلدی میں تھسب باکل رہتا۔ ایک مرتبہ کسی غیر مسلم کا جنازہ صافیت سے گذا تو کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا۔ تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی یہودی کے جنازہ پر اٹھتے تھے اور ارشاد فرمایا تھا کہ وہ بھی ایک جان ہے۔۔۔ اپ بٹھے عقلمند تھے بحالت کو خوب سمجھتے تھے اپنے زمانہ میں مرتبہ بہت بڑے دربر تھے اور سوقت کی سیاست پر بھری تقریب تھے۔ حضرت ملی کرم اللہ وجہہ ان پر بہت افتاد کرتے تھے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر تین ایکی بیوی ایکی بیوی اپنے خادم خاص حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قیس کو دوسری حیثیت حاصل تھی جو کسی حکمران کے یہاں پہنچنے کا فراہمی کر رہا تھا۔

مسکن حکایت قرآن

ابو محمد امام الدین رام نگری

"اور دیکھو! ان لوگوں کی سی چال نہ چلتا ہو۔.....
اللگ الگ ہو گئے۔ اور باوجودیکہ (کتاب اللہ کی) رؤسیں دیلیں
ان کے سامنے آجھی تھیں۔ پھر بھی باہم دگر اخلاف میں پڑے گئے وہ
(ترجمہ مولانا آزاد پ ۲۷)

جن مسلمانوں کو حقیقت حال کا علم ہے وہ جانتے ہیں کہ ہمارے
علماء و بزرگان دین کے ایک علمتیں ایک جماعت کے خلاف
ضد کام کر رہی ہے۔ حالانکہ اس جماعت کا اس کے سوا کوئی قصور
نہیں (بشرطیکہ کوئی قصور ہو) کوہ بہنگا یا خدا کو اس جمیعت کو
اسلام کی دعوت دیتی ہے کہ اسلام انسانی زندگی کا کوئی مخصوص
شعبہ نہیں۔ بلکہ کامل نظام چاہتے ہے۔

موقر ہاتھا نامہ "قارآن" کو اپنی بابت اپنی شفعت میں مولانا
عبد الماجد دریا بادی کی تفسیر باجدی مجدد دوم پر تبصرہ شائع ہوا
تبصرے کے ذریعہ مولانا عبد الماجد کی جو تفسیر جنم کے علم میں آئی ہے
اس کی میش نظر ایک اہم نیادی سوال پیدا ہوتا ہے۔ اور وہی
ہے اس مضمون کا محکم ہے۔

پارہ چھ سورة مائده کی آیت یہ ہے:-

وَيُنْهَا مِنْ أَهْلِ الْأَجْنِحَةِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَمَنْ
كَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ه (الآیہ)
(ترجمہ)، اور ایں ابھیں پر لازم ہے کہ اللہ نے جو کچھ اس میں نازل
کی ہے اس کے مطابق فیصلہ کریں۔ اور جو کوئی اللہ کے نازل کو
ہوتے احکام کے مطابق فیصلہ کرے تو ایسے ہی لوگ فراہم ہیں۔
مولانا عبد الماجد نے اس آیت کے تحت "تفسیر باجدی"
میں تحریر فرمایا ہے:-

نزبانے کی مقاصد و مصالح اور کن جذبات و احساسات
کے تحت ہائے بعض علماء و اکابر آیات و احادیث کے مقاصد
و مطالب سے مسلمانوں کو دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مولانا
عبد الماجد دریا بادی جو جدید و قدم دلوں تم کے اہل علم حلقاتیں
مشہور و قبول ہیں۔ اس قسم میں پیش کیا ہے۔ اپنے ماں صنایں میں
تو وہ اس ذہنیت اور دروشن کا مظاہرہ کیتے ہی رہتے ہیں۔ قرآن
کی تفسیر میں ہی ان کی بھی ذہنیت اور دروشن کا فراملہ ہے۔ اس قسم
کے علماء و اکابر کا طرز عمل نہایت تشویش ناک ہے۔ ایسے دینی
نظر پر سے مسلمانوں کے دین دیمان پر کس قسم کا اثر پڑے گا؟
قرآن مجید میں امام سابقہ کے علماء و اکابر دین کو طرز عمل
کی اس طرح نشانہ فراہم کی گئی ہے۔

"اور یہ جو لوگ باہم دگر مختلف ہوتے تو اس لئے ہم سمجھتے
کہ ہمارت سے خود اور حقیقت سے بے خبر تھے۔ نہیں وحی اُنکی کو
وافع احکام ان کے سامنے تھے۔ مگر بھر بھی غصہ آپس کی ضد اور
خلافت سے اخلاق کرنے لگتے تھے۔ (ترجمہ مولانا آزاد پ ۲۷)

اوہ ایک مقام پر ہے:-

"اور یہ جو اہل کتاب نے آپس میں اختلاف کیا تو (یہ اس
لئے نہیں کہ اس دین کے سوا اخیں کسی دوسرے دین کی راہ دکھلنا
گئی تھی)۔ اس لئے کو علم پانے کے بعد وہ اس پر قائم
نہیں رہے۔ اور آپس کی ضد اور عزاد سے الگ الگ ہو گئے۔
(ترجمہ مولانا آزاد پ ۲۸)

قرآن کریم میں صرف اس قسم کی نشان دیجی پڑی اکتفا نہیں
کیا گیا ہے۔ بلکہ مسلمانوں کو تنبیہ بھی کی گئی ہے۔

اور یہ کہ مسلمان اپنے معاملات پر زندگی میں قرآن کے احکام و قوائیں کے پابند ہیں یا ان کو اس بات کی آزادی ممکن ہے کہ زندگی کے جس مسئلے میں چاہیں ان کی پابندی کریں اور جس مسئلے میں چاہیں ان کو پس پشت ڈال دیں؟

اس بواں کے جواب کے لئے قرآن مجید کے طالع کی ضرورت ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ قرآن مجید کے اس مقام کو چاہیے تیر کھٹ آئی ہے نقل کر دیں۔ لیکن مناسب ہے کہ پہلے آپ وہ واقعہ ملاحظ کر لیں جس سے ان آیات کا تعلق ہے۔ حضرت مولانا شیراحمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تفسیری حلشیتے میں تحریر فرمایا ہے۔

”پھیل آیات میں ڈکھی اور چوری وغیرہ کی حدود بیان کی گئی تھیں۔ اب بعض ان اقوام کا حال سناتے ہیں جنہوں نے حدود اللہ میں تحریف کر کے اپنے کو مذاہظیم کاستخی میں رکھا۔ انھا خطر واقعہ بغیری نے یہ کہا ہے کہ خیر کے ایک یہودی مرد عورت نے جو کنوار سے شکھے زنا کیا۔ باوجود دیکھ تو رات میں اس جرم کی سزا جنم دی گئی۔“

کرنا، تھی۔ مگر ان دونوں کی بڑائی مانع تھی کہ یہ سزا اجرا کی جائے۔ آپس میں پیشوورہ ہو کر یہ شخص جو شریب ہیں ہے (یعنی غلام)، انہی کتاب میں زانی کی سزا جنم نہیں۔ لہدہ کوڑے مارنا ہے تو یہی فریطہ کے یہود میں سے کچھ آدمی ان کے پاس بھجو کر کر نہ کہ وہ ان کے ہمسایہ ہیں۔ اور ان سے صلح کا معاہدہ بھی کر چکے ہیں۔ وہ ان کا خبل حلوم کر لیں گے۔ چنانچہ ایک جماعت اس کام کے لئے روانہ کی گئی کوئی کامیابی ایجاد علیہ وسلم کا عندر یہ معلوم کرے کہ ”زانی“ مفعون کی کیا سزا جنم رکھ سکتے ہیں۔ اگر وہ کوڑے مارنے کا حکم دیں تو قبلہ کرو۔ اور جنم کا حکم دیں تو مت ناف۔ ان کے دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا کہ تم میرے

فیصلہ پر رضا مند ہو گے؟ انہوں نے اقرار کر لیا۔ خدا کی طرف سے جسیں رجم کا حکم کر آتے۔ گروہ لوگ اپنے افراد سے پھر کئے۔ آخر حضور نے فرمایا۔ فذ کا ہے وہ والائیں صورتیں میں کیا شخص ہے؟ سب نے کہا اج روزے نہیں۔ آپ نے اس کو بلوایا اور نہایت ہی شدید ملٹ دلائی کوئی نہیں۔ آپ نے اس کو بلوایا اور نہایت ہی شدید ملٹ دلائی کوئی نہیں۔ باوجود دیکھ دیکھ

یہودی اس حکم کو چاہنے کی ہر لمحہ بوشش کر رہے تھے جبکہ پروردہ حضرت مجدد اللہ بن سلام کے ذریعہ سے فاش ہو چکا تھا۔ تاہم یہی صورتے میں سے کوئی چھاکنے کی تلاش نہیں۔“

”ظاہر ہے کہ آیت کا خاص تعلق ابی الجبل ہی سے ہے۔ کیوں ہی کو حکم رہا ہے کہ حب دعویٰ الجبل کے مانتے کا ہے تو عمل بھی اسی کتاب الہی کے مطابق ہونا چاہتے۔ و قد تقدیم ان هذہ الایت نزلت فی نصہ اسرائیل و هو ظاهر من السیاق راجہا تیر آیت کو انج سلامان پر جسپاں کرتا خواہ سچ کی دعایت کا دانستہ یا نادانستہ شکار ہو جاتا ہے۔“

مدرس فاران نے مولانا عبد الماجدی اس تفسیر پر جو تقدیر کی ہے اس کا ایک حصہ یہ ہے۔

”اس تفسیر سے تو یہ فہم نکلتا ہے کہ فرستہ آن کی جن جن آیتوں میں یہود و نصاریٰ کو خدا کی نافرمانی نہیں دفعہ اور حدود اللہ کے توڑے پر زجر و تونج فرمائی گئی ہے وہ صرف ابی الجبل کی تقدیر سے متعلق ہے۔ مسلمانوں پر ان کی تعیین ضروری نہیں۔ مثلاً۔“

وَمِنَ الَّذِينَ قَاتَلُوا إِنْظَهُنَّ أَخْذَنَا مِثْقَلًا قَصْمَ فَنَسُوا حَظَّاً مَمَّا ذُكِرَ وَابْهَأَهَا۔

”در ترجمہ، اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں، ہم نے ان سے بھی یہود و نصاریٰ کی تقدیر کی ہے۔“

لیا تھا تو جو کچھ اخیز تفسیر کی گئی اس کا بڑا حصہ وہ بھلا میٹھے۔

یہی اس آیت کا تعلق صرف نصاریٰ سے ہے مسلمانوں سے نہیں ہے۔ وہ چاہیں تو اللہ کے یہود کو اس کی دی ہوئی کتاب کو، اور اس کے رسول کی پیشی کی ہوئی ہدایت کو بھلا سکتے ہیں (معاذ اللہ) یہ کیا طرز فکر ہے؟ یہ کیا انداز تقدیر ہے؟ و من لم ير حکم بما انزل اللہ کا بقول مولانا دریا بادی ابی الجبل ہی سے خاص تعلق ہے تو یہ مسلمانوں کو اس کی جھٹپتی سے دی گئی ہے کہ وہ اپنے معاملات کا فیصلہ اتنا کردا کہ اخلاقی مطابق پاہیں کریں چاہیں نہ کریں۔ اور ان کا دل چاہے تو کافر رانہ قانون کو ”علم“ اور ”جنت“ مان لیں۔“ (رخاران بابہ پریل ۹۵۶)

کسی ماہنامہ کے تبصرہ کے صفات کی خیتم کتاب سے متعلق تفصیلی جرح و تصریح کے تحمل ہیں ہر سکتے۔ اس نے مدرس فاران کو اخلاقی پر تقاضت کرنی پڑی۔ لیکن ہنروزت سے ہے کہ قدر تفصیل سے اس سلطے پر غور کیا جائے۔

یہ سلطہ فی المیقت قرآن مجید کی علگیت کا مسئلہ ہے یعنی یہ کہ قرآن مجید مسلمانوں کے سماں زندگی میں حکم کی یحییت رکھتا ہے ایسا

مریم کے بیٹے مسیحی کو چلایا۔ تورات کی تصدیق کرتا ہوا، جو اس کے سامنے موجود تھی۔ اور ہم نے اسے اخیل دی۔ جس میں ہدایت اور روشنی ہے اور تورات کی جو پہلے سے موجود تھی (رسناتسر)، تصدیق ہے۔ نیز مشقی انسانوں پر (سعادت کی) راہ مکھولنے والی اور دیکھو پہنچ و ضمیحت!

اور (اسی طرح) چاہئے کہ اخیل والے اسی (قانون) کے مطابق فیصلہ کریں جو اخیل میں خدا نے نازل کیا ہے۔ اور دیا در حکومو جو لوگ خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو ایسی یہ لوگ ناست ہیں۔

اور (لے) پھر اسی طرح، ہم نے تمہاری طرف سچائی کے ساتھ کتاب لیجی۔ ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہوئی جو پہلے سے موجود ہیں۔ اور ان پر نگہبان، سوچا ہے کہ خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق لوگوں کے دریان فیصلہ کرو۔ اور جو سچائی تمہارے پاس آ جائے ہے اسے چھوڑ کر لوگوں کی خواہشوں کی پیر وی نہ کرو۔ تم میں کوئی لیک گردو کے لئے ہم نے ایک "شرع" اور "منہاج" تھیارادی۔ اگر خدا چاہتا تو تم سب کر ایک امت بنادیتا۔ لیکن (اس نے اس لئے) ایسا نہیں کیا، تاکہ جو کچھ تمہاری حالت اور ضرورت کے مطابق وقتاً وقتاً تہیں دیا گیا ہے اسی میں تہیں آزمائے۔

پس نیکی کی راہ میں ایک درس سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔ تم سب کو بالآخر اللہ ہی کی طرف لوٹانے ہے۔ پھر وہ تہیں تین یوں کر جن باتوں میں تم پاہم دگر اخلاف کیتے ہوئے ہے ان کی حقیقت کیا تھی؟

اور (اسے) تغیراً، ہم نے تہیں حکم دیا کہ جو کچھ خدا نے تمہرے نازل کیا ہے اسی کے مطابق ان لوگوں کے دریان فیصلہ کرو۔ اور ان کی خواہشوں کی پیر وی نہ کرو۔ نیز ان کی طرف سے ہمیشہ رہ ہو کیں ایسا نہ ہو کہ جو کچھ خدا نے نازل کیا ہے اس کے کسی حکم (کی تعلیم و نفاذ) میں تہیں ملکھا دیں (یعنی اسی صورت حال پیدا کر دیں کہ کسی حکم کا نفاذ عمل میں نہ آ سکے)۔ پھر اگر یہ لوگ روگ رانی کریں اور حکم اللہ نے مانیں تو جان لوخدار کو یہی مظہور ہے کہ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے ان پر مصیبت پڑے اور حکمتوں یہ ہے کہ انسانوں میں سے بہتے الشان (الحکام حق سے) نافرمان ہیں۔ نہ رپ۔ سورہ نادہ (مکو ع ۶۷)

نے جوان کا سالم معتد معاکسی نہ کسی وجہ سے اس کا اقرار کر لیا کہ میں کہ تورات میں اس جرم کی سزا رجم ہی ہے۔ بعدہ اس نے سب حقیقت ظاہر کی کہ کس طرح یہونے رجم کو اٹا کر زنا کی بے سزا رکھدی کہ زنا کو کوڑے لگائے جاتیں اور کالا منہ کر کے اور گدھے پر اٹا سزا رکرا کہ شست کرایا جاتے۔

اکمل حضور انور صلیم نے ان دونوں حدود عورت پر رجم کی سزا جاری کی۔ اور سفر یا کر کے لئے اللہ تعالیٰ میں پہلا شخص ہوں جس نے تیرے حکم کو روندہ کیا۔ اس کے بعد کہ وہ اسے مردہ کر چکے تھے۔ یہ واقعہ ہے: (رحمان شریف مطبوعہ مدینہ پریس۔ بکرور)

اب قرآن شریف کا زیر خور مقام دیکھتے۔

"اور پھر یہ لوگ کس طرح یعنی منصف بناتے ہیں جیتے رات ان کے پاس موجود ہے اور خدا کا حکم اس میں موجود ہے دیکھوں اس کے مطابق خود فیصلہ نہیں کر سکتے" یہ تورات لکھنے پر بھی اس سے روگ روانی کرتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ ایمان ہی نہیں رکھتے۔ بلکہ شیعہ نے تورات نازل کی۔ اس میں ہم ایسا دوڑنی ہے۔ خدا کے نبی جو راحکام الہی کے، فرانبرادر تھے اسی کے مطابق ان یہودیوں کے معاملات کا فیصلہ کرتے تھے۔ نیز یہ بی اور اجداد (یعنی یہودیوں کے علم و شیع) بھی اسی پر کار بند رہے ہیں کیونکہ وہ کتاب اللہ کے محافظ طہیرات سے گئے تھے۔ اور اس رکے حکموں، اور ہر ایک پر گواہ تھے۔

لے گر وہ یہود! (ابتساع حق کی راہ میں) انسانوں سے نہ ڈر وہ مجھ سے ڈر وہ۔ اور میری آئیوں کو دنیوی فائدوں گیلے سے تو داہوں فوخت نہ گرد۔ دیا در حکومو جو کوئی خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ ہیں جو کافر ہیں۔

اور ہم نے یہودیوں کے لیئے تورات میں یہ حکم لکھ دیا تھا کہ "جان کے بدلے کان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور زخموں کے بدلے دیسی ہی نظم۔ پھر جو کوئی بدل لینا سعادت کرے تو یہ اس کے لئے نو دلگشاہوں کا) کفارہ ہو گا۔ اور جو کوئی خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق فیصلہ نہ کرے گا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں۔

اور پھر ان نیکوں کے پیچے اپنیں کے نقش نہ مرمٹے۔

کر کے ان کے متعلق احکام بیان کئے گئے ہیں تاکہ مسلمان بھی انھیں کی رواہ پڑ کر انھیں نتائج کو سمجھ سکے جائیں جن پر یہود و نصاریٰ پر یہود و نصاریٰ کو (۳) اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کے غلط طرزِ عمل کے بیان

کے بعد آس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت فرمائی کہ لے شیبہ ہم نے تمہاری طرف سچائی کے ساتھ کتابت ہے جیسا کہ ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہوئی جو پہلے سے موجود ہیں اور ان پر نگہبان سوچا ہے کہ خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو اور جو سچائی تھا رے پاس آجکی ہے اسے چھوڑ کر لوگوں کی خواہشون کی پیر وی ذکر ہے۔

آگے جل کر مکر را کید کی گئی کہ لے شیبہ احمد نے ہمیں مکمل یا کوچک خدا نے تم پر نازل کیا ہے اسی کے مطابق ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو۔ اور ان کی خواہشون کی پیروی نہ کرو۔ نیز ان کی طرف سوچو شیار رہے۔ کیونسا ایسا نہ ہو کہ جو کچک خدا نے نازل کیا ہے اس کے کمی حکم کی تعلیم و نفاذ میں تھیں مگر ان (۲۲) ایک بار حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ تینوں آسمیں بھی اسرائیل کے حق ہیں ہیں۔ ان میں سے جس نے خدا کے نازل کردہ حکم کے خلاف فیصلہ کیا وہی کافر ظالم اور فاسد ہے۔ اس پر حضرت خدیجہ نے جو جواب دیا وہ مسلمانوں کے لئے بڑا ہی عہد لگایا ہے۔ فرمادا۔

نعم الدخوۃ لکم ربی اسرائیل ان حکمات لصم کل مرغہ ولکم کل حلۃ کلام اللہ لتسکن طریقہ قدر الشواکر قیم پیغ (ترجمہ) کتنے اپنے بھائی بیرون تھے اسے تے یہ بھی اسے ایں کہ کڑا لڑا و سب ان کے لئے ہے اور یہ تھا سب تھے اسے لئے۔ ہرگز نہیں ہے خدا کی قسم اخین کے طریقہ پرست دمقدم چلو گے۔

(۲۳) خود مولانا کیا بادی اسی سلسلے میں آگے جل کر صفحہ ۲۸۶ پر تحریر فرماتے ہیں،

قرآن مجید کا پورا مقتام اور اس کے متعلق مولانا شبیر احمد عثمانی کا شیبہ آپ کے سلسلے ہے۔ دیکھتے ان دونوں سے کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

(۲۴) اہل کتاب کے مطابق کفر، قلم اور فتن کے جو احکام ارشاد فتنے گئے ہیں وہ اہل کتاب کے ساتھ خاص نہیں ہیں بلکہ ایک اصولی حیثیت رکھتے ہیں۔ کتاب اللہ کا خواہ تواریخ ہوا یا تبلیغ یا قرآن کسی قیسہ و تخصیص کے بغیر حق ہے کہ جو لوگ ان پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کر رہے ہیں وہ ان کے احکام کی پابندی کریں۔ یہ بات نہیں ہے کہ کسی تو اس کے پابند نہ کسے گئے ہیں کہ وہ ایکل کے مانتے کا دعویٰ کرتے ہیں تو اس پر عمل کریں اور مسلمانوں کو آزادی دے دی اُتی ہے کہ وہ صرف قرآن کے مانتے کا دعویٰ کرتے رہیں۔ اور اس کے احکام اس کی تغیریں لکھتے ہیں۔ اور اس کے احکام پر عمل کرنے کے شعلن ان پر کوئی پابندی نہیں۔ جو چلے اس کے احکام پر

دین میں احادیث کا مقام کیا ہے۔ قرآن کو احادیث کا کیا تعلق ہے۔ احادیث کے ترکے بعد دین کی کیا حیثیت رجھاتی ہے۔ قرآن کا فیصلہ ستنت رسول کے متعلق کیا ہے۔ اس طرح کے تمام سوالات کا بہترین جواب اس کتاب میں ملے گا۔ کافی ضخامت کر کا وجہ عوای فاتحہ کے پیش نظر قیمت بہت ہی کم رکھی گئی ہے یعنی صرف مولانا عبدالمجید فرماتے ہیں کہ مسیحیوں کو حکم مل رہا ہے کہ جب دعویٰ ایک روپیہ مکتبہ بھلی دیوبند (دیوبند) کے لئے کامیاب ہونا چلے ہے۔

کامیابی کے مطابق ہونا چلے ہے۔ مولانا عبدالمجید کے مطابق مسلمانوں کے لئے کامیاب ہونا چلے ہے۔ اسی کتاب اپنی کامیابی کے مطابق ہونا چلے ہے۔

قرآن مجید کے مانتے کا ہے تو عمل بھی اسی کتاب اپنی کامیابی کے مطابق ہونا چاہیے۔ اب فیصلہ کیجئے کہ مولانا عبدالمجید کا ارشاد تو حق وہ دیکھتے تھا اور دوسرا شخص خواجہ کی دیکھتے کہ مولانا عبدالمجید کا ارشاد تو حق وہ دیکھتے تھا کیا قرآن مجید کی حیثیت، قرآن و ایکل کی حیثیت سے کم تر درجے کی ہو۔ جو تمام تھے آسمانی کا ہیں ہے؟ کیا مسلمانوں کے لئے خدا کا دوسرا ضابطہ ہے جو وہ احکام قرآنی کی پابندی کے مطابق ہے کہ آزاد ہیں؟

(۲۵) مولانا شبیر احمد عثمانی نے بتایا ہے کہ سلسہ مضمون دیکھی اور پوری کے احکام و قوانین سے جل رہا ہے جن کا تعلق مسلمانوں سے ہے۔ اور مسلمانوں بھی کی تنبیہ و تاویب کے لئے یہود و نصاریٰ کے طرزِ عمل کا ذکر

اسی سلطے میں آگے چل کر ارشاد فرمایا ہے:-

”لئے پیغمبر اپس تھا را پروردگار اس بات پر گواہ ہے کہ یہ لوگ کبھی مون نہیں ہو سکتے جب تک ایسا نہ کریں کہ اپنے تمہاروں قضیوں میں تھیں حاکم بنائیں پھر یہ کہ ان کے دلوں کی بھی حالتی ہی ہو جائے کہ تم جو کچھ فیصلہ کر دو، اس کے خلاف اپنے اندر کی قسم کی شکنی محسوس نہ کریں۔ اور پوری طرح تمہارے فیصلے کو تسلیم کر لیں“ (پر رکو ۶۷)

-

”اور وہ لوگ کہتے ہیں کہم اللہ اور رسول پر ایمان نہیں، اور اطاعت قبول کر لی۔ پھر اس کے بعد ان میں سے ایک فریض اس سے پھر جاتا ہے۔ اور وہ لوگ مون نہیں۔ اور وہ جب اللہ اور رسول کی طرف بلاتے جاتے ہیں تاکہ رخدا کا رسول (ان کے درمیان دوں کے فیضے کا فیصلہ کر دے تو ان میں سے ایک فریض منہ پھر لیتا ہے۔ اور الگ صورت الی ہو کر) حق ان کو پہنچتا ہو تو رسول کے ساتھ مطمع ہو کر چلتے آتے ہیں۔ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے؟ وہ شک میں ہیں۔ یا ان کو یہ ڈسپیچے کہ خدا اور اس کا رسول ان پر علم کریں گے (نہیں) بلکہ یہ لوگ خود خلائق ہیں۔ مونوں کا ہنا تیر ہے کہ جب وہ خدا اور رسول کی طرف بلاتے جاتے ہیں تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو کہتے ہیں کہ یہ نہیں حکم سن لیا اور اطاعت قبول کر لی۔ اور یہ لوگ فسلاج پانے والے ہیں۔“ (پر رکو ۱۲)

اس سلطے میں خلافتے راشدین رضی اللہ عنہم کا طرز عمل کیا تھا۔ اس کے متعلق حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ الرحمی کے حوالے سے اذالۃ الحنفیں لکھتے ہیں:-

”حضرت ابو بکر کے پاس کوئی مقدمہ آتا تو آپ رب پسے پہلے قرآن مجید کو دیکھتے اگر اس میں کوئی حکم مل جاتا تو اس کے مطابق فیصلہ کر دیتے۔ اگر قرآن مجید میں اس کے متعلق کوئی حکم نہ ملتا، اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حکم معلوم نہ تباہ تو اس کی طبق فیصلہ کرتے اور اگر آنحضرت کا بھی کوئی حکم معلوم نہ تباہ تو صاحب اپنے کہتے کہ میرے پاس فلاں مقدمہ آیا ہے کیا تھیں اس کے متعلق رسول اللہ کا کوئی حکم معلوم ہے؟ اکثر اوقات ایسے لوگ ان کے پاس موجود ہوتے جو اس مقام سے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بیان کرتے تو حضرت ابو بکر کہتے کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم میں لیتے آدمی

”حافظ ابن کثیر نے اسی آیت افحکم الجاہلیہ بیغون کے تحت میں پڑے سخت الفاظ میں اور بہت تفصیل کے ساتھ ان لوگوں کی اتنا رُکی ہے بہندہ ای قانون کے مقابلے میں اور اسے کلا یا جزء بے دخل کر کے غیر قوموں کے قانون چلاتے ہیں۔ یا بشری اختراعات کو دخل دیتے ہیں۔ لیے لوگوں کو قلعہ کا ذخیرا یا ہے۔ جن سے جہاد واجب ہے۔“ (فاران بابت اپریل ۱۹۵۸ء)

اب مولانا عبد الماجد سے دریافت کیجئے کہ جو لوگ خدائی قانون کے مقابلے میں اسے کلا یا نہیں جزو بھی بے دخل کر کے غیر قوموں کے قانون چلاتے ہیں یا بشری اختراعات کو دخل دیتے ہیں وہ مولانا عبد الماجد یہی کے لفظوں میں حافظ ابن کثیر کے فیصلہ کے مطابق قطعاً کافر ہیں اور ان سے جہاد واجب ہے۔ تو ابن کثیر کس مگراہ فرنے کی دعایت کا شکار ہو گئے ہیں۔ اور مولانا حافظ ابن کثیر کے فیصلہ کو مستند پیغمبر اکر کس خداں بیض فرقے کے پر دیگنڈے کی زدیں آگو ہر یونیورسیٹی میں پیدا ہوا اور اپنے پھرسر کی فضیلت و خصوصیت میں قدرت سے محروم تھا۔ وہی بات نکلی ہے تو خارجیت کی دعایت بن جاتی ہے اور وہ سرے شخص کے قلم سے حق وہ دعا ہے۔ پہلے شخص میں خرابی یہ ہے کہ وہ اب ابن کثیر کی طمع مولانا عبد الماجد سے چار بار خص صدی قبل پیدا نہیں ہوا اور مولانا کے زمانہ میں پیدا ہوا اور اپنے پھرسر کی فضیلت و خصوصیت میں قدرت سے محروم تھا۔ تو اسے چاہتے تھا کہ وہ اسلام کو مولانا کی رضا کے مطابق پیش کرتا۔ ضمفو نفاسیت انسان کے لئے بڑی صیحت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی پسناہ میں لے گئے۔

قرآن مجید کی علیگیت کے ایعنای و اثبات کے لئے اتنا کافی ہو چکری ہتر مولانا کو قرآن مجید کے بعض اور مقامات بھی پیش کر دیتے جائیں۔ پاچوں پاکے میں ہے:-

”لئے پیغمبر اکیا تم نے ان لوگوں کی حالت پر غور نہیں کیا۔ جو دو ہی تو یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ تم پر نازل ہوا ہے اور جو کچھ تم کو پڑھنے والی ہو چکا ہے وہ اس پر ایمان سکتے ہیں۔ لیکن جاہتے ہیں کہ اپنے حکم کے قابلے ایک مرکش کے پاس رہے جائیں۔ حالانکہ انھیں حکم ہو چکا ہے کہ اس سے انکار کریں۔ اصل یہ ہے کہ شیطان جاہتے ہے کہ انھیں اس طرح مگر وہ کردے کہ سیدھی راہ سے درجا پڑیں۔“

اسے اپنی زندگی کے تمام شعبوں میں امام درہ بنانہ بناو۔
جو الفاظ قرآن مجید میں الہی کتاب کیلئے آئے ہیں وہی الفاظ
محلہ جمال الدین نے مسلمانوں کے لئے استعمال کئے ہیں۔ کیا اور انہا
دریا بادی ان کے حق میں بھی فرمائیں گے کہ وہ خارجیت کی وفایت کا
شکار ہو گئے تھے۔ کچھ شہرہ نہیں کہ خارجیوں نے قرآن پڑھ لیکم کیا جو
اپنے تقدیم کرتے ہیں ان الحکم کا اللہ، کافروں کا کہ اور قرآن
کے نتیجے سے قرآن کی تعمیر کردہ عمارت کو ڈھانے کی کوشش کی۔ لیکن،
یہ بھی قرآن مجید پر کم ظلم نہیں ہے کہ خارجیوں کو حید بن اکر قرآن مجید
کی حکیمت کے نقش کو مسلمانوں کے دلوں سے نکال رہا ہے۔ اس طبق
اس فتنے سے اسلام اور مسلمانوں کو محفوظ رکھے ہیں۔

پیدا کئے ہیں جو اپنے نبی کی باتوں کو یاد رکھتے ہیں۔ اگر صحابہؓ سے بھی
کوئی حدیث نہ معلوم ہوتی تو اب کاملاً صحابہؓ اور اہل علم کو جمع کر کے ان سے
مشورہ کرستے اور ان کے اتفاق سے اس مقامے کا مفصلہ کر دیتے۔
آخرین شہر اسلامی صلح اور ہنہاں علامہ جمال الدین افعانیؓ
کے چند الفاظ بھی سن لیجئے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

تل یا اهل الکتاب لستم علی الشیعی حتی تقدموا التوراۃ
قال اللہ فوجیل رحما انزل اليکم من ربکم دپ رکوع (۱۷)
(ترجمہ) (لے سے بغیر) کہہ دکر لے اہل کتاب تم کسی نیا دپ نہیں ہو جب
لیکن تم تواتر و اخیل کو اور کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے
آتراء ہے اسے قائم نہ کرو۔

اب علامہ جمال الدین افعانی کے الفاظ ملاحظہ فرمائیے۔
فسد ملتے ہیں:-

”ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے دلوں کی طرف کوئی احمد سوچیں کر
کیا ہم ان اہل ایمان کی سیرتوں پر قائم ہیں جو ہم سے پہلے گزر چکے
ہیں؟ کیا مسلمانوں کا سالہاں پہنچنے والوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اللہ
محض ان کے زبانی ادعائے ایمان سے راضی ہو جائے گا اور ان کے
دلوں کی خبر نہ سنے گا؟ کیا وہ بھول کئے ہیں کہ انشتمن موسوں سے
ان کے جان دال کو خریدیا ہے تاکہ اس کا دین فتح مند ہو۔ اور اس
کے لئے کوسر بنندی حاصل ہو۔ کیا اس حقیقت کے بھنسے کے بعد بھی کسی
مسلمان کو یہ حق ہے کہ وہ اپنے کو مسلمان سمجھے درآئی لیکر خدا کی راہ میں
اس کے قدموں کا ایک نشان بھی موجود نہ ہو؟ ۔۔۔ کیا ایک مسلمان
موت سے ڈر سکتا ہے؟ درآئی لیکر اسے معلوم ہو کہ اللہ کی راہ میں
مالکے جانے والے زندہ جاوید ہوتے ہیں۔ اور اپنے پروردگار کے
پاس اپنا رزق پاتے رہتے ہیں؟ ۔۔۔ کیا ایک مسلمان کسی غیر خدا کا
خوف اپنے دل میں لا سکتا ہے؟ جب کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ
تم میرے اسرار طاقتوں سے نہ ڈرو۔ بلکہ اگر تم ایسا نہ اپنے تو صرف
بھیجی سے ڈر اگر د۔

اللہ یا اهل القرآن لستم علی الشیعی حتی تقدموا التوراۃ
و استخدمو اماماً مأکومی جمیع اعماں الحکم (العرفۃ الافقی)
(ترجمہ) لے قرآن داؤ! تم کسی مٹھوں نیا پر قائم ہیں ہو جب تک
تم قرآن کو دلیں اس کے احکام و قوانین کو) قائم دبر پاشکرو اس اور

باقیات

استرشیر کا سکن جنوہ

یہ محل ملکیگا خود مبتداً حسب محل کے انتوں نو
ہوئی پر بادی دل آرزو دھکنے کا ہوئے
سوہ بھی عزیز بھر خود نہیں قاتل کے انتوں نو
شاخابوں کا تصویر اُب کو کہا ہوئو
یہ کہا ہے اسی مورخہ تک اسی مکان کے انتوں نو
جیسی صدق پر اغ فیض بندگی کیسا
خدا کیوں اسطوای خبرے ہبڑی قاتل
لہ سا جل زندگا مونہ نہ فتحے پہتا ہو
چہا شاہزاد کو فکر پت ہلکے انتوں نو
کہ سال دُور ہیجہ پاہستہ سال ہا تھوئے
چہا عشق میں ریخ زد کی کچھ نہیں چلتی
یہاں جبور پوچھا تو انسان فلکے انتوں نو
نکھا یار کے صدقے سو اپا چکنگنی کہ
سخو کشہم مفتت ہوں مکون دوں کہا نہیں
لئے اربیں لئے حجہ اربیں کر کے پیدا
یہ پر وہ خدا چیخ کا صد اس مل کر کہا نہیں
پڑھی عنایت لیلہ تیر چرس و عش کیا بائیک
خاہیوں کو تھجھت مانی ہیں جو ہٹ سکتے ہو
لہو اور بھر و فادر اس کی اور قاتل کو کہا تھوئے
یہ کہا ہے اس کے اشتھنے کو کہا تھا جانے ہیں
انہیں لہر تھا تھا کہ کچھ نہیں جانے ہیں

بیشتر اب اس نے پھر تا پچھو کو مسترشیر میں

اللہ تو ہے اس دیوار نہ تنزل کے انتوں نو

صحت حسینیمہ مہمہ مہمہ

جنزارہ حضور مکمل پیوں کے تھے

۱۔ ستمبر ۱۹۵۵ء خدمت جا بیخ صاحب تسلیم بعرض ہے کہ اس سے پہلے ہنہ ایک آرڈر ڈیکٹا میں دیا تھا جو ہم کو ایک عدد سرمه طلب جس کا دعہ فوراً آد کر دیا تھا۔ اب ہیں لپٹے مکان پر آیا ہوں اور سرمه استعمال سے داعی تعلیفی اور بھے یحودیانہ بخواہیم ہوتے پر انشاء اللہ نے نئے ضرور آرڈر دو گا۔ سکر روضہ ہے کہ ایک ہائکے قریبی رشتہ دار ہیں ان کی بھی آنکھیں ہماری طرح خراب ہیں۔ لہذا ایک تولہ سرمه درجفت پریدہ دی پی خط پتے ہی ہائے لکھے ہوتے پر فوراً بھج دیجئے میں چہ راتی ہو گی۔ پتہ ہی یہ ہے۔ ۱۔ حاجی نعم علی دلال۔ کلا تھہ مر جنت۔ محلہ ٹپور۔ پوسٹ مقام زید پور۔ ضلع بارہ بیگی۔

۲۔ ستمبر ۱۹۵۵ء ۱۔ محترم بھروسہ صاحب اسلام علیکم۔ میں پچھلے سال ایک کام سے دہلی گیا تھا۔ اردو بازار سے گزرتے ہوئے میں نے ایک نظر طائر اندر درجفت کے شہار پر ڈالی۔ یہ نکد پاخ سال سے پچھلے سال تک ملینڈہ آنکھوں کا علاج کرنا تارہ پسند کی دو فی رات چونگی رفتار سے ٹرھتھی۔ میں یا یوس ہو چکا تھا۔ سگر پچھے سال میں سرمه درجفت کی دہلی سے ایک تولہ کی شیشی خردی میں میں کچھ لکھنے نہیں کہ سکتا کیونکہ کچھ لکھنے کی نیزے پاس الفاظ میں نہ زبان میں طاقت ہے۔ میرے نے تو گویا آب حیات ثابت ہوا۔ پتہ ہے رفعۃ اللہ گانگوہ سوسائٹی ۲۸ پیش رو ڈ۔ ڈہرہ دون۔

۳۔ ستمبر ۱۹۵۵ء ۱۔ مکرم تسلیم! آپ کے سرمه کی میں نے بہت بہت تعریفیں کی ہیں۔ اور میں نے خود بھی ازاں لیا ہے اس کا اثر تیرہ ہفت ثابت ہوا۔ آپ تجارت نہیں کا وینک کر رہے ہیں۔ اللہ آپ کو اس کی جزا دے۔ آمین۔ گذارش ہے کہ ایک تولہ سرمه روانہ کریں۔ میرا تپہ نیز ہے۔ ایس۔ ایم جیب اللہ معرفت محمد شیخ حالم صاحب کلرک۔ ڈاکخانہ جہان آباد۔ ضلع گیارہ بہار۔

۴۔ ستمبر ۱۹۵۵ء ۱۔ محترم بھروسہ صاحب زاد علیکم۔ بعد اسلام سنون الناس ہی کہ سرمه درجفت میں تولہ معین سلطانی کو بذریعہ دی پی پتہ ڈیل پر روانہ فراہیں۔ آپ کے سرمه کا پتہ جا بحق تسلیم مولیٰ رحم میش لا ہو رہی نے بتلایا ہے۔ متفہیب کچھ رفہ ہوتے ہیں کہ آپ کا سرمه مقام اپنے کو فرما کر میں منکو ایک یا ایک یا ایک کو شرک کل پکڑ سرفتاشی پوری خصیصت حضور مسیح صدیق ریاضت انجام بیٹھ رہے ہیں

طلب کر ذخیراً حستی کیمیائی سلامی بھی بھی جاتی ہے جیکیت ۲۰ روپے

نہیں میں اس پتہ خریتی۔ علیٰ تجازہ۔ جامع مسجد۔ اردو بازار جامع مسجد میں

مزید تفصیل میں ملے کا پتہ
کے آخری صفحہ پر ملاحظہ
فرماتے

تین یا چھ کوچھ
واسے کو مخصوصہ طاک
معاف

محصولہ طاک
تین روپے
معاف

چھ ماشے کی کششی
تین روپے

ایک تولہ کی کششی
پانچ روپے

دارالغیض حمانی دیوبند دیو۔ پی

درست

بُلِکِ داک

ہو گئے تو اللہ میں کو کیا غرض پڑی ہے کہ ان کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے دوسری قوموں پر عذاب بھیجے۔ اس کا تروحد میں کہ جس دن تم واتھ مسلمان بن گئے اسی دن تمہارے لئے ذمہ اگی سرداری ہے۔ یہ وعدہ اٹل ہے۔ تم یہ شرط ہی پوری نہ کرو تو بلاتے تباہ و ذلیل ہوتے جاؤ۔

سوال ۸۔ — (ایضاً)

خداتے تعالیٰ نے ایک جگہ کہا ہے کہ "ہم نے اپنے تین بندوں پر نماید کو سلطنت کیا ہے اور یہ جگہ دھوپ سے بچ کر ہے"۔ دوسری جگہ سید سکندری کے بائے میں فرمایا ہے۔۔۔۔۔ کیا ان دونوں کا وجود اب بھی ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ نہیں کاہر حصہ دیکھ لیا گیا ہے۔ لیکن سیاحوں نے ان جنیزوں کا اکٹھا نہیں کیا انسان ان تک اللہ کا نام لے کر بچ سکتا ہے یا نہیں و نہیں کو سلطنت کرنے میں خدا کی کیا صلحت ہوگی؟

جواب ۸۔ —

اس طرح کی بخشش ذرcht۔ بلکہ بیکاری "چاہتی ہیں۔ براہ کرم آپ کو راقعی اگر کچھ پوچھنا ہے تو "ایت قرانی" لکھ کر اپنے اصول داخیج کیجئے۔ تاکہ تمام ناظرین تجھی مستفیض ہو سکیں۔

سوال ۹۔ — (ایضاً)

بعض فلیمس ایسی ہیں کہ جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر بحیثیت مکانے جاتے ہیں۔ اور حضورؐ کے آمبار کے سامنے شیطان کی بھیک میں باغی ہوتی آوازیں بھی ہوتی ہیں۔ خانہ کعبہ کی قصوبہ اور جو کام منظر بھی فلما یا جاتا ہے۔ کیا ایک فلم جسی اور اترین شیئی اس قابل ہے کہ اسلام جیسا عظیم ترین نہب اس میں لا یا جاتے۔ اور مجھ کی ششکو ضرورت نہیں۔ جب ان کے بعد مسلمان بد عمل دریافت

سوال ۱۰۔ از میڈ خالد۔ حیدر آباد (دکن) تعامل

روس نے خدا کو اس قدر بُرا بھلا کہا ہے کہ برداشت سے باہر ہے۔ اور قرآن عظیم کی اس قدر بے حرمتی کی ہے کہ ہمارے خیال میں تو اس پر اس وقت تک بدترین سے بدترین عذاب نازل ہو جانا چاہیے تھا۔ مگر برخلاف اس کے اس ملک کے متعدد کوئی ایسی بات ملنے میں نہیں آتی جس سے یہ معلوم ہو کہ دہاں بد امنی و بے روزگاری ہے۔ خدا سے اتنی بڑی بغاوت کرنے کے باوجود انکی پارٹیوں اور بھیل کو دیکھوں کو ہر جگہ کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ حالانکہ شادا الخنوں نے قوم لووط اور فرعون سے بڑھ کر گناہ کیا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ خدا نے اپنے مسلمانوں کو بتانے کے لیے ان پر کمی قسم کا عذاب نازل نہیں کیا؟ اگر ایسا ہو تو شاید ان کی ایمان میں اور مضبوطی آجلتے۔

جواب ۹۔ —

اول تو یہی بات بحث طلب ہے کہ روایی خواہ جس طرح کی جو اتنی زندگی سر کر رہے ہیں اُسے داخلِ ترقی تکھا جاتے یا داخلِ لعنت و عذاب ا پھر اسے بھی چھوڑ دیئے۔ اپنی کفر کو تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس لئے ڈھیل دینے رکھتے ہیں کہ ان کے لیے سب کچھ بس بھی دنیا ہے۔ بعد مرگ تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دنرخ میں جلتا ہی ہے۔ ہاں مسلمان کے لیے چونکہ بد اعمالیوں کی سزا بھلگتے کے بعد آخر کار فردووس کی نعمتیں مقدر کی گئی ہیں اس لیے انھیں دنیا میں زیادہ ڈھیل نہیں دی جاتی۔

مسلمانوں کے ایمان پر مضبوطی لانے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم صیبی ذات مہجہ مفات اور قرآن عجیبی کا اپنے بہن کے بعد مجھ کی ششکو ضرورت نہیں۔ جب ان کے بعد مسلمان بد عمل دریافت

آپ کو یہ موقع ہو کہ آپ اگران کی لڑکی کو پسند فرمائے شادی کرنا چاہیں تو وہ تیار ہو جائیں گے تب آپ کے لئے نیک نیتی کیسا تھے ایک نظر دیجئے گے کاموں کا موقع ہوتا ہو ناممکن نہیں ہے۔ تصویر کا جھٹک علت ہے تو ظاہر ہے کہ وہ کوئی شخص لڑکی کے خاص اعزاز ہی سے حاصل کر سکتا ہے۔ بلکہ بعض حالات میں پرہد دار لڑکی کا فوڈ فیضانا ہی کا کسے دار دبن جاتا ہے۔ تاہم اگر پرہد دار لڑکی کے سروپت اتنے آزادیاں ہیں کہ اپنی لڑکی کی تصویر بخوبی کر آپ کو پسند فرمائے کے لیے حوالہ کر دیں گے تو سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک نظر ہے ہی دکھلا دینے پر کیوں تیار نہ ہوں گے۔ جب کہ اصلی کی وجہ سے فوڈ حکمل دنما تھاہت سے نسبتاً زیادہ بعید ہے۔

یہ بھی غور طلب ہے کہ آرٹ اور شیخی ترقی کے اس زمانے میں کیا ہر تصویر صاحب تصویر کے صحیح جمال صورت کا فیصلہ کر دیتی ہو؟ بے شمار تصویریں بھیلی کی روشنی میں اپ اور کیرہ ٹرک اور آرٹ کے مخصوص زادیوں سے ایسی بنا دی جاتی ہیں کہ اگر آپ دن کی کمی روشنی میں صاحب تصویر کو اس کی عام حالت میں دیکھیں تو بمشکل ہی یقین آئے کہ وہی وجود ہے جو تصویر میں سرا با جمال ظاهر ہا کہ! ہماری کلے یہ ہے کہ شادی کے لیے تصاویر کی تباہی کا تابدالہ ناگزیر دجوہات میں شامل نہیں اور شاذ ہی کوئی ایسی صورت ہو سکتی ہے جب اس پر ناگزیر "کافی" اطلاق ہو سکے۔

سوال: مسلم محمد بن الحنفیہ چونکہ فتوحی۔ جماعتی مسلمی
بارہ آپ کی تحریر پڑھ چکا ہوں۔ جماعتی مسلمی کی تعریف فرمایا کرتے ہیں۔ اس مرتبہ جنابے جماعتی مسلمی کو تجویز کی ڈاک قدمی مولانا آزاد میں سونی صدی مجھ

لکھا ہے۔

تو فرمائیے کوئی ایسی وجہ را میں حاصل ہے کہ جناب ہاتھ سے بڑھا کر لیکیں کہتے ہیں جماعت میں شامل ہو کر کام کرنا ہر حال زیادہ کامیابی ہے۔

جواب:

"سونی صدی مجھ" تو بس خدا کی ذات ہے۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ جماعتی مسلمی والے کوئی غلطی کریں یا عملکریے کر آئیں۔ ہم اپنے علم و عقل کی حد تک اس پر اپنی راستے ظاہر کر دیں۔ رہا کسی عجائب

رہتے ہیں۔ اپنی قلم کو کامیاب کرنے کے لئے اس قدر عظیم سختی کو لیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان کا ایک ایک منٹ حصہ رکھنے کے احکاماتی غلاف درزی کر دی گزرتا ہے۔ اچھ صرف ذکر ہے کہ ہو سکتا ہے پرہد یوسفنا ایک معمونی فوڈ بھی ایکٹر میں کے سلسلے رکھدیں۔ کیا یہ معاملہ اس قابل ہے کہ اس کے خلاف کچھ کیا جاتے؟

جواب:

یہ معاملہ بے شک قابلِ توجہ ہے لیکن۔۔۔۔۔ بن لیکن کے بعد کچھ نہیں!

سوال: ازو جید مل خاں۔ مرادنگر (دکن) فوڈ

یہ تو ایک سلسہ مسئلہ ہے کہ فوڈ ناجائز ہے اور اس سلسہ پر ہندستانی ملادہ میں دوسرے نہیں ہیں۔ اور صرف ناگزیر دجوہات "ہی پر تصویر لی جاسکتی ہے۔ لیکن ان گزینہ جوہات کا احاطہ کیا ہے بمشتمل پاپورٹ وغیرہ تو خیر ناگزیر میں آجاتے ہیں۔ لیکن فرض کیجئے کہ شادی کے معاملہ میں لڑکا اور لڑکی ایک دسرے کی تصاویر دیکھنا چاہتے ہیں اور دلیل یہ ہے کہ اگر ترمذی مسئلہ ہے جب تک ایک دسرے سے آشنا نہ ہو جائیں شادی تھیک نہیں۔ اس پر بعض احادیث سے بھی استدلال کیا جاتا ہے کہ "شادی سے قبل ایک دسرے کو دیکھ لو۔ پرہد میں دیکھو نہیں سکتے فوڈ مکن ہو تبلیغی ہے مشتملہ کہاں تک ناگزیر دجوہات میں آتا ہے۔ یہ بات حقیقی استدلال ہے یا نادلی؟" — یہ سوال ذہنی عیاشی کے لئے نہیں بلکہ ہمارے حلقہ میں اس پر بحث ہو رہی ہے۔ اس لئے دریافت کیا کیا جا رہا ہے۔

جواب:

غترم! جو دلیل شادی کے سلسہ میں ضروریت تصویر پر آپ نے دی ہے وہی دلیل وہ لوگ دینے ہیں جو شادی سے پہلے بچھ دنوں لڑکا لڑکی کا آزادانہ میں جوں ضروری قرار دیتے ہیں۔ اُن کا ہنہا ہے۔ اور اپنی جگہ تھیک ہی ہنہا ہے کہ صرف دیکھنے کے سکی کی سیرت کا شخصی اندماز نہیں ہو سکتا اور شادی کے لیے شخصی اندماز۔ بلکہ واضح علم ضروری ہے۔

تب بتائیے کیا آپ آزادانہ میں جوں کو ناگزیر فواری نیکے؟ حقیقت یہ ہے کہ جو لڑکیاں پرہد دار ہیں الگ ان کو اس سر پر توں سے

رہا یہ امر کرواقعی کی بزرگ کامزار ہو اور آدمی ان کیوں سطھ سے دعا اور مراد مانگئے اور قبر پر لاکر اللہ کے نام کا بکراذخ کریں لمحاظ حقیقت تو قبیح نہیں۔ لیکن عامتہ الناس کے لئے غلط فہمی اور ضلل عقیدتگی کی تخلیق کا باعث ہو گا۔ اس نئے درست نہیں۔ عوام کیا سمجھیں گے کہ آپ نے کس طرح دعا کی اور کس کے نام کا بکراذخ کیا وہ تو قدر شایبی تصور کریں گے کہ آپ نے قبر والے سے مراد مانگی، اور اسی کے نام کا بکراذخ کیا۔

سوال ۶:- (ایضاً) یا محمد

یہاں پر جیسے مسجدیں اذان دی جاتی ہے موردن جب آشکنڈ آن مُحَمَّد الرَّسُولُ اللَّهُ کے الفاظ کہتا ہے تو سب لوگ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے کے تاخن سے بوسنے کے آنکھوں کو لگاتے ہیں۔ ایسا کہر ناجائز ہے یا نہیں اگر ہے تو حدیث یافتہ کا حوالہ کر تخلی میں شائع کیجئے تو مناسب ہے۔

جواب ۶:-

یہ عمل یہیں حدیث و قرآن اسوہ صحابہ اور اقوالِ نعمت میں کہیں نہیں ہلا۔ اس نے ہم اسے داخل بدعت سمجھتے ہیں۔

سوال ۷:- (ایضاً) بدعت

...ہمیں میں ایک صاحب فریاد کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ یا رسول اللہ یا رحمۃ اللّٰہ گلیمین اور کالی گلی فائی آقا بہت کچھ لکھا گیا ہے جو میں کہ نہیں سکتا۔ اس نے آپ کو وہ پرچہ رو ادا کرنا ہوں۔ آپ تفصیل سے اس کے باشے میں لکھتے کہ آنحضرت کو یا رسول اللہ یا محلی ولے آقا کہنا درست ہے یا نہیں اور ان سے اس طرح کی فریاد کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور یہیں رسول اللہ کو یا رسول اللہ کہنا جائز ہے یا نہیں تفصیل سے تخلی میں شائع کیا جاتے۔

جواب ۷:-

ہم پہلے کہی بار و ادفع کر چکے ہیں اس سواتے خدا کے کسی کو حاضر و ناظر جانا شرکت ہے۔ اگر یا رسول اللہ کہنا و الیے خیال کرتا ہے کہ رسول اللہ اس کی پکار سن رہے ہیں اور مد فرمائیں گے تو وہ شرک کرتا ہے۔ اور اگر یہ نہیں سمجھتا تب بدعت کا تکبیر ہے، یوں کہ "یا" کا استعمال حاضر کو پکارنے کے لئے ہی ہوتا ہے اور اس سے اس غلط عقیدت و کا ترجیح ہوتا ہے کہ پکارنے والا حضور کو حاضر و ناظر کچھ رہا ہے۔ اس طرح

میں داخل ہو کر کام کئے کا سوال تو ہم اس کو بہت زیادہ مندرجی نہیں سمجھتے۔ دین کی جو خدمات ہم سے ممکن ہیں انھیں بُرے بھلے انجام شیئے ہائے ہیں۔ (مما الم توفیقی الا بالله)

سوال ۸:- (ایضاً) فلوٹ

اخبار الجمیعہ اور اخبار قومی آوازیں برابر فلوٹ کا فیضانی جاتی ہے (فلوٹ ہے سی)، علمائے کرام بھی اخبار طاہر طفرت میں ہیں کیا ان کی ناؤاری کا باعث نہیں ہوتا۔ اگر ناؤار ہوتا ہے تو یہوں کوئی انتظام نہیں فرمایا جب کہ حکم ربی یہ ہے کہ برائی مٹا اور بھلائی پھیلا دے۔

جواب ۸:-

یہ سوال ہماری بجا ہے علمائے کرام سے پوچھتے ہیں تو صرف اتنا جانتے ہیں کہ مذکورہ اخباروں میں تصویر یہ پھیپھی ہے ان اخباروں پر پڑھنا و انتیار ان لوگوں کا ہے جو تصویر کشی کو ناجائز بلکہ بڑی حسر حرام بتلتے ہیں۔ اللہ خود ان سے بنیٹے گا آپ فکر مند ہوں!

سوال ۹:- از محمد عبد الاستار در دکن، استمداد من الاولیاء

ہمارے گاؤں سے کچھ دور پر ایک پہاڑ ہے۔ جس پر ایک مزار شریف ہے، لیکن اس کا تجوہ صحیح کو معلوم نہیں۔ یہاں دور دور سے لوگ آتے ہیں۔ نیاز۔ مراد۔ متین۔ سجدے کرتے ہیں۔ لیکن میں ان سب کے خلاف ہوں اور سیرے ایک تعلیم یافتہ درست ہیں اُنکا کہنا ہے کہ یہ سب غلط تو ہیں ہے۔ البتہ انسیوں عالکنی چاہئے کلے خدا تو اس نیک بزرگ کے طفیل میں یہی فلاح منت پوری کر دیا یوں کا و دلی اللہ آپ خدا کے پیارے بندے ہیں اور وہ آپ کی ہربات کو قبول کرتا ہے۔ آپ دفارکی کہ میری فلاں منت برآتے تو میں ایک بکرا آپ کے پاس لا کر کھانا پکا کر غریبوں کو کھلادوں گا۔ ایسا کہ ناجائز ہے۔ میں آپ سے پوچھنا پاہتا ہوں کہ ایسا کہ ناجائز ہے کہ نہیں۔ اور خدا کے نیک بندے مرنے کے بعد دسروں کی حاجت، دعا شن سکتے ہیں یا نہیں؟ اور ان سے مانگنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب ۹:-

جس مزار کے پاسے میں علم ہی نہ ہو کہ اس کے اندر کون دفن ہے اس سے کسی طرح کی عقیدت والبستہ کرنے سواتے جا ہوں اور نافہمور کس کا کام ہو سکتا ہے؟

صحابہ کرام اور علماء مسلمانے آس حضور کو کمی نہیں لکارا۔
لیکن یہ ملحوظ ہے شاعری میں جس طرح ایک غائب وجہ کو حضر

مان کر خاطبہ کی جاتی ہے۔ اسی طرح الگیت اعلیٰ فساد عقیدہ
محض شعری ضرورت کے لئے آس حضور کو نہ دیتا ہے تو سلہ وہ
نہیں جو اور برسان ہوا۔

سوال ۷:- از شیخ اسماں۔ مدراں۔ عزاداری اللہ۔

کیا وجہ ہے کہ جمیعت العلماء ہنسنخا پینے بلکہ کے اجلاس میں
جماعتِ اسلامی کا بہک شال تک رکھنے کو عین وقت میں
ہاظظو کر دیا جبکہ جماعتِ اسلامی کا بہک شال ملک کی مختلف
مقامات کبھی میلانبارس اور حیدر آباد کے ہندو ہبہ سماحتوں کے
اجلاس میں اور مدارس میں کانگریس کے ساتھوں اجلاس میں
رکھا گیا اور ہر جگہ کامیاب رہا۔ برائے نہربانی میری اس الجھن
کو درکریں۔

جو ایڈ :-

آپ کی تحریری الحقيقة سوال نہیں بلکہ "فرید" ہے اور
"فرید" مفتی علی سے تھا۔ اسے تو آسان والا ہیں سنتا ہے۔
علمائے کرم جو کچھ کرتے ہیں۔ اللہ کے لئے کرتے ہیں۔ جماعت
اسلامی کے خلاف اصلاح و تعمیر کے عوض اختلاف و تحریک کی ہم
چلانا عناد پر بنی ہے اور علماء کا عناد بھی کارثہ ہے۔ کیونکہ وہ
عنادِ لوجہ اللہ ہے جیسا کہ شاعر مشرق نے کہا ہے۔

کاری ملائی سیں اللہ فساد!

ہمارے اس جواب کو کوئی کتنا ہی غیر ثقیح بھیجے۔ لیکن قابل غور
یہ ہے کہ سچا صلح اور ریفارم بھی عناد و غرض کے دھاکے میں نہیں ہتا
آج کی جماعتِ اسلامی کیا ان کفارِ عرب سے بھی زیادہ گئی گذری ہے
جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ اُتھی وابی نے علم بلخ بلندی کیا
اور بڑے سے بڑے جیکہ فروشک کے معاملہ میں بھی معاذ انہ جذبا
اور معاذ انہ قول و عمل سے پاک صاف ہے۔ جماعتِ اسلامی میں
اگر کچھ پر ایسا ہیں تو ان کی اصلاح عناد و مبارزت سے مکن نہیں۔
بلکہ محبت پیار نرمی اور حسن سلوک سے مکن ہے جو افسوس آج کے
اکثر حل اسے کرام کے اسوہ مبارک میں عنقا کا درجہ،
درکھنا ہے۔

جو ایڈ :-

(الف) شریعت میں نکاح کے وقت کلمہ پڑھانے کی کوئی قید نہیں

(ب) خطبہ نکاح ایجاد و قبول سے پہلے افضل ہے۔

(ج) دھنادھن کے لئے ایک مجلس میں ہونا غیر مناسب ہے۔

دھنادھن میں اور دھن کو خورتوں میں ہونا چاہئے۔

(د) لڑکی کے ولی کو ضروری ہے کہ نکاح سے نہ صل پہلے لڑکی

سے اجازت لے لے۔ اگر اس نے اجازت نہیں لی یا لی تو بغیر

گواہوں کے۔ تب لڑکی نکاح کی اطلاع پانے پر الگی دعوی کرے

کہ نکاح میری حرضی کے خلاف ہوا ہے تو اسلامی عدالت اس کے

کیا۔ کیا عید گاہ یا مسجد سے کسی کو باہر نکال دینا اور نماز باجماعت دا نہیں کرنے دینا درست ہے؟ اور کیا وہ شخص اُس بیوہ سے نکاح کر سکتا ہے جواب ہے:-

بیٹھ کی بہو سے نکاح حرام ہے۔ اور بغیر نکاح کے منسی تعلق رکھنا سخت بدترین فعل ہے۔ لیکن اس فعل کی سزا میں عید گاہ یا مسجد سے نکال دینا درست نہیں۔ مسجد اللہ کا گھر ہے۔ نظر ان والی ناپاکیوں پر تو یہ شک قدر غن کی جاسکتی ہے۔ لیکن فتن و مغلی کے باعث قدر غن انسانوں کا حق نہیں۔ بلکہ اللہ جل جلال خدا احتساب نہ مایں گے۔

سوال :- از عید اللہ۔ بھوپال۔ سکھوی جنگل کی بھوی

جنگلات کے خود رو درخت جن کی نگرانی کے لئے سرکاری فارست کا رٹ مقرر ہیں۔ کیا یہ خود رو درخت کو جوڑی سے کاٹ سکتے ہیں؟ مفعول جواب

تحریر فرمادیں۔

جواب ہے:-

یہ سوال غالباً آپ کو کہا داشتے ہیں اس لئے پیدا ہوا کرت اونیں اس لئے پیدا ہوا کرت اونیں درختوں پر کسی کا اجازہ نہیں اس لئے بعد اولاد کو اختیار ہے اس یا باپ جسکے نسبی دار الفیض رحمانی دیوبند (روشنی)

کردے تو ان کی بھوی درست ہوئی چاہتے۔

لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ چوڑی جائز نہیں ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کسی ملک میں اگر اسلامی قانون نافذ ہو تو اسکے کسی خلاف شرع جزوہ عامہ مسلمین احتجاج کریں اور اسے مطابق شرع کرنے کی جدوجہد کرتے رہیں۔ لیکن موجودہ حالات میں جبکہ اسلامی قانون نافذ نہیں اور حکومت باقاعدہ خود رو درختوں کی مالک بنتی تھی ہے اور ان کی حقوق اسکے لئے گارڈ متعین کر کر کے ہیں تو کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ ان میں تصرف کرے۔ یہ از روئے فقد اور از روئے سیاست و صلحت ہر طرح فلطاً اور فساً انگیز نہ ہے۔

حق میں فصلہ دے گی۔ اور باپ کا یہ کہنا کافی نہ ہو گا کہ میں اجازت لے لی تھی۔

لیکن یہ بات محوظہ رکھنی چاہتے کہ شرم و حیا کے تقاضوں کے پیش نظر اسلام نے یہ ضروری نہیں ٹھیک رکھا ایک صراحتہ زبان سے اجازت دے۔ بلکہ اس کے سرکے اشائے اور خاص موشی کو ہی رضا مندی کا آئینہ دار سمجھ لیا گیا۔ کیونکہ اگر طریقی راضی نہیں ہے تو زبان سے انکار لازم ہے۔

ذین ہر کے باب میں ولی کو کمی بھی کا اختیار حاصل ہے۔ لیکن ایک بار کسی تعمینہ رقم پر نکاح کر دینے کے بعد کمی بھی مکن نہیں (رس) طلاق کے بعد صرف ذین ہر نبوی کا حق ہے۔ اگر شادی کے وقت شوہر غریب تھا اور طلاق کے وقت لکھ پتی ہے تب بھی یہی حکم ہے۔ اس کی اولاد میں سے زیاد کوئی رقم بیوی کا حصہ نہیں۔

رہی اولاد۔ تو طریقی اور رٹکے کو علی الترتیب ۹ اور سا سال پر دو شش کرنا بھوی کا حق ہے اور اس مدت کے لئے بچپن کا خرچ میاں کو دینا ہوگا۔ اس کے سید ہیں حصیعے ہم ہمارے سے سرمه آپ کو بھیج دیں گے۔ بعد اولاد کو اختیار ہے اس یا باپ جسکے پاس چاہتے ہے۔

(رس) یہ بالکل غلط ہے کہ ایجاد و قبول عربی میں ہے۔ ایجاد و قبول اس زبان میں ہونا چاہتے ہے زوجین اور ان کے ہم وطن علی العوم استعمال کرتے ہیں۔ تاکہ مخفف نکاح میں شرک ہونے والا ہر عام و خاص بہلوں لے سے سمجھ لے۔ چنانچہ مصر و شام میں اگر عربی مناسب ہوگی تو امریکیہ و انگلینڈ میں اٹھریزی۔ اور ہندو یاک میں اردو۔ وعلی ہذا۔

سوال :- از شرف الدین۔ بن جعوم (بہار)، تجاوز عن الحد
گذشتہ بقر عید کے موقع پر ایک شخص کو لوگوں نے اس بار پر عید گاہ سے باہر نکال دیا کہ یہ شخص اپنے مر جو بیٹھ کی میوہ سے ناجائز تعلق رکھتا ہے۔ اس شخص نے بھی لوگوں کے سامنے اسکا اقرار

مکروہ ہے۔ اور اگر شرطہ طنہ ہو اور بعد میں بھی راہن اجازت نہ دی تو حرام ہے۔ جیسا کہ طحا وی حواسی درختار میں لکھتے ہیں۔ فی شرح المحتقی انتہی حرام، الانتفاع بلاد اذن و بہاء ای بالاذن یکڑہ (شرح محتقی) میں ہے کہ اجازت کے بغیر نفع حال کرنا حرام ہے اور اجازت سے مکروہ ہے۔

لیکن ہم نے جو مستولہ شکل میں حرمت کا فیصلہ دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ ستور اور طلاقہ دروازہ کے اعتبار سے یہ بات تقریباً باطشہ ہے کہ جو لوگ زمین رکھتے ہیں وہ اس سے ضرور فائدہ اٹھاتے ہیں جنکہ اگر انھیں فائدہ اٹھانے سے روکا جائے تو وہ زمین ہی رہن نہ رکھیں۔ جیسا کہ بنیک کے معاملہ میں آپ دیکھتے ہیں کہ مالکین بنیک اور تم جمع کرنے والوں کے دریسان کوئی شرطہ انتفاع نہ طے ہونے کے باوجود یہ اسلام ہے کہ بنیک والے اس رقم سے انتفاع کرتے ہیں کاروباریں لگاتے ہیں۔ اسی طرح جب زمین مرہون سے مرہن کا انتفاع ایک معروف و مسلم بات ہوئی تو یہ بزرگ شرط ہی کہ یہ جیسا کہ شیخ محتقی میں ہے۔ والغالب من احوال الناس الفضل بر میداون عن الدفع الانتفاع ولو لا له لما اعطاه اللہ ما اهتم و هذا ابمنزلة الشرط کان المعرفت کا الشود ط و هو مما یعنی المنعم (محوثا عامتہ الناس کا حال یہ ہے کہ وہ جب قرض نہیں ہیں تو ان کی خواہش اس سے نفع اٹھانے کی ہوتی ہے۔ جنکہ اگر نفع کی شکل نہ ہو تو وہ رپہ دست پر نہیں۔ اور یہ بزرگ شرط کے ہو گیا ہے۔ کیونکہ معروف و شہری حیر شرط کی مانند ہوتی ہے اور یہ بات مانعت کی تائید میں ہے)

جب یہ انتفاع حکماً مشروط ہو تو اسے حرام ہی ہونا چاہئے۔ حبیب کہ انہوں نے قرض لینے والے کا ہدیہ تک قبول کرنے سے قرفوواہ کو منع فرمایا ہے کہ اس میں کسی درجہ میں سود کی مانعت ہے۔ بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ ؓ نے فرمایا کہ میں مدینہ کیا تو عبد اللہ بن سلامؑ سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ تم جہاں ہو وہاں سود کی کثرت ہے۔ پس اگر تمہارا کسی پر کچھ حق ہو اور وہ تمہارے پاس ایک بوری جو کچھ تو اسے قبول نہ کرو کر وہ سود ہے۔ اور یہی بات حضرات عبد اللہ بن سعود اور ابن عباس

سوال ۱۷۔ (ایضاً) میلاد شریف میں قیام میلاد شریف میں جب حضور اکرمؐ کی دلادت شریف کا ذکر شروع ہوتا ہے تو قیام کیا جاتا ہے۔ اس بالے میں یہاں بڑا اختلاف ہے امید کہ دلائل سے صحیح اکمل فرادیں گے۔

ہم کی بھتن کر سکیں گے۔ بڑے بڑے علماء و عظیم اور مقریبین مصنفین بھی با وجود مسامعی بلیغہ کے اُن لوگوں کو بھتن شکر سکے جو دین میں ایسا دین کرنے کے رسیا اور بدعتات کے شد اہیں۔ محسنہ بہاب پس ہے کہ ذکر مبارک کے وقت قیام کرنا حقل و نقل برہان و قیاس اور قرآن و حدیث میں سے کسی کا حکم نہیں۔ یعنی ایک بڑے ہر جس سے پرہیز ضروری ہے۔ اگر ذکر مبارک کے وقت آں حضور کی تشریف آوری ضروری ہوتی جیسا کہ قیام سے ظاہر ہے تو نمازیں المیتات اور درود بھی بیچھے کرنا پڑھے جاتے۔

سوال ۱۸۔ از شاہ محمد میں عطا۔ ضلع رائے بریلی۔ رہنم

زید میں بیگ کا بھومی دھرہ ہے اور وہ اس کار عائیتی لگان۔ پکاس روپے گورنمنٹ کو ادا کرتا رہتا ہے۔ زمین مذکور سے زید نے دو بیگ زمین عمر کے پاس دو سو روپے پر رہن اس شرط پر کیا کہ دو ہمیں (زید) سرکل ریٹ کاشتکاری مبلغ آٹھ روپے لگان ہے اس اور کرتا ہے اور جس وقت غالی فصل میں وہ (زید) دو سو روپے اپن کردے عمر و زمین سے بے تعليق ہو جاتے گا۔ اسی صورت میں عمر و زمین مذکور سے کاشتکاری کے ذریعہ جو غلہ پر کرتا ہے اور تمام کاشتکاری اپنے (عمر) استعمال میں لاتا ہے وہ اس کیستہ جائز ہے انسداد۔

جواب ۱۹۔

مستولہ صورت میں اول تو یہی چیز غلط ہے کہ رہن رکھنے والا (عمر) سرکل ریٹ را ہن زید کو ادا کرتا ہے۔ کیونکہ رہن رکھنی ہمیشہ کافی رہن (رہن رکھنے فتنے) پر ہے۔ جیسا کہ بہاریں ہے و نفقہ الرحمن علی الرّاہن دوسرا بے جائز ہوتی ہے اور اسی کا انتہی ہے۔

رہن کا استلزم ہے کہ اگر شری مرہون سے مرہن رکھنے والہ (نفع حال کرنے کو بطور شطرہ رہن طے کرے تو یہ سود ہے۔ اور اگر بطور شرط نہ ہو بلکہ بعد میں را ہن اس کی اجازت دیے تو یہ

شکل صرف یہ تھی کہ جو بھی معاوضہ حکومت مقرر کرتی دہی ادا کیا جاتا۔ خواہ کتنے دنوں بعد ادا کیا جاتا۔ البتہ ایک گوشہ میں مزید بحث کایا نکھلائے ہے کہ زمینداروں اور حکومت کے درمیان یہ خرید و فروخت بیچ بالتراضی کی شکل نہیں رکھتی۔ یعنی یہ بھی خریداً اور فروخت کرنے والے دنوں کی رضا اور اختیار سے محفوظ ہیں ہوتی۔ بلکہ رضا اور اختیار صرف حکومت کی طرف ہے۔ زمیندار کی حیثیت مزاں یا پرستی میں ختم کرنے والے سے زیادہ نہیں پس جو زمیندار یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت نے ان کے ساتھ ظلم کیا ہے زبردستی کی ہے وہ اس زائد رقم کو ”جو پ جب“ تصور کر سکتے ہیں۔

لیکن چنانکہ ہائے ذاتی علم و قیاس کا تعین ہے۔ یہیں اسلامی شعبۂ عدل میں کوئی گوشہ یا نظر ایسی نہیں ملتی جس میں کسی شئی کی قیمت اس کے مالک کی مرضی اور مشورے کے بغیر معین کر کے اپنے من ملنے طریقہ پر اسے خرید لینا اور اپنی ہی مصلحت کے مطابق دیر سویر قیمت ادا کرنا جائز نظر آتا ہو۔ ایسا واقعہ عبوری اور ہنگامی حالات میں تو جواز کی تاویل پاسکتا ہے۔ لیکن بھارت کے غیر عبوری اور غیر منگوای دستور میں اسے جائز قرار دینے کی کوئی شرعی دلیل نہیں مل پائی۔ تاہم اسے ہائے علم و عمل کا تصور سمجھتے۔ درہ اگر کیونا جائز ہوتا ہندوستان کے چوتی کے مالم ضرور کچھ ہوتے۔ نہیں بلکہ تو سمجھتے کہ میتوں پر زر نگاری میں ضرور ہے۔

(آپ کا ایک سوال اگلی اشاعت میں آئے گا)

سوال ۱۶:- ارشی محمد اسد اللہ شیر، لا اود اسپیکر کیا آئندہ مکابر الصوت (لا اود اسپیکر) کا استعمال نہ ادا خلیطہ نماز جمعہ میں جائز ہے؟

جواب ۱۶:-

اس کے بارے میں ہم کہی یا تفصیلی کام کر چکے ہیں۔ حامل کلام یہ ہے کہ نماز میں اس کا استعمال جائز ہے۔ اگرچہ بلاشدید ضرورت کے اس میں کراہت ہے۔

سوال ۱۷:- از محمد عبد الجبار۔ حیدر آباد (دکن) تصور
جیسے کہ مکان میں کسی طرف یا نزدیک فٹوٹ ہو نماز مکروہ ہوتی ہے۔ موجودہ جو سکھ ہے اس پر بھی فٹوٹ ہم چاہیے نوٹ ہوں یا روپیہ اور یہ سہیشہ زندگی بھر سینے سے لگے رہتے ہیں اس کو

اور این عمر مرضی اللہ نہیں سے بھی مردی ہے اور مصنف ابن ابی شیبہ میں عطا رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام ہر اس قرض کو مکروہ تصور فرماتے تھے جس میں کسی طرح کے نفع کا پہلو ہو۔ اور مندرجہ اسیں رسول اللہ کا ارشاد نقش ہے کہ کل قرض حربہ نفعاً فحسوس رہو۔ دہرہ قرض جس سے نفع اٹھا یا جاتے رہو ہے اور بعض کتب حفظ میں جو یہ مسئلہ مذکور ہے کہ شیخ مرحون سے مرتضیٰ کا انتفاع باحاجت را ہم جائز ہے اسکا مقصد اور نشانہ ہے کہ اذن فی الواقع اذن خالص ہو اور اس میں شرط کاشابہ تک نہ ہو۔

جو اب کا مخصوص ہے ہو اک ستو شکل میں مذکور یہ شرط جائز ہے کہ زمین رکھی ہوئی زمین کا لگان یا سرکل ریٹ عمر واد اکرے اور نہ یہ جائز ہے کہ عمر اس میں کاشت کر کے پیداوار کماتے۔

سوال ۱۸:- (الفضا) سود

ہم اسے ان پر اگدہ خلافات کا سکون بخش جواب تجھی کے ذریعہ عنایت فرمادیں گے کہ حکومت یوپی نے خاتمه زمین باری کے سلسلہ میں زمینداری کی قیمت صرف آٹھ لگان کھوٹی۔ پسندہ فی صدری و دیگر مصارف نکالنے کے بعد مقرر کی ہے۔ اس قانون سے قبل خود حکومت نے صرف مالگزاری نکالنے کے بعد انکمرٹ کے قانون میں اور خود حکومت کے سلسلہ میں جب زمینیں خریدی گئیں تو ہم گناہ کے لئے کہ ہم گناہ تک اس کی قیمت دی ہو۔ موجودہ حالت میں کٹوتی وغیرہ کے بعد صرف بیچ کا آٹھ لگان قیمت مقرر کی ہے۔ اور اس کو بھی اس شکل میں ادا کری ہے کہ الگ روپ و پی کا پامن ہے تو آٹھ روپے سالانہ کے حساب سے تین سو روپے چالیس سال میں یا پھیں فی صدری انکم ٹیکس نکالنے کے بعد ادا کرے گی۔ جو دوسرے پیسے سے زائد پڑتی ہے تو کیا یہ زائد رقم سود کی ہے؟ اور کیا مسلمانوں کو اس زائد رقم کا لیتا جائز ہے؟

جواب ۱۷:-

یہ ایک الگ بحث ہے کہ حکومت نے جو معاوضہ مقرر کیا ہے وہ منصفانہ ہے یا نہیں۔ لیکن یہ اپنی جگہ مسلم ہے کہ متینہ معاوضہ کو فوری ادا گئی کے بجائے ایک خاص مدت کے بعد خاص طرقوں پر ادا کرنے کے باعث اصل سے زائد کر کے ادا کرنا سو درہ ہے غیر شبہ

ساختہ رکھنے بغیر کام ہنسی پلتا۔ سفر میں تولا زمی ہے۔ برائے ہماری ایں مسئلہ کا احکام شرعی کے مطابق انتہی عجش جواب دیں۔

جواب ۱۹:-

اگر اسلامی حکومت ہو تو مسکہ پر تصویر بنانا جائز نہ ہو گا۔ لیکن موجودہ حالت میں تصویر درست مسکہ کو جیب میں رکھ کر نماز پڑھنا بلا اختلاف درست وغیرہ مشتبہ ہے۔

سوال ۱۹:- از منظہ صدقیقی۔ لکھتہ۔ عظیم ہٹان

شاہ ولی اللہ اور بزرگان دین پر یہاں

حال میں جمعیۃ العلماء کا سالانہ اجلاس یہاں مستقر ہوا۔

حسنیں ہندوستان کے تقریباً تمام جمعیۃ العلماء علماء نے شرکت کی کلکتہ کے مسلمانوں کو امید بخی کہ علماء کر اک مسلمانوں کے سامنے اس بارہ کتاب و سنت کی روشنی میں واضح لا تمحی عمل پیش کریں گے مگر افسوس کہ تمام کارروائی محسوس مسلم لیکی طرز پر انجام پاتی۔ یعنی مختلف قسم کے مطالبات پوری جذباتیت سے نعروں کی گوج میں پیش کئے گئے۔ سبکے زیادہ افسوس ناک بات یہ کہ شاہ ولی اللہ دہلوی اور شاہ عبد العزیز دہلوی کو آزادی کا تاہیر و فرازیتے ہوتے موجودہ غیر خدا پرستارانہ نظام (سکولرزم) کا حامی بلکہ پانی قرار دیا گیا۔ اور سکولرزم کی خدمت کے لئے مسلمانوں سے پڑھ دیاں کی گئی۔ جہاں تک مجھے علم ہے شاہ ولی اللہ اور اس مکتب نظر کے دروس سے علماء کرام ہندوستان میں تحریک سلامی کے بانی تھے۔

جھبھوں نے پوری وضاحت سے دعویٰ تو حیدر پیش کرتے ہوتے دھمن سے غیر ایکی اقتدار قائم کرنے کی جدوجہد کی اور اس راہ میں سخت سے سخت آزمائشوں کا مردانہ ارتقا بدل کیا۔ مگر افسوس کہ آج ایک طبقہ باطل کی حمایت میں ان بزرگان دین پر اس قدیم علم بہتان دیعنی غیر خدا پرستارانہ نظام (سکولرزم)، کا حامی، لگائیں پچھ بھی خدا کا خوف محسوس نہیں کرتا۔ لطف تو یہ کہ یہی وہ طبقہ ہے جو ملک کی تحریک اسلامی پر بزرگان دین کی توبہ کا افلاطونی ادا کیا میں بھی کوئی عار محسوس نہیں کرتا۔ مجھے جیسے شخص کے لئے جس نے آج تک صرف انگریزی تعلیم شامل کی اور غیر اسلامی ماحصل میں تربیت پانی ہوئی کہ جتنا بہت شکل ہے کہ آخری تام ہنگامے اور بہتان طرزی خدا کے خوف اور آخرت کی جواب دیتی سے یکسر خال الذہن ہو کر یہ علماء کر اک مکس طرح انجام دے رہے ہیں؟ دیوبند سے متعلق ہونے کی وجہ سے آپ ہی اس مسئلہ پر صحیح روشنی ڈال سکتے ہیں۔ کیا شاہ ولی اللہ

انتہائی مجبوری کے بغیر کسی مسجد کو اجاہت نا درست نہیں۔

مستولہ صورت میں چاہئے کہ ایک کنوں مسجد میں یا متعلقہ زمین میں بنوار یا جاتے۔ تاکہ دھوکے لئے غیر مشتبہ پاک پانی مہل کیا جائے اور دوسری مسجد کی تعمیر کی جاتے تو کیا یہ شرعاً جائز ہے؟

جواب ۱۹:-

انتہائی مجبوری کے بغیر کسی مسجد کو اجاہت نا درست نہیں۔

دوسری صورت میں چاہئے کہ ایک کنوں مسجد میں یا متعلقہ زمین میں بنوار یا جاتے۔ تاکہ دھوکے لئے غیر مشتبہ پاک پانی مہل کیا جائے اور دوسری مسجد مناسب مقام پر پانے کے لئے علیحدہ روپیہ اٹھایا جائے۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ اس دوسری مسجد کی تعمیر کے بعد پہلی مسجد میں جماعت پاہندی سے نہ ہو سکے گی۔ اول تو کوشش کرنی چاہئے کہ کسی نہ کسی درجہ میں یہ آباد ہے۔ اور اگر پہنچنے نہ ہو تو ہر حال وقتاً فوقاً نماز کا کام دینی رہے گی۔ اور راہ گیر وغیرہ ہی نماز پڑھ دیا کریں گے۔ اسے توڑ کر اس کا مطلب دوسری مسجد میں لگانے کا مطلب یہ ہو گا کہ اس کی پس ماندہ زمین رفتہ رفتہ کسی اور کام میں لے لی جاتے۔ یہ یقیناً بہت بُر اہم گایکوں کے جزو میں ایک بار مسجد بنانی گئی وہ ابد الالا باہم تک مسجد ہی رہے گی۔ اور اگر کفار اسے توڑ چھوڑ کر کسی اور کام میں لے لیں اور ہزار سال بعد بھی مسلمانوں کو موقع ملے کہ اس پر قبضہ ماحصل کر سکیں تو اپنے ضروری

اور احترام تقریباً تمام مسلمانوں کے دلوں میں ہے اور اگر سیکولر ایم کی نسبت ان کی طرف کر دی جاتے تو نہ سہی اہل علم، چہاراء، کم علم اور انہی مقلدین تو کشاں کشاں سیکولر ایم کے شاید نہ شے آہی جاتیں گے اور عکس انوں کی خوشنودی حاصل کر کے کچھ لوگوں کو جذبیت ایسا وی مفادات حاصل ہو جائے ہیں ان کو ضبوطی اور عمر در رانی حاصل ہو جاتے گی۔

یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے بہت سے ازاد صرف سیکولر ایم کا سرا شاہ صاحبجی کی ذاتِ گرامی سے جوڑتے ہیں بلکہ، معاشیات میں نام نہاد سوشلزم اور کیونزم کی نیادی اقدار کی تائید بھی ان کا نام لے کر طرح طرح کی علی باری گردی کے ساتھ کی جاتی ہے۔
دنخود باللہ من شود رسانا

کے مکتب فکر نے جنگ آزادی صرف انگریز دشمنی میں شروع کی تھی جس کا مقصد انگریزوں کے اقتدار کی بجائے ہندوستانیوں کی حاکیت قائم کرنا ہوا انہوں نے یہ جنگ آزادی توحید کو تھا انہوں کو پورا کرنے اور ملک سے انگریزوں کے شرکا ت اقتدار کو ختم کرنے کے لیے شروع کی تھی؟

جوہات:-

کسی خاص قوم سے اس کے مقابلہ اور جو رو جفا کی باعث شیخی رکھنا اور بات ہے۔ اور اعلاء کلمۃ الحق کی خاطر ثابت جدو جہد کرتے ہوتے تمام باطل قولوں سے جنگ آزمہ برتاؤ شاہ ولی التدرجت الشد ملیہ کی تصانیف اور اسوہ عمل سے ہر ایسا نذر انصار پر واضح ہوتا ہے کہ ان کی جدو جہد کا اُخ کسی خاص قوم اور ملت کی دشمنی کے لئے پر نہیں تھا۔ بلکہ واحد اور غالباً مقصد چیادی میں الحق اور بطلان باطل تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ حکمران وقت ہونکی حیثیت سے انگریز بالخصوص ان کی مساعی کا بہت بتے یہنک، جو لوگ یہ

ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ شاہ صاحب کی دینی جدو جہد کا تسامر حاصل اور غذا انگریزوں کے اقتدار کا خاتم اور ہندوستانیوں کی حاکیت تھا، وہ شاہ صاحبجی پر ایسا کیا کہ الزم لگاتے ہیں کہ حق و انصاف کی بارگاہ سے ان کے لئے جتنی بھی شدید سزا تجویز ہو سکے۔ اور یہ کہنا تو اور بھی فتنہ پروری ہے کہ شاہ صحت سیکولر ایم کے حامی یا بانی تھے۔ نفع بالتدبر من ذالک۔ فی الحقيقة

ہمارے اکثر علماء کا ضمیر اور شور مکفر و قیامت کے مشاہل پر یہ سے اس درجہ آزاد اور بے خوف ہو گیا ہے کہ شاہ صاحب جیوں بگزیدہ رہنمائے دین پر الزام و اہم راستہ ہوتے اخیں ذرا بھی خوب آہی نہیں آتا۔ جس طرح آج کل کی ترقی پسند و میں امریکن رو سی انگریز وغیرہ سیاسی مصلحی کے پیش نظر کسی طرح کی این الواقع سے گزر نہیں گرتے۔ اسی طرح ہم مسلمان بھی خوف خدا اور حیثیت حساب سے اس درجے پر واپس گئے ہیں کہ سیاسی و ہنگامی مفادات کی خاطر جو کچھ کہتا اور کرنا پڑے اس پر دین و دینہ بہ کامیح چڑھا کر بلا تکلف کہہ اور کر دللتے ہیں۔ حاکیت الہیہ کی خاردار اور صبر زنا راہ کو چھوڑ کر سیکولر ایم کے ساتھ مافظت میں آرام کا سامنسہ لئے والے خوب جانتے ہیں کہ شاہ ولی التدرجت الشد ملیہ کی عظمت

قرآن ترجمہ:- شیخ الہند مولانا محمود احمد رحمۃ اللہ علیہ افسوسیم:- علام فبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ ازین حنائی۔ چھپائی بلک۔ کاغذ سفید۔ خروف و اخچ صاف۔ ہدیہ غیر مجلد میں روپے۔ (مجلد اعلیٰ پوسیں روپے)

مکتبہ بھلی (دیوبند) (یو۔ پی)

معارف الحدیث

دوزخ اور اس کا عذاب

آخر مولانا منظور نعماں

اور بچپوں سے ہزاروں درجے بڑھے ہوتے ہوں گے اور جبی
ہم نے ان کی تصویر تک نہیں دیکھی ہے۔

بہر حال قرآن و حدیث کے الفاظ سے بھی جنت و دوزخ
کی چیزوں کی اصل کیفیت اور اصل حقیقت کو ہم یہاں پورے
طور پر نہیں سمجھ سکتے۔ بس وہاں پہنچ کر ہی معلوم ہو گا کہ جنت کے
عیش و راحت کے بائے میں جو کچھ ہم نے جانا اور سمجھا تھا، ہمارا
وہ علم بہت ہی ناقص تھا۔ اور جنت میں تو اس سے ہزاروں صحیح
عیش و راحت ہے۔ اور دوزخ کے ذکر اور عذاب کے بائے
میں جو کچھ ہم نے سمجھا تھا اصل حقیقت کے مقابلے میں وہ بھی بہت
ہی ناقص تھا۔ اور یہاں تو ہماسے سمجھے ہوتے سے ہزاروں گھنٹا
زیادہ ذکر اور عذاب ہے۔

اور جیسا کہ اس سے پہلے جنت کے بیان میں بتایا جا حکایت ہے
دوزخ اور جنت کے متعلق ووچھہ قرآن و حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے
اُس کا مقصد ہے ہی نہیں کہ جو کچھ وہاں پر پیش آئے والے ہے اُس کو
ہم یہاں پوری طرح سمجھ لیں اور جان لیں اور وہاں کے حالت کا جو
نقشہ ہے کے سامنے آجائے۔ بلکہ اس بیان کا اصل مقصد تشبیہ اور زانہ
ہے۔ یعنی جنت کا شوق اور دوزخ کا خوف دلکش اللہ کی رضا
والی اور دوزخ سے بچا کر جنت میں پہنچا۔ نہ ولی زندگی پر اللہ کے
بندوں کو آمادہ کرنا اور اس مقصد کے لئے جنت و دوزخ متعلق
قرآن و حدیث کا یہ بیان بالکل کافی ہے پس اس سلسلے کی آیات
و احادیث پر غور کرنے وقت ہمیں اسی خاص مقصد کو اپنے سامنے
رکھنے چاہئے۔

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْثَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جز طرح جنت کے متعلق قرآن پاک کی آیات اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں اعلیٰ درجہ
کی ایسی لذتیں اور احتیں ہیں کہ دنیا کی بڑی سے بڑی لذتوں
اور راحتوں کو ان سے کوئی نسبت نہیں۔ اور پھر وہ سب ابدی
اور غیر قائم ہیں۔ اسی طرح دوزخ کے متعلق قرآن و حدیث ہمیں جو کچھ
 بتایا گیا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ایسی مکالیفیں اور ایسے
ذکر ہیں کہ دنیا کے بڑے سے بڑے ذکھروں اور بڑی سے بڑی
مکملیوں کو ان سے کوئی نسبت نہیں۔

بلکہ واقعیہ ہے کہ قرآن و حدیث کے الفاظ سے جنت کے
عیش و راحت اور دوزخ کے ذکر اور عذاب کا جو تصویر اور جو نقصہ
ہماسے ذہنوں میں قائم ہوتا ہے وہ بھی اصل حقیقت سے بہت ناقص
اور مکتر ہے۔ اور یہ اس لئے کہ ہماری زبان کے سارے الفاظ
ہماری اسی دنیا کی چیزوں کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ مثلًا سب
یا انگوڑ کے نقشوں سے ہمارا ذہن بس اسی قسم کے سیبوں یا انگوڑوں
کی طرف جاسکتا ہے۔ جن کو ہم نے دیکھا اور جھپٹا ہے۔ جنم جنت کے
اُن سیبوں اور انگوڑوں کی اصل حقیقت اور کیفیت کا تصویر کیسے
کر سکتے ہیں۔ جو اپنی خوبیوں میں یہاں کے سیبوں اور انگوڑوں سے
ہزاروں درج زیادہ ترقی یافتہ ہوں گے۔ اور جن کا کوئی خوب نہیں
یہاں نہیں دیکھا۔ اسی طرح مثلًا سانپ اور بچپوں کے نقشوں سے
ہمارا ذہن اُسی قسم کے سانپوں ایسی مکملیوں کی طرف جاسکتا ہو جو
ہم نے اس دنیا میں دیکھے ہیں۔ دوزخ کے اُن سانپوں اور
بچپوں کا پورا نقشہ ہماسے ذہنوں میں کیسے استکنے۔ جو اپنی
جانہست اور خوف ناکی اور زہریلی پین میں یہاں کے ان سانپوں

علاوہ کوئی اور جواب نہیں دیا۔ غالباً اس طریق جواب ہے آئے اس پر بتبہ فرمایا کہ ہمین اللہ کے جلال اور تمہارے ذرنا اور آتشِ دوزخ سے بچنے کی فکر کرنا چاہتے ہے۔ اور اللہ کے افعال اور اس کے فیصلوں کے بالے میں ایسے سوالات نہیں کرنے چاہتیں۔ جو کچھ اُس نے کیا ہے اور جو کچھ وہ کرے گا وہ ہی شیک ہے۔

(۲) عَنِ النَّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَرْمُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ لَهْلَكَةَ الْأَعْلَادِ وَثُمَرَ الْأَحَادِينَ مِنْ نَاسِ الْأَرْضِ يُقْبَلُ مِنْهُمَا حَمَاجَةً كَمَا يُغْلِي الْمُرْجَلُ مَا يَرَى إِنَّ أَحَدَ الْأَشْدَدَ مِنْهُمَا عَذَابًا يَأْدَى إِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا يَأْدَى رَوَاهَ الْبَغَارِيَ وَسَلَمُ (ترجمہ)، نعمان بن بشیر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ دوزخیوں میں سب سے بچے عذابِ دلاوہ شخص ہو گا جس کی جنپی اور ان جنپلوں کے تسلی اُن کو ہونگے اُن کی گرمی سے اُس کا دردخ اس طرح کھوئے گا اور جوش ملے گا جس طرح چوٹے پر بچی کھوتی ہے اور اُس میں جوش آتی ہے۔ وہ نہیں شامل کرے گا کہ کوئی شخص اس سے زیادہ سخت عذاب میں بچے گا ملکہِ رعنی وہ اپنے ہی کو سب سے زیادہ سخت عذاب میں بچے گا ملکہ وہ دوزخیوں میں سب سے بچے عذاب دلاوہ گا۔ (بخاری وسلم)

(۳) عَنْ أَشْيَالِ إِنَّ سَرْمُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِأَعْنَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ الْفَقْمَةُ فَيُصْبَرُ فِي الْأَسْرَارِ مُبَعْنَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا إِبْرَيْنَ أَدْمَمْ هُنْ سَرَایَتْ خَيْرًا قَطْ هُنْ مَرَبِّكْ تَعِيمَ قَطْ هُنْ قَيْمُونَ لَأَدَلَّوْيَا سَرَّتْ إِنْ يُؤْتَى بِأَشَدِ النَّاسِ لَوْكَسَا فِي الْمَدِيَامِ أَهْلِ الْجَهَنَّمَ فَيُصْبَرُ مُبَعْنَةً فِي الْجَهَنَّمَ فِيَقَالُ لَهُ يَا بَنْ أَدْمَمْ هُنْ سَرَّلَيْتْ بُو شَاعَطْ وَهُنْ مَرَبِّكْ شَدَّدَ قَطْ هُنْ قَيْمُونَ لَأَدَلَّوْيَا سَرَّتْ مَأْمَرَتْ بُو شُسْ قَطْ وَلَأَرَائِتْ شَدَّدَةَ قَطْ — (سرہ مسلم)

(ترجمہ)، حضرت النبی سے روایت ہے کہ قیامت کے دن اہلِ دوزخ میں سے رعنی ان لوگوں میں سے جو اپنے کفر و شرک کی وجہ سے یافس و غور کی وجہ سے دوزخ میں جانے والے ہوں گے، ایک ایسے شخص کو لا یا جائے گا جس نے اپنی دنیا کی زندگی نہایت بیش و

وَسَلَمَ قَالَ نَاصِرُكُمْ جُرْجُرٌ مِنْ سَبَبِ عِنْ جُرْأَ مِنْ نَارٍ حِجْعَمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَنْكَافِيَةَ مَثَانِي فَهَلْتَ عَلَيْكِ عِنْ بِسْعَةٍ وَمِسْتَعِنَ جُرْأَ كُلَّهُنَّ مِثْلُ حِرَّتْهَا — رواہ البخاری و مسلم (اللقط للبغاری)

(توضیح)، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری اس دنیا کی اُنگ دوزخ کی اُنگ کے شرِ حضور میں سے ایک حصہ ہے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ علیہ السلام دنیا کی اُنگ (کافی تھی) اُپنے فرمایا کہ "دوزخ کی اُنگ دنیا کی اُنگ کے مقابلے میں اُنہوں نے درجہ بڑھادی گئی ہے۔ اور ہر درجہ کی حرارت اتنی دنیا کی حرارت کے برابر ہے۔ (مجموعہ بخاری وسلم) (تشریح)، اس دنیا کی اُنگ کی قسموں میں بھی درجہ حرارت میں بعض بعض سے بہت بڑھی ہوتی ہیں۔ مثلاً لکڑی کی اُنگ میں بھاس پھونس کی اُنگ سے زیادہ گرمی ہوتی ہے۔ اور مثلاً پتھر کے کوئے کی اُنگ میں لکڑی کی اُنگ کے مقابلے میں بہت زیادہ حرارت ہوتی ہے۔ اول بعض بھوں سے جو اُنگ پیدا ہوتی ہے وہ درجہ حرارت میں ان سب سے بدرجہ بڑھی ہوتی ہوتی ہے۔ اور اب تو آلات سے یہ معلوم کرنا بھی اسان ہو گیا ہے کہ ایک اُنگ دوسری اُنگ کے مقابلے میں کتنا درجہ کم یا زیادہ گرم ہے میں اب حدیث کے اس حضور کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں رہا کہ دوزخ کی اُنگ دنیا کی اُنگ کے مقابلے میں شرِ حضور کا درجہ زیادہ حرارت میں اندر رکھی ہو۔ اور جیسا کہ پہلے بھی کہی گئی باہرِ حدیث کے اسی سلسلہ میں بتایا گیا ہے کہ عربی زبان میں ایسے موتقوں پر ستر کا عذر کسی چیز کی صرف زیادتی اور کثرت ظاہر کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ پس ہو سکتا ہے کہ اس حدیث میں بھی یہ عدد اسی معاویت کے مطابق استعمال کیا گیا ہو۔ اس صورت میں حدیث کا حال یہ ہو گا کہ دوزخ کی اُنگ اپنی گرمی میں اور جانے کی صفت میں دنیا کی اُنگ سے بہت زیادہ بڑھی ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

آگے حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوزخ کی اُنگ کا یہ حال بیان فرمایا تو کسی صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنگ کی اُنگ کی حرارت ہی کافی تھی۔ اس پر اپنے اور زیادہ واضح لفظوں میں پھر پہلے ہی حضور کو دوہرایا۔ اس کے

(تشریح) حدیث کا مقصد یہ چہ کہ دوزخ میں سب ایک درجہ میں اور ایک ہی حال میں نہیں ہوں گے۔ بلکہ حرام کی نزعیت کے لحاظ سے اُن کے عذاب میں بھی بیشی ہو گی۔ مثلاً کچھ لوگوں کا حال یہ ہو گا کہ اُگ ان کے صرف تھنوں تک پہنچے گی۔ اور کچھ لوگوں پر عذاب اس سے زیادہ ہو گا اور اُن کے زانوں تک پہنچیں گے۔ اور کچھ لوگوں پر اس سے بھی زیادہ ہو گا۔ اور اُگ ان کی مکری پہنچا کرے گی۔ اور کچھ لوگ ان سے بھی سخت تر اور بدتر حال تھیں رہیں گے اور اُگ انکی گردن تک پہنچے گی۔ اللهم حفظنا!

(۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَارِثَ بْنِ جَرْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي النَّارِ حِكَايَاتٍ كَامِلَاتٍ الْجُبُوتِ تَلَسُّمٌ إِحْدًا هُنَّ الْسَّعْدَةُ فَيَحْدُلُ حُكْمُهُ تَهْلِكَ أَشْرَقَيْنَ حَرَيْفَيْنَ وَإِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَامِلَاتِ الْبَغَالِ الْمُوْكَفَّيَاتِ تَلَسُّمٌ إِحْدًا هُنَّ السَّعْدَةُ فَيَحْمُدُ حُوْنَقَمَا أَكْبَعَيْنَ حَرَيْفَيْنَ — (رواہ احمد)

(ترجمہ) عبد اللہ بن المارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیان فرمایا کہ۔ ہمیں میں سانپ ہیں جو اپنی جامانت میں بھی اُنہوں کے برابر ہیں روجش میں عام اذٹوں کی بھی بڑے ہوتے ہیں) اور وہ اس تدریز ہے ہیں کہ ان میں کامنے کا کوئی سانپ جس دوزخ کو ایک دفعہ سے کا تو چالیں۔ سال کی تدت تک وہ اس کے زہر کا اثر پائے کا گار اور ترپے کا) اور اسی طرح دوزخ میں بھجو ہیں۔ جو اپنی جامانت میں بالآخر بندھو چڑوں کی مانند ہیں دوہ بھی لیسے ہی زہر ہے ہیں کہ ان میں سے کوئی کسی دوزخ کو ایک دفعہ ڈنک لائے کا تو چالیں۔ سال تک وہ اس کے زہر کی تکلیف پائے گا۔ (مسند احمد)

(۶) عَنْ أَبِي سَعْيَدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَنْ غَسَاقٌ يُصَاقُ فِي الْبَدَنِيَا لَأَنَّ أَهْلَ الدُّنْيَا — (رواہ الترمذی)

(ترجمہ) حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ دوزخوں میں سے بعض وہ ہوں گے جن کو پکڑے کی اُگ اُن کے تھنوں تک۔ اور بعض وہ ہوں گے کہ جنکو پکڑے کی اُگ اُن کے زانوں تک۔ اور بعض وہ ہوں گے جنکو پکڑے کی اُگ اُن کی مکری۔ اور بعض وہ ہوں گے جنکو پکڑے کی آٹل اُن کی ہنسٹی تک۔ اور بعض وہ ہوں گے جنکو پکڑے کی

آرام کے ساتھ گذاری ہو گی۔ اور پھر اُس کو دوزخ کی اُگ میں یک خوطہ دلایا جاتے گا۔ لیکن جس طرح کپڑے کو نسجتے وقت رنگ میں ڈال کر اور اسی ایک ڈوب نے کرنکا لیتے ہیں۔ اسی طرح اس شخص کو دوزخ کی اُگ میں ڈال کر فرما نکال لیا جاتے گا) پھر اس سے کہا جاتے گا کہ اُنے اُدم کے فرزند اکیا تو نے کبھی خبریت اور اچھی حالت بھی دکھلی ہے۔ اور کیا کبھی صیش و آرام کا کوئی ذود تجد پر گزارا ہے۔ وہ کہے کہ کبھی نہیں۔ قسم خدا کی لے پر وردار ہے۔ اور ایک شخص اپنی جنت میں سے لیکن اُن خوش نصیب پندوں میں سے جوانی یا مان والی زندگی کی وجہے جنت کے سخت ہوں گے، ایسا لایا جاتے گا جس کی زندگی دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف میں اور مذکوبین گزری ہو گی اور اس کو ایک خوطہ جنت میں دیا جاتے گا لیکن جنت کی فضاوں اور ہاؤں میں پہنچا کر فرما نکال لیا جاتے گا) اور اس سے کہا جاتے گا کہ اُنے اُدم کے فرزند اکیا کبھی تو نے کوئی دکھد کیا تو اور کیا تجد پر کوئی دور شدت اور تکلیف کا لذرا سے پس وہ کہتا، نہیں خدا کی قسم لے میرے پروردگار اچھے پر کبھی کوئی تکلیف نہیں گزرا ہے اور میں نے مجھی کسی تکلیف کامنہ نہیں دیکھا۔ (سلم)

(تشریح) مطلب یہ ہے کہ دوزخ کا عذاب اساخت ہے کہ اسکا ایک لمغمغم جھر کے میش و راحت کو بھلا دے گا اور جنت میں وہ راحت اور وہ عیش ہے کہ اُس میں قدم رکھتے ہی اُدمی غر جھر کے ساتھ کُکھ اور ساری لکفیں ٹھوول جاتے گا۔

(۷) عَنْ سَهْرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَنَهُمْ مَنْ تَأْخُذُنَّهُ النَّاسُ إِلَى الْعَبَيْدِ وَمَنْهُمْ مَنْ تَلْهُذُهُ النَّارُ إِلَى سَبَبَيْنِهِ وَمَنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّاسُ إِلَى حَجَرَتَيْهِ وَمَنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوَتَهُ — (رواہ مسلم)

(ترجمہ) سمرة بن جنبد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ دوزخوں میں سے بعض وہ ہوں گے جن کو پکڑے کی اُگ اُن کے تھنوں تک۔ اور بعض وہ ہوں گے کہ جنکو پکڑے کی اُگ اُن کے زانوں تک۔ اور بعض وہ ہوں گے جنکو پکڑے کی اُگ اُن کی مکری۔ اور بعض وہ ہوں گے جنکو پکڑے کی آٹل اُن کی ہنسٹی تک۔ اور بعض وہ ہوں گے جنکو پکڑے کی

أَيُّهَا النَّاسُ إِذْ كُوْنُ أَفَرَانَ لَمْ سُتْهِنِقُ اهْتَبَالُكُوْنُ أَفَانَ أَهْلَ
النَّاسِ بِيَنْكُونُ فِي الْمَارِحَى شَيْئَنْ دُوْعَهُمْ فِي وَجْهِهِمْ
كَمَا تَهْلَجَدَ أَوْلُ حَتَّى تَقْطُعَ الدَّارِمَعْ فَسِيلَ الدِّرَمَاءُ
فَقَعْدَهُمْ عَيْنُونْ فَلَوْكَانَ سُفَنَاً أَشْرَحَيْتَ فِي هَامَاجَرَاتَ۔
(رسالة البغوي في شرح السنة)

(ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطاب میں فرمایا کہ اے لوگو! (رسالہ علیہ وسلم کے عذاب کے خوف سے) خوب رہو۔ اور اگر تم یہ نہ کرو سکو یعنی اگر حقیقی گریبی کی کیفیت تم پر طاری نہ ہو (کیونکہ وہ ایسی اختیاری چیز ہے) ہے کہ آدمی جب چلے ہے اُس کو اپنے اندر پیدا کر سکے تو پھر (اللہ کے) تکلف سے روہو۔ اور
کاخیاں کر کے) تکلف سے روہو۔ اور
رومنے کی شکل بناؤ۔ کیونکہ دوزخی
دوزخ میں اتنا رہیں گے، اتنا

رویں گے کہ اُن کے چہروں پر
اُن کے آنسو ایسے ہیں گے کہ
گویا وہ (بھی ہوتی) نالیاں ہیں
یہاں تک کہ آنسو تم ہو جائیں گے
اور پھر آنسوؤں کی جگہ، خون ہیسگا
اور پھر اُس خون بہنے سے) آنکھوں
خوراک بنے گا، اگر اُس کا ایک قطرہ اس نیا
میں ٹپک جائے تو زمین پر بنے والوں کے سامنے
اور زیادہ خون جاری ہو گا۔ اور ان دوزخوں کے
ان آنسوؤں اور خون کی مجروبی مقدار اتنی ہو گی کہ (اللہ کے)
اُس میں چلانی جائیں تو خوب چلیں۔ (شرح سنہ)

(شوییح) حدیث کامقصد ہے کہ دوزخ میں اتنا دکھ اور ایسا عذاب ہو گا کہ آنکھیں آنسوؤں کا ذبح و ختم کر کو خون رو دیں گے۔ اور اس سلسل رومنے سے اُن میں زخم پڑ جائیں گے پس وہاں کے اس دکھ اور عذاب سے۔ اور آنسوؤں کا اور خون کا دبایا بہانے والے اس رومنے سے بچنے کے لئے اُدھیوں کو چاہئے کہ وہ یہاں اپنے اندر خدا کا خوف پیدا کریں اور روئیں سو و سی ایک حدیث میں ہے کہ "لَمْ يَجِدْ النَّازِرَ مِنْ بَيْنِ عَشَيْتِ اللَّهِ

وَهَاسْ قَدْرَ بَدْلَوْارِ ہو گی کہ) اگر اس کا ایک ڈول دنیا میں بہادر یا جلتے تو ساری دنیا (اس کی سڑاہند سے) بدلدار ہو جا۔ (ترنی) (۲۷) عن ابن عباس اے اُن سر مول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن علیہ الاطیۃ القوانین حن تقایتہ و کہ مُمُوتْنَ إِلَّا وَأَنْتَمْ مُسْلِمُونَ ه قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ قَطْرَةً مِنْ التَّرَقِيَّةِ وَكَانَ
فِي ذَاهِرِ الدَّنِيَا لَكَ مُسْدَدَّتْ حَلَّةً أَهْلَ الْأَرْضِ مَعَ
شَعْمٍ مَلِيفٍ بِمَنْ يَكُونُ طَعَامَهُ۔ (رسالة الترمذی)
(ترجمہ) حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی "القوانین حن
قَاتِيَّهُ وَلَأَمُوتُنَ الَّذِي وَأَنْتَمْ مُسْلِمُونَ" (رسالہ
سے ڈرو، جیسا کہ اُس سے ڈرنے کا حق ہے
اوہ فیصلہ کر لو کہ ہرگز نہ رونگے مگر اس
حال میں کہ مسلم (اللہ کے فیلم بذریعہ
بنے) ہو گے) — اور اللہ سے
اوہ اُس کے ڈنڈاں سے ڈرنے
کے سلسلے میں، آپ سے بیان فرمایا۔
کہ "رَوْمَدْ جِنْ كَعْلُونَ قَرَنِيْمَيْدْ
میں ہے کہ وہ" تم میں پیدا ہو گیوا لہ
ایک درخت ہے۔ اور وہ دوزخوں کی
مکتبہ بھلی (یوں دریپی)

یر ایک شامی عالم کی معركة الارض تصنیف ہے جس میں حدیث کی
تاریخ پر محققا نہ رہی ڈالنے کے ملادہ ۴۰ عابران اور تابعین وغیرہ کے
طریقہ عمل اور دیگر متعلقہ پہلوؤں پر سیر حمل گفتگو کی تھی ہے تام
دلاں قرآن و حدیث کے حوالوں سے دلپذیر اندازیں پیش
کرتے گئے ہیں۔ قیمت دو روپے چار آنے ہیں
ایک درخت ہے۔ اور وہ دوزخوں کی
خوراک بنے گا، اگر اُس کا ایک قطرہ اس نیا
میں ٹپک جائے تو زمین پر بنے والوں کے سامنے
سامان زندگی کو خراب کر دے۔ پس کیا گذرے گی اُس شخص چرسکا
کھانا وہی قوم ہو گا۔ (ترنی)

(شتریم) مطلب یہ ہے کہ ز قوم اس قدر گندی اور زہری اور زیر
ہے کہ اگر اس کا ایک قطرہ ہماری اس دنیا میں ٹپک جائے تو یہاں
کی تمام چیزیں اس کی بدبو اور گندگی اور زہریلیے پر سے متاثر
ہو جائیں۔ اور ہمارے کھانے پینے کی ساری چیزیں خراب ہو جائیں
پس سوچنے کی بات ہے کہ یہ ز قوم جس کو کھانا پڑے گا اُس پر کیا
گذرے گی۔

(۲۸) عَنْ أَشْرَفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَلَائِكَ يَا

حثیٰ یعوادَ اللہِ فی الصُّرُومِ۔ (یعنی جو ہیں اللہ کے خوف سے روئے گا۔ وہ ہرگزِ دوزخ میں نہیں جاتے گا)۔

بپر حال اللہ کے خوف سے روئنا اور اگر رونما نہ آئے تو ہر ہی صورت ہی بناتا۔ اللہ کے رحم کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا خاص ریحہ ہے۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچانے والے خاص اعمال میں یہ۔

(۹) عَنْ أَنَّشَمَّانَ بْنِ شَيْرَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَّهُ مِنْ مُكْرِمِ النَّاسِ أَنْ لَا يَرْجِعْ إِلَيْهِمْ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُولُ لَهَا حَتَّى لَوْ قَامَ فِي مَقَامِهِ هُدْنَا سَمِعْتَهُ أَهْلَ الشَّوْقِ وَحَتَّى سَقَطَتْ خَوِيمَةُ كَافَّةٍ عَلَيْكَ عِنْدَ رَجْلِيهِ (رسوطۃ الداری)

(ترجمہ) حضرت نعمن بن بشیر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمعنا۔ آپ رابنے ایک خطاب میں فرمائتے تھے:- میں نے تمہیں آتشِ دوزخ سے بخوار کر دیا ہے۔ میں تمہیں دوزخ کے عذاب سے آکا ہو کر دیا ہے۔ آپ یہی کلمہ بار بار فرماتے تھے۔ دیگر حدیث کے روایتی نعمن بن بشیر کہتے ہیں کہ آپ یہ بات آنی بلند آواز سے فرمائے تھے کہ اگر آپ اس جگہ ہوتے، جہاں پر اس وقت میں ہوں (اور یہاں سے فرشتے) تو بازار واسے بھی آپ کے اس ارشاد کو سنبھالتے۔ اور اس وقت آپ پر خود سرماوشی کی ایک خاص کیفیت طاری تھی) پہاٹک کر آپ کی بھلی جو اس وقت آپ اٹھتے تھے۔ آپ کے قدموں کے پاس آگری (دارمی)

(رسوی) بعض خطابات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی خاص کیفیت ہوتی تھی۔ صحابہ کرمؓ اس کی گوشش زمانے تھے کہ ان خطابات کی روایت کے وقت اس خاص کیفیت کو بھی کسی طرح نقل کر دیں۔ چنانچہ حضرت نعمن بن بشیر نے اسی بیان میں جو اتنی تفصیل کی تو اس سے ان کا مقصد بھی تھا کہ لوگوں کو یہی بتا دیں کہ اس خطاب کے وقت آپ کی یہ سچی مالت تھی۔ اور دوسروں کو دوزخ سے ڈراتے ہوئے آپ خود انتہا نہ ہوتے تھے۔

جَهَنَّمَ وَرَوْنَاحَ كَمَا يَمِيلُ إِيمَانُهُمْ إِبْرَاهِيمَ! حُسَرَّيْرَةُ

قالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْقَتِ النَّارُ بِالشَّهْوَاتِ وَحْقَتِ الْجَنَّةُ بِالْمُكَافَرِ (ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوزخ شہوات ولذات سے گھیر دی گئی ہے۔ اور جنتِ تھیتوں اور مشقتوں سے گھری ہوئی ہے۔ (بخاری وسلم)

رَشْرَى (رسوی) مطلب یہ ہے کہ معاصی یعنی جو اعمال انسان کو دوزخ میں پہنچانے والے ہیں ان میں عموماً نفس کی شہوت ولذات کا بڑا سامنا ہے۔ اور طاعات یعنی جو اعمال انسان کو جنت کا سبق بنانے والے ہیں وہ عموماً نفس انسانی کے لئے شائق اور گمراہیں پس خچوراں کی خواہشوں سے غلوب ہو کر معاصی کا ارتکاب کرے گا اس کا شکنکا نادوزخ ہو گا۔ اور اللہ کا جو بندہ اللہ کی فرمادی بیداری کی مشقتوں کو برداشت کرے گا اور خواہشوں والی خونگوار اور لذتیں زندگی کے بجائے احکامِ الہی کی اطاعت والی بجا ہو کی زندگی گذاشتے گا وہ جنت میں اپنا مقام حاصل کرے گا۔ اس سے انگلی حدیث میں اسی حقیقت کو ایک اور عنوان سے اور کسی قدر تفصیل سے بیان فرمایا گیا ہے۔

(۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ السَّيِّدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجَبْرِيلَ اذْهَبْ قَاطِنَّهُ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَأَلَمْ يَرَهَا فَقَالَ لِجَبْرِيلَ اذْهَبْ مَعَهُمْ جَاءَهُ فَقَالَ أَنْتَ رَبِّ دِعَرَتِكَ لَعَلَّكَ لِيَتَعَمَّمُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَقَّهُمَا بِالْمُكَافَرِ ثُمَّ قَالَ لِجَبْرِيلَ اذْهَبْ فَإِنَّهُمْ إِلَيْهَا قَاتَلَ أَنَّهُ رَبِّ فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ أَنَّهُ رَبِّ سَرِّتِكَ لَعَلَّكَ لَتَعْلَمُ بِهَا ثُمَّ حَمَّأَهُمْ فَقَالَ لِجَبْرِيلَ اذْهَبْ فَلَمَّا حَمَّأَهُمْ بِالشَّهْوَاتِ ثُمَّ قَالَ لِجَبْرِيلَ اذْهَبْ فَإِنَّهُمْ إِلَيْهَا قَاتَلَ أَنَّهُ رَبِّ رَبِّتِكَ لَعَلَّكَ لَتَعْلَمُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَقَّهُمَا بِالْمُكَافَرِ ثُمَّ قَالَ لِجَبْرِيلَ اذْهَبْ فَإِنَّهُمْ إِلَيْهَا قَاتَلَ أَنَّهُ رَبِّ رَبِّتِكَ لَعَلَّكَ لَتَعْلَمُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَقَّهُمَا بِالْمُكَافَرِ (ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں ازواج دا سامنہ کے عذاب کے جو سامان پیدا کئے ہیں ان کو دیکھو، چنانچہ وہ گئے اور جاکر ہس کو دیکھا۔ اور اگر عرض کیسا، خداوند! آپ کی عزت کی قسم دا اپ نے دوزخ کو تو ایسا بنایا ہے کہ میرا خیال ہے کہ جو کوئی بھی اس کا حال سنے گا وہ بھی بھی اس میں نہ جاتے گا۔ (یعنی ایسے کاموں کے پاس نہیں جاتے گا۔ جو آدمی کو دوزخ میں پہنچانے والے ہیں) — اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو شہوات اور نفسانی ولادات سے گھیر دیا۔ مطلب یہ ہے کہ نفسانی خواہشات والے وہ اعمال جن میں انسان کی طبیعت اور پھر اللہ تعالیٰ نے جو شہوات اور اس طرح جنم کی طرف جانے کے لئے ایک بڑی کشش پیدا ہوئی اور جو باڑہ لگائی تھی اُس کو دیکھا اور آگر عرض کیا۔ خداوند! آپ کی عزت و جلال کی قسم! اب تو مجھے ڈھنے کے سب انسان اُسی میں نہ پہنچ جائیں۔ مطلب یہ ہے کہ جن شہوات و ولادات سے آپ از جنم کو گھیر دیا ہے اُن میں نفس رکھنے والے انسانوں کے لئے اتنی زبرد کشش ہے کہ ان سے مگنا بہت مشکل ہے۔ اور اس نے خطر میں کہ بچاری ساری اولاد اُدم ننسانی ولادات و شہوات کی کشش سے منکوب ہو کر دوزخ ہی میں نہ پہنچ جائے۔ (ترجمہ "البداؤ دنیا") (تشویح) حدیث کا صل مقصود اور اس میں چلائے خاص سبق یہ ہے کہ نفسانی خواہشات جو بظاہر بڑی الذین اور بڑی مخدوش ہیں۔ ہم جان میں کہ ان کا جامِ درخ کا دردناک خدا بیسے جس کا ایک لمحہ زندگی بھر کے عیشوں کو مبتلا ہے گا۔ اور احکام اُنہی کی پارہنڈی دالی زندگی جس میں ہمارے نفسوں کو گرانی اور سختی محروم ہوتی ہے اس کا جام اور مٹھی جنت ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ کے 2 عیش و راحت کے وہ سامان ہیں جن کی دنیا کے کسی انسان کو نہ کبھی نہیں لگی ہے۔

(۱۲) هَنَّ أَنِيْ هُمَّا يَرِدُّهُ قَالَ قَالَ سَرْمُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا مُكَبِّرُهُ وَ سَلَمَّا مَا ذَأَبَتْ مِنْهُ مِنْ شَيْءٍ إِنَّا نَأْمَّهُ مَا بَرَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنَّجْنَتْهُ نَأْمَطَلَّبُهُ — (رواہ الترمذی)

علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ، جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو بنایا تو انہوں فرشتے جو بیتل سے فرمایا کہ تم جاؤ اور اس کو دیکھو کہ ہم نے اسکو کیسا بنایا ہے۔ اور اس میں کسی سیئی تعیش پیدا کی ہیں، (چنانچہ وہ گئے اور انہوں نے جاکر جنت کو اور راحت و لذت کے ان سامانوں کو دیکھا جو اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے اس میں تیار کئے ہیں۔ اور پھر حق تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہوتے اور عرض کیا کہ خداوند! آپ کی عزت و عظمت کی قسم دا اپ نے تو جنت کو ایسا حسین بنایا ہے اور اس میں راحت و لذت کے لئے ایسے سامان پیدا کئے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ جو کوئی بھی اس کا حال سن پاتے گا وہ اس میں ضرور پہنچ گا (یعنی اس کا حال سنکروہ دل و جان سے اسکلا طالب بن جاتے گا۔ اور پھر اس میں پہنچنے کے لئے جو اچھے اعمال کرنے چاہتیں وہ پوری مستعدی کے ساتھ وہی اعمال کرے گا۔ اور جن شہرے کاموں سے بچنا چاہتے ہیں سے پوری طرح پہنچے گا۔ اور اس طرح اس میں پہنچ ہی جائے گا) پھر اللہ تعالیٰ نے اس جنت کو سختیوں اور شقتوں سے گھیر دیا۔ مطلب یہ ہے کہ جنت کے لئے بہت شاق اور گلابی کا باڑہ لگادیا جو طبیعت اور نفس کے لئے بہت شاق اور گلابی کا باڑہ لگادیا جو طبیعت اور نفس کے لئے احکام کی اعلاء کی مکانی گو عور کرنے کی شرط لگادی۔ جس میں سختیوں کو اور نفسوں کو بڑی سختی اور دشواری عکوس ہوتی ہے، اور پھر جو بیتل سے فرمایا کہ اب پھر جاؤ اور پھر اس جنت کو (اور اس کے گرد اگر لگا تھا ہوئی تھی باڑہ کو)، دیکھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں کہ — وہ پھر گئے اور جاکر پھر جنت کو دیکھا اور اس مرتبہ اک فرمایا کہ، خداوند! قسم آپ کی عزت و عظمت کی اب تو مجھے یہ ڈھنے کہ اس میں کوئی بھی نہ جائے کا مطلب یہ ہے کہ جنت میں جانے کے لئے شرعی احکام کی پابندی کی مکانی کو عور کرنے کی جو شرط اپ کی طرف سے لگائی گئی ہے وہ نفس اور نفسانی خواہشات۔ کھنے والے انسان کے لئے اتنی شاق اور اس قدر دشوار ہے کہ اس کو کوئی بھی پورا نہ کر سکے گا۔ اس لئے مجھے ڈھنے کہ اب جنت کو شاید کوئی بھی عامل نہ کر سکے گا) — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں کہ — پھر اللہ تعالیٰ نے جب دوزخ کو بنایا تو پھر جو بیتل سے فرمایا کہ — جائز اور سہاری بنائی ہوئی دوزخ کو بنا دا اور اس

ایک معرکہ الارانا در کتاب البیان فی علوم القرآن (اردو)

شہر تفسیر تفہیقانی کے صفت مولانا عبد الحق محمد دہلوی کی عظیم اشان کتاب وہی ہے جس کی توصیف میں علامہ اوزرا شاہ صاحب حسیں ملمنے یہ الفاظ لکھتے تھے کہ "اس کی نظر اگرچہ ممکن ہے مگر واقع نہیں"۔ خدا کی ذات و صفات، تنخ، ملائکہ جزا و سزا، قبر، جنت، دوزخ، نبوت والہام، بنی کی رحمانی، قوت وغیرہ کی تشریح و توضیح قرآنی معلوم و اصطلاحات ناج و مسوخ استعارہ و کنایہ اور اختلاف قرآن کی بخشیں۔ یہی وہ کتاب ہے جس کی قیمت بسبب نایابی پھیلی روپے ہو گئی تھی۔ اب مکتبہ عجمی سے جوہ روپے میں دستیاب ہو سکتی ہے (مجلد پنجم سول روپے، صفحات ۱۰۷۲ کا غذ کھانی پچھائی سب میاری)۔

لشیل و ضمد السیسل (اردو)

تصوف کے موضوع پر حکیم الامت مولانا اشرف علیؒ کے پیغمبر افادات کو زہ میں دریا کے مصداق ہیں۔ پیر کامل کی پیچان طلاقت و شریعت کی بحث۔ دستور اعلیٰ۔ آداب و حقوق۔ ہدایات وغیرہ ارشاد و بیعت کے تمام مر棹 جلسون میں یہ کتاب مفید ہے۔
قیمت آٹھ آنے (مجلد عصر)

شاہ ولی اللہ رحمۃ علیہ کی دو شہرو رکتابین اردو کے لباس میں **خیر کشمیر**

قرآن کہتا ہے:۔ یوں الحکمة من یشاء و من نیئت
الحکمة نقد او تی خیراً گثیراً (اللہ تعالیٰ جسے چاہتلے ہے
حکمت عطا فرماتا ہے اور جسے حکمت عطا کی گئی اسے "خیر کشمیر" عطا
ہوئی) شاہ صاحب کی یہ کتاب اسی آیت کا ایک پرتو ہے۔
طولی فہرست میں کے چند عنوان ملاحظہ ہوں۔ وجود کے مفہوم پر
بحث۔ قضا اور قدر کافر۔ تکوین کامفہوم۔ عرش اور ماء کی
تحقیق۔ حکمت اور دھی کا فرق۔ بنی کی حقیقت۔ قطب کی حقیقت
مقام دعوت کی تفصیل۔ مساجد کے اقسام۔ قرآن کے علم کی ت
قیسیں۔ حروف مقطعات کے معانی۔ شفاعت کی حقیقت۔ حوض
کوثر کی حقیقت۔ تہتر فرزوں کا بیان۔ اختلاف صحابہ کو وجہات
اسی نوعیت کے تقریباً دو سو عنوانات۔ صفحات ۱۰۷۲ کا غذ
سفید۔ جلد پر مبسوط ڈسٹ کور۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے۔

فیوض الرحمہن (اردو)

اس شہرہ آفاق کتاب میں شاہ صاحب نے اپنے حج دریار
کے مشاہدات بیان فرمائے ہیں۔ سفید کاغذ کے ۳۲ صفحات۔ مجلد
مع ڈسٹ کور۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنے ہے۔

شیخ الاسلام امام غزالیؒ کی شہرہ آفاق تصنیف

کیمپیاٹ سعادت

کاردو ترجمہ اکسیرید ایمت

اپ ہم سے طلب فرماسکتے ہیں۔ آپ کادین مطالبہ قیدیاً ایشہ رہے گا۔ اگر اس معرکہ الارانا کتاب کو ملاحظہ نہیں فرمائیگا۔
کاغذ کتابت طباعت سب میاری۔ قیمت مجلد پنجم پندرہ روپے وغیرہ مجلد ساٹھے بارہ روپے۔
مکتبہ عجمی (دیوبندی پی)

مسحہ درس ممتاز کا

از صکّہ ابن العرب کی

بعنض عقفت گھنٹہ قرآن کی تلاوت کرتے۔ غرضِ مرضیں ہونے کی بہت سی واضح علامتیں ان میں ہویدا ہو چکی ہیں۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ، چلتے ناولٹی میں بڑی عدمہ پچھلائی ہو۔ فرمایا۔ یہ خرافات میں چھوڑ چکا ہوں۔ تھیں بھی شورہ دیتا ہوں کہ، چھوڑو۔ میں نے حیرت سے کہا کہ خرافات! الگ پچھلی خرافات ہے تو گل آپ تاش شترخ وغیرہ کو گناہ کبیرہ ٹھہر دیں گے۔ وہ بدلے۔ کل نہیں میں آج ہی اخیں گناہ کبیرہ ٹھیس رات ہوں۔ مجھے انتہائی سنج و ندامت ہے کہ میری زندگی کے بیمار فیمتی دن گناہ و نافرمانی میں ضائع ہو گئے۔ یہ کہتے کہتے ان کی آنکھیں آنسو آگئے۔ واقعی مرض و دش پر تھا۔ ایک اور دن کا وادعہ ہے کہ میں نے عرض کیا:-

”یہ ڈاکٹر اقبال ہبی بعض شعر غلط کہتا تھا۔“

پوچھا کیسے؟

عرض کیا۔ وہ اس نے کہا ہے تا:-

جس کے سوچتے ہیں مساجد میں صفت آرتوالغیر
نام لیتا ہے الگ کوئی ہمارا تو غیر
اب دیکھتے یہ تصویر ملاحظہ فرمائیں:-

میں نے اخبارِ گھوول کران کے سامنے رکھا۔

”یہ سوڑان کے فضیلت ماب دزیر عظم سید امام علی لانہ ہری کی تصویر ہے جس میں وہ دہلي کی جامع مسجد میں نماز ادا کرنے نظر آئے ہیں۔ فرمائی کیا یہ غیر ہیں؟ الگ نہیں تو اقبال کا شعر علط ہوا۔“

اخنوں نے اخبار کا تصویر دش وال صفحہ غور سے دیکھا۔

تاسیخ نوشت امرتی ۵۵

مشریف بی۔ لے۔ بنی کام چار سال سے عجیب طرح کی بیماری میں بدلاتے۔ کبھی گھنٹوں خاموش بیٹھے آسان کو نکلتے۔ کبھی رہنے لگتے کبھی قرآن سامنے رکھ کر ایک ایک لفظ کو اس طرح دیکھتے جیسے کوئی بالکل نئی حیرت انگریز حیز سامنے آتی ہے۔ ایک داکٹر نے تجویز کیا کہ اخیں مذہبی جنون ہے۔ ایک حکیم الملک نے بھی دیکھ کر بتا کہ یہ اکدم خارجی ہوتے جا ہے ہیں۔ ایک صوفی صاحب نے فصلہ دیا کہ ان پر اعتراض کا درودہ پڑ رہا ہے۔ ان کا علاج اس کے سوا کچھ نہیں کہ با بامیغث الدین سہروردی کی درگاہ پر مدعاۃ حاضری دیا کریں۔ وہ حقیقتاً مریض تھا یا نہیں۔ یہ تو خاکسار کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن اتنا ضرور تھا کہ مریض ہونے کی کمی ناقابل تردید علامات ان میں نظر آتی تھیں۔ مثلاً پہلے حالت صحت میں وہ اڑاکی بائنکل صاف رکھا کرتے تھے۔ اور موچھیر ایک خاص ملنی جام سے کرزن فیشن کی کٹواتے تھے لیکن، اب کچھ دنوں سے موچھیں تو غائب ہو گئیں۔ اور داڑھی ایسی بڑھی جیسے موسلاطہ اس بارش میں دھان کی کھیتی لہراتی ہے۔ پہلے وہ بڑے پانچوں کا اتنا نیچا پا تجاوہ پڑا کرتے تھے کہ ہر قدم کے ساتھ ساتھ جھاڑا و دلی چلی جاتی تھی لیکن، اب اس کی جگہ چار چھانگل چوڑے پا جامے نے لے لی تھی۔ اور جھاڑا تو کیا دلتی تھے تا۔ غریبان نظر آتے تھے۔ پہلے وہ غرب کے بعد سے بارہ بیجے تک شترخ بھیلتے اور صح نسبج تک سوتے لیکن، اب غشار کی آذان ہوتے ہی ان کی رگِ رجعت پسندی پھر کرتی اور سیدھے مسجد کا منج کرتے۔ صح آذان سے پہلے اٹھتے اور نماز بامجاعت کے

لکھا جاتے گا۔“

”ٹھیک ہے۔ وہ بولے“ تیرا مطلب یہ نہیں کہ یہ تصویر اسیں الازہری کی نہیں۔ اور یہ بھی نہیں کہ یہ دزیرِ عظم سودان نہیں۔ نہیں۔ نہ اس سے انکار ہے کہ کیا جامع مسجدیں نماز ادا کر رہی ہیں۔ لیکن، میں ہمایہ چاہتا ہوں کہ سنگھر کوت پتوں میں خدائی بجاتے بندوں کی نماز پڑھتے واسے دزیرِ عظم کو اتنا تو سوچنا چاہتے تھا کہ ان کی تصویر کے نیچے اگر کسی نے“ مسٹر ادھر شیام ” یا“ مسٹر حوزت دلمٹ ” لکھ دیا تو کیا ہو گا۔ کتنا مظلوم اور تم رسیدہ ہے یہ اسلام جو اپنے تعارف کے لئے خبر نہیں اور فوگر اخنوں کا محتاج ہے!

بجھے واقعی حریت ہوتی اگر یہ نہ معلوم ہوتا کہ مسٹر شیعہ معین ہیں۔ لیکن، مرض سے انسان لاچا رہے اور یہی لاچاری ہے جیکی وجہ سے میں نے دزیرِ عظم سودان کی شان میں ان کی استاذانہ بلکہ احقة اپنے برداشت کر لیں۔ ورنہ حقیقت۔ بلکہ حقیقت سے بھی اور کی بات یہ ہے کہ دزیرِ عظم سودان اور کتنی جمال ناصر اور درسی شیخ الاسلام جیسے برگزیدہ مصحاب اقتدار کے درمیں آج بھی اسلام سر بدل ہے۔ آج بھی ہم موچھوں کو تاویڈیت ہوئے کہہ سکتے ہیں کہ اسلام زندہ باد۔ قرآن پا شدہ باد۔ خلافت درخشنده باد!

۱۱ مرتبی شمسہ:- خبر ہے:-

”شیخ عبد اللہ کی مدت نظر بندی میں مزید چھ ماہ کی توسعی“

اسی موقع کے لئے جرمی شاعر نے کہا تھا کہ:-

ایں کارا از تو آیدہ مردان چنیں کشت!

شیخ عبد اللہ کو جس ہندوستان نے“ شیر کشیر ” کا خطاب دیا تھا سے چاہیتے کہ غلام بخشی والی کشیر کو شیروں کے باوا آدم کا خطاب عطا کرتے۔ یعنی طلب یہ کہ جو ہمارا جیالا، شیر حصے شاہنشاہ کو تخت شاہی سے اٹا رکھ جوئے میں بند کر دے اور عدل و چہوریت کی مدد کے بغیر سی اس قید بے میعاد کے سلسلہ الذہب کوہ نفس نفیس قائم و دائم رکھے اس کی شجاعت شیر سے تو ہر حال نزیادہ ہوئی اب پچھوٹ کے نے زیادہ قوی اور خوفناک جا لوز صرف گینڈا ہو چکے

بہت سی مختلف تصویریں تھیں۔ جن میں سے ایک فضیلت آب دزیرِ عظم سودان کی تھی۔ جن میں وہ نئے سرکوت پتوں میں فرشتہ نہ ازاد ادا کر رہے تھے۔ مسٹر شیعہ نے کافی در صفوہ کو ملاحظہ کر کر فرمایا“ مجھے تو اس صفوہ پر کسی مسلمان کی تصویر نظر نہیں آتی۔“

میرے دل کو دھکا سلا لگا کیونکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ مرضی کی شدت سے غریب کی بنیاتی بھی مزروع پڑتی جا رہی تھی میں نے تصویر پر انکلی رکھی اور اس کے نیچے دی ہوئی عبارت دکھائی۔ وہ بولے:-

” یہ تصویر اور عبارت تو میں بھی دیکھ رکھا ہوں لیکن ہم نہیں جانتا کہ اگر ایک ہوائی جہاز کی تصویر کے نیچے یہ لکھ دیا جاتے کہ وہ جنت کی چڑیا ہے تو ہوائی جہاز جنت کی چڑیا بجا یہ کا؟“ بجھے ہنسی آئی۔ آہ بیچارہ مریض۔

” دیکھو صاحب زادے۔ اس طرح کی باتیں تھیں پاکل کا بھوکے چھپوڑیں گی۔ اخباروں میں تصویریں غلط نہیں تھیں اور یہ تو آنکھوں دیکھی بات ہے کہ دزیرِ عظم سودان دلی تشریف لائے تھے اور انکوں نے صرف جامع مسجد کو اپنے قدم میں لے زور سے لے وازا۔ بلکہ اس تاریخی سعید میر، ممتاز ادا کر کے شاہ جہان نہیں کی باد تازہ کر دی۔ واقعی یہ لوگ اگر انہی بے شاہزادوں نیات اور ملکی و سیاسی ذمہ داریوں کے باوجود ایک دو وقت کی نماز کا وقت نکال لیتے ہیں تو ٹڑا کام کرتے ہیں۔ لا یک گھافہ اللہ نفساً الا و سعماً۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے ذمہ اتنی ہی ذمہ رہی ڈالی ہے جتنی اس کے لئے ہو۔“

مسٹر شیعہ اس طرح میری طرف دیکھ رہے تھے جیسے کچھ بھی ہمیں نہ ہے۔ اچانک بولے۔

” اچھا فرض کیجئے ہم تصویر کے نیچے کمکھی ہوئی عبارت کا انہی عبارت لکھ دیں۔ ” مسٹر مکن لال گھوش بھیگوان کی مورتی کو قدموں میں بیٹھ گیا ہے میں۔“ یا مثلاً ” مسٹر البرٹ افونی گر جا میں اتوار کی نماز ادا کر رہے ہیں۔“ تب آپ کو کہ اعتساد اضافہ ہو گا؟“

عجیب احقة اپنے بات تھی۔ میں نے چھپا کے کہا۔“ کیا انکھوں بکتے ہو۔ اسے بھی جس کی تصویر ہے اسی کا جام تو

کر کے صاحب ایک مرد کا ایک عورت کو بھی بنا کر اپنے لئے مخصوص کر لینا علیوری اپنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ یا ایک گھری فرازارت پر ایک ہی وزیر کو بھانا علیحدگی پسندی کا جذبہ پیدا کرتا ہے؟ تو آپ یا مسٹر ہنرمن تھیا کیا جواب دیں گے علیحدگی پسندی اگر تم بھی یا اپنے درود جنم کی کوئی سیلی ہے تو اس سے نجات پانے کی موجودہ علم و مائن کے پاس تو کوئی ترکیب نہیں۔ اردو کے شہر و آفاق کرم فرج اجانب مسلمان جی اور سپور نامند بھی اتنی ورنی اور حسین دلیل اردو کی خالفت میں نہ لاسکے۔ میں اپیل کرتا ہوں اپنی نیک دل انصاف پر ورقہ سب شناس اور نہنٹ سے کہ عالی جانب وزیر سیمور کو دکالت کا نوبی پر انتزاع طکار کے سپریم کورٹ سے بھی اونچی کسی عدالت کا مطلق المعنان حج مقرر کر دیا جائے اور جب آپ انتقال فرایاں تو اہرام مصر کے پابنانوں سے می تیار کرنے کا قائم اول کام سالم منگا کر آپ کی لاش کو گھر گرانا یہ کی طرح محفوظ رکھا جائے اور آپ کا بُت امریکے اس اسلامی میں نصب کرایا جائے جیس دنیا کی اہم اور اہم ترین کیتی نسبت ہیں۔

اردو دشمنی اور عناد ہماری سیکوریٹیٹ کے فرخ دل سپوتوں کے رگ و ریشہ میں جس طرح رچا ہوا ہے اس کا ذکر تو اب فرسودہ ہو گیا اور مجھ بھی صابر قائم کے اہل بصیرت نے خوب سمجھا یا ہے کہ عدل و انصاف اور عقل دایسان کا اس معاملہ میں دخل نہیں۔ ہر چکاد ہی جو عناد و غصہ کا نہ آضافہ ہے۔ لیکن اس وقت طبیعت ہنرمن جی کے طرز استدلال پر ترطیب اٹھی اور بُت احتیا پیمانہ بطور دادنکلیں گے، ورنہ۔

ستم گر تجھ سے ایم کرم ہو گی جھیں ہو گی
ہمیں تو دیکھتا ہے کہ تو قابل ہماں تک ہے!

۲۴ امرتی ۵۵۶ع: - منادی والا اکھتا ہے:-
”چھاتا کو تم پیدہ کی طھا تی ہزار دیں مالکہ ملکاری طور پر منانی جاتے گی ہر کمزی حکومت اور پری کی صوباتی حکومت تھیں لگا رہی ہیں۔ بیرونی مالک سے دس ہزار یا تریوں کو اکھڑا ہوئی توقع“

اور گینڈے کی ناک پر ایک سینگ ہو کرتا ہے جو فلام بختی جس کی ناک پر نہیں ہے۔ ہندوں کی عایم المشائ اور شیرا فنکن شیعات کی ترجیحی کے لئے ٹھریوں کا باو ادم ”ہی ہوزوں ہو سکتا ہے۔ بہادری کے ساتھ بخشی صاحب کے انداز میں ایک نداز مشوقانہ بھی ہے۔ یعنی تدبیت نظر بندی میں بعض ہمیں کا اضداد فرمائیں ورنہ اگر سالوں بلکہ صدیوں کا اضداد اکدم کر دیں تو میں ، یا جو اہر لال اس میں کیا کر سکتے ہیں۔ جو اہر لال کا جہانگیر تعلق ہو تو یہ شک وہ ہندوستان کی بہادر فوج فراز کے مالک اور شاہ بے تحفہ ہیں۔ لیکن اخلاق کا جتنا سر رایا ان کے پاس تھا وہ سب کا سب خیر کیلی سیاست تحریکیاں اور دیگر لا تسد اوسیں جہا بنا فی لگ گیا۔ اب اپنے پر انسے دوست شیخ عبداللہ کو اپنے اخلاق سے نوازنے کے لئے ان کے پاس تو لہ بھر بھی اخلاق بچا ہوا ہیں ورنہ اساس اخیں بھی ہے کہ عدالتی کا رروائی کے بغیر ان کے دیرینہ دوست کی نظر بندی ان سے ایک اخلاق آئیز اتاماں کی اپیل کرتی ہے۔ اخلاق بچارہ خرچ ہو گیا۔ ہائی اخلاق واسے اخلاق!؟

۳۴ امرتی ۵۵۷ع: - سیمور کے وزیر اعلیٰ مسٹر ہنرمن تھیں اسے یہ حیرت انگریزی امکنات فرمایا ہے کہ کسی علاقائی زبان کی تعلیم (یعنی اردو کی تعلیم) علیحدگی پسندی کے بند بات پیدا کری ہے۔ سن افکار لئکاٹ سے جو نکلا باوں گزر کا نکلا۔ مگریہ وزیر اعلیٰ ترین گزر کے معلوم ہوتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ اگر بھی فرازارت کے ایسے بدھی مان دکالت کا پیشہ اقتدار کر لیتے اور انہیں بھیت کے خلاف ایسی ہی انقلاب انگریز دلیلیں دیتے جیسی کہ انہوں نے اردو کے خلاف دی ہے تو یقین ہے کہ ہر جوری کی زیر الاقنانتی پا جاتا۔ ہر قروڑ کو سوال کی جیں ہوتی۔ ہر جب کسرا سائبیریا پیش ہو جاتا اور آخرا کار جگروں کے قحط سے عدالتیں بت دہ جاتیں اسے تو چھوڑ دیتے کہ بنگالی هر ہٹی ناول اور دیگر علاقائی زبانوں کی تعلیم سے بھی علیحدگی پسند کا خوفناک جذبہ پیدا ہوتا ہے یا نہیں۔ پہلے یہ غور کیجئے کہ علیحدگی پسندی ہے کس جڑیا کا نام؟ فرض کیجئے میں ہماں ابن العرب مکی اردو میں منطق یہ عرض

اور حق شناسی کا شاہراہ بھی الگ تم میں موجود ہے تو سبے پہلے اسکی
سالگرہ مناہ۔ یا سب سے پہلے نہ سہی جہاتا بدھ کے بعد میں ہی۔
لیکن میں جانتا ہوں کہ تم ایسا نہیں کرو گے۔ نہیں کر سکتے۔ تھا لہا
سیکولر ازم اپنی بنیادوں میں تمام مذاہب کی یکسانیت کی بجائے
خاص نہیں اور خاص کچھ اور خاص تہذیب و ثقافت کا ماہ الحمد
جذب کئے ہوتے ہے۔ تھا اہم اعلیٰ یہ ہے کہ اگر کوئی مجھے حیاتی طا
"یا تری" کی جگہ "ناز" بول دے اور ریڈ یو اسٹشن کے عوض منسلک
کہہ دے تو تمہارے سیکولر ازم کے بستر میں کمین پڑ جاتی ہیں۔ تم
جہاتا بدھ کی سالگرہ پر میں بھیں لاکھروپہ نہیات شوق سے صرف
کر سکتے ہوں۔ لیکن، محمد کی سالگرہ کے نام پر تھیں سانپ سوچ جائیگا
ترہم بھے نہ تم آتے کہاں سے
لپینہ پوچھتے اپنی جیسے!

۵ ارٹی ۵۵ء۔ - مولوی تیز الدین کے بیرونی فیض در

کورٹ کے سامنے فرایا۔

"گورنر جنرل پاکستان کو کافی طیوبت اسمبلی توڑنے
کا حق نہیں پہنچتا"

خوب! کافی طیوبت اسمبلی کو تو یہ حق پہنچتا ہے کہ بے گناہ
انسانوں کو پہلے سزا کے موٹ دے۔ پھر جو دہ سال کی قید کا شیطیہ
اسمبلی کو تو یہ حق پہنچتا ہے کہ اُس قرارداد مقامہ کی موجودگی میں جو
 واضح الفاظ میں کہتی ہے کہ "پاکستانی آئین قرآن و سنت کی مطابق
ہو گا"۔ سود کے اداروں اور سٹے کے بازاروں اور راگ نگ
کی خلوں کو عنایات خاص سے نوازے۔ لیکن گورنر جنرل۔ یعنی
شہنشاہ پاکستان کو اسمبلی توڑنے کا بھی حق نہیں پہنچتا!

دیکھتے نا۔ وہ کسی نے کہا تھا کہ یہ تو پچھے ہوئی آئی ہر جز
تو بھائی قانون اور انصاف اور جمہوریت اور ایمان اور کی آج
کل نام ہے اُس کا لی بھیں کا جولاٹھی دیکھ کر دو دہ دتی ہے جتنک
آپ کا موقع پڑا آپ نے قرآن و سنت کی من مانی تعمیریں کیں۔
اسلام سے گھنٹے کی طرح پھیلے۔ جمہوریت کو چھٹے کی طرح جیادا اب کرنے
پہنچیں کا نہیں کا تو فریاد و واٹا کیوں؟ اور فریاد و واٹا کرنے سے
پہنچ کر علم و عقل کوئی طریقہ استدلال نہ بناسکے۔ انصاف

لے کہتے ہیں کہ طاقت ور مالے اور رونے نہیں! ہم
جیسے فیقر میں لوگوں کو تو خیر اس پر کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ کیونکہ
ہم تو پہلے ہی بھارتی سیکولر ازم کے مظہر یہ مجھے ہوتے ہیں کہ،
اقتلدار کی سمندر پر بیٹھنے والے ان دا آتا جو کچھ بھی کہیں اور کہیں
میں سیکولر ازم ہے۔ حتیٰ کہ اسکو لوں میں خاص بھارتی تصورات
پیدا کرنے والی کتابیں اور پاچین سیکولر ازم کے گیت اور گاتے
کی قصہ باتی کی عملاً بندش اور جہازوں کو سمندر میں اُنمکتے ہوتے
اشلوک اور گونا گون مذہبی سرگرمیاں سب بھارتی سیکولر ازم
میں داخل ہیں۔ لیکن، اُن بزرگوں کے خیال سے دل بھرا تھے
جو کہا کرتے تھے اور کہا کرتے ہیں کہ بھارت کا بڑھنے آئین ہر بھارتی
کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ ہر زندہ بہب اس کے نزدیک بکسان
سلوک کا حق ہے۔ وہ جنت کا میوہ ہے۔ وہ نعمت غیر ترقیتی
ہے۔ وہ ایسا ہے ڈبل پیسائے۔ اب کہاں ہے آئین کی وہ ایک
اکھو۔ اب کہاں ہے سیکولر ازم کی یکسانیت اور مساوات۔ کوئی
بڑی سے بڑی تاویل اگر اب اقتدار کر سکتے ہیں تو یہ کر سکتے ہیں
کہ جہاتا بدھ کی سالگرہ باعتبار مذہبی رہنماء کے نہیں منائی جائی
 بلکہ بھیثت ایک سماجی رہنماء اور برگزیدہ انسان کے منائی جائی
چے۔ لیکن، کیا یہ تاویل دنیا کے دیکھ سماجی رہنماؤں اور برگزیدہ
انسانوں کے باسے میں کار آمد نہیں ہوتی؟ جہاتا بدھ اور عیسیے
مسیح اور دیگر رہبران کرام کی عظمت و حقیقت کے صحیح تر علم کے
لئے تو دنیا کے پاس کوئی مفضل اور مدلل ذریعہ موجود نہیں۔ پھر
یہ پڑنے بھی کافی ہو گتے۔ اب سے تقریباً چودہ سو برس پہلے اسی
سرزی میں مشرق میں ایک انسان پیدا ہوا تھا۔ محمد بن عبید الدا
وہ انسان جس کی سیرت جس کی مشن جس کی خصوصیات کو دنیا کے
کسی بھی انسان سے زیادہ جاتا اور مانا جاتا ہے۔ وہ انسان جس نے
تاریخ کا کوش مور دیا۔ وہ انسان جس نے گھری تاریکی کے سمندر میں
نوڑ کا وہ فلک بوس سینا رہ بنایا جسے مادرزاد اندھے بھی دیکھ سکتے
ہیں۔ تم اسے پیغمبر نما، اصرفت ریفارمر اور انسان کی جیثیت سے
دیکھو۔ اس کی زندگی اور دعوت اور پیغام اور اخلاق و عادات
کے صحیح تر علم کے لئے وہ ناقابل تروید دلائل موجود ہیں جن سے
بڑھ کر علم و عقل کوئی طریقہ استدلال نہ بناسکے۔ انصاف

از سر تو تنظیم کرتا چاہتی ہے۔ ضروری کچھ۔ میکن یہ جو ارادہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ”پولیس والوں کی اخلاقی حالت کا سدھار حکومت کا اصلی نشانہ ہے۔ تو بتایا جاتے کہ ”اخلاقی حالت“ کس جائز کا نام ہے۔ جو سیکلر حکومت اس حد تک ”غیر اخلاقی“ ہو کر اپنے باپ جہاتا گا نہی کے شراب بندی میشن کو بھی طگوں کی خاطر بالائے طاق رکھ چکی ہو۔ جو اس حد تک روادار ہو کر دلیں اور سترے اور طوائفوں کو مینا باز اس کے دامن میں سکھ لے جاؤں بلکہ قانونی تعادون و امداد کے ساتھ پر درش پاسئے ہوں وہ پولیس والوں کی اخلاقی حالت کے پچھے کیوں پڑی ہے۔ کسی نیادی اصول اخلاق کو نہ تسلیم کرنے والوں کے لیے اخلاق اس سے زیادہ کیلئے کرتے تشریف رکھیے، کھانا تادول فرمائیے۔ یا زیادہ سے زیادہ یہ کوچھ بلیک مارکیٹ، جوے رشوٹ اور شراب فروشی وغیرہ سوکھائیے اس میں سے ایک معقول حصہ خداوند ان اخلاق کو بھی دیکھیجئے اسی نظریہ سے ہماری حکومت میں شراب کی دوسریں ہیں سجاہت اور ناجائز۔ جوے کی دوسریں ہیں حلال اور حرام۔ محنت فروشی کی دوسریں ہیں۔ مباح اور منحوٹ۔

پولیس یحواری اگرچہ مظاہم اور بد عنوانیاں کرتی ہے تو ضرور تاگرتی ہے۔ مصلحتاً کرتی ہے۔ عادۃ گرتی ہے۔ اخلاق سے اس کا کیا جوڑ۔ اور اگر اخلاق سے واقعی اس کا کوئی جوڑ ہے تو اخلاق کی اصلاح کرنے والی سب سے پرانی نیشنی بینیار حرص کو دفن کر دینے کے بعد کیا امریکہ یا روس سے کوئی نیشنی نیشن اصلاح کرنے والی منگالی ہے۔ شخص تنظیم اور جابرانہ تو این تو انسانی خوفضیلوں نا انصافیوں اور شرارتوں کو نہیں روک سکتے۔ کیونکہ ان سب کوٹ پیلوں کی بگ ڈور اُس نفس لیعن کے ہاتھیں ہے جو قانونی توب کی زد سے درد شریکے اندر رچپا بیٹھا ہے۔

بہر حال اخلاقی حالت مدارسے نہ سدھرے۔ پولیس کی اصلاح ہونے ہو۔ ہمارے کامگیری دھرم اتاوں کی ساکھ نام نکھنے کے لیے اس طرح کی خبریں نہایت مفید اور لفڑیں ہیں!

۱۸ امریٰ ۵۵۶: جعل شرمنی:-

کی بسم اللہ اعلیٰ پیمانہ پر آپ ہی نے کی تھی۔ آپ ہی کے نزیر سایہ فوجی عدالت نے ہزاروں انسانوں کے محوب رہنماؤں کو چھاٹی اور چودہ سال کی سزا کا تھا گردانا تھا۔ اب گورنمنٹ کے زیر سایہ اگر فیڈرل کورٹ آپ کے خلاف فیصلہ دیتا ہے تو یہ تو آپ کو بھی ماننا پڑے گا کہ جن عدالتوں کو آپ کے چھبھوٹی ان داتا۔ فوجی عدالت“ کا نام دستے ہیں ان کی حقیقی حیثیت ایساں والصفات کی بارگاہ میں ”فیڈرل کورٹ“ جیدی میستقل بالذات عدالتوں سے ہمیں تم ہے۔ اور اہل عقل خوب جانتے ہیں کہ فرعونیت اور ہتلریٹ کو جامہ جواز ہیا نے کیلئے جاں ناہر جیسے لوگ تائیخ کے ہر در در میں فوجی عدالتیں اور ایجنسی قوانین اور سیاستی ایکٹ بناتے ہیں۔ تو پیاسے:-

(پنجی اپنی وسعت فکر و نظر کی بات ہے
جس نے جو عالم بنا دلا وہ اس کا ہو گیا)

۱۶ امریٰ ۵۵۷: مغربی جرمی کے چانسلر ہبت خوش ہیں کہ ان کا ملک آزاد ہو گیا۔ ان کا کہنا ہے کہ اس طرح امن عالم کو تقویت پہنچی ہے۔

خوش ہونے کا تو آپ کو بے شک حق ہے کیونکہ امریکہ کا ”نیٹو“ کافی خوش رنگ حملوں ہے کھلوں سے بچ خوش ہوتے ہی ہیں۔ اور اگر حق نہ بھی ہو تو آج کل حق بھائے کو کون پڑھتا ہے۔ خوش ہو جئے اور ناحی خوش ہو جئے۔ لیکن امن عالم کی تقویت کی بات آپ نے اچھی نہیں کی۔ آج کی دنیا کے کردار حضرات جتنا کچھ قول و عمل سے ظاہر کرتے ہے ہیں اس سے یہ بات پایہ تحقیق کو پہنچ گئی ہے کہ داروں کے نظریہ ارتقا کی رو سے امن ترق کرتے کرتے جنگ کے ہم منی ہو گیا ہے۔ اینٹ اپجادہ اور سرحدیاں اور بھگالہ جادو جیسی تمام مستند لغات میں امن کے معنی لکھے ہیں۔

بھ۔ ایتم۔ زہری۔ گیسیں۔ کوریا۔ فارموسا۔ پس امن عالم کو تقویت پہنچنے کا مطلب اس کے سوا کیا ہو گا کہ جنگ کے دیوتا کا وزن دڑ بیٹیں پونڈ بڑھ گیا۔

۱۷ امریٰ ۵۵۸: حکومت یوپی اپنی پولیس کی اصلاح اور

چھانسی کی سڑاٹ کے کران کی نوٹ کروڑ کی جائیداد بھی ضبط کر لی۔
چلے عقیدہ پر قدر اور رسید بحیرت ہے لوگ ہمارے مٹاٹا برلا
سے کیوں جلتے ہیں۔ ان بیماروں نے تو پڑی محنت جانشنازی سکر
کار خانے وغیرہ قائم کر کے دولت پیدا کی ہے۔ ذرا باتیے ۔۔۔ یہ
شہزادے صاحبِ رحوم آنی عظیم دولت کیاں سے لاتے جس کی صرف
زکوٰۃ سے ہی ہم جیسے دو کروڑ لا جھینہ بھر تک نصف پیٹھ مہر سکتے
ہیں، بلکہ روح افراد اور خیر و مراد وغیرہ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔
کاش قارون زندہ ہوتا تو دیکھتا کہ دولت اندوڑی کی ہوس نے
امریک، برطانیہ میں ہی نہیں، چھوٹے ٹھوٹے نایج ملکوں میں بھی اسکو
منہ پڑانے والے پیدا کر دیئے ہیں۔

”دوسری شادی کرنے والوں کے خلاف پاکستانی خواتین نے مورچہ لکا دیا۔“
ذیلی شرخی یہ ہونی چاہئے۔
”ضرورت پر پڑنے پر ایک بھم کے استعمال سے بھی گریز
نہیں کیا جاتے گا۔“
پاکستانی پریوں کی ٹھیک جہانی الجمیں ”اپرا“ ڈنکے کی چوت
کھتی ہے۔

”دوسری شادی کرنے والوں اور ان کی دوسری
بیویوں کا سوشل بائیکاٹ کیا جاتے گا۔“
اگلا اعلان یہ ہونا چاہئے۔ ”اگر سوشل بائیکاٹ کافی نہ
ہو تو معاشری اقتصادی اور صحتی تاکہ بندہ بھی کی جاتے گی۔“
مزید پر وگام یہ ہے۔

”اُن لوگوں کی تو اپنے اینٹسوں اور پھر دوں سے بھی
کی جاتے گی۔“

اس سے بھی کام نہ چلے تو اعلان کرنا چاہئے۔
”فوجی عدالتیں قائم کر کے دوسری شادی کرنے
والوں کو مع ان کی دوسری بیویوں کے چھ چینی
کی پھانسی اور اگلی جنگ عظیم تک کی جیل دیجائیگی۔“
جنگ عظیم کی میعادیں نے اس لئے مقرر کی کہ جیسے جنگ
میں لاکھوں مرد امریکے اور روس کو پیاسے ہو جائیں تو ”اپرا“
کو مجبوراً اپنی موجودہ بھم ختم کرنی ہو گی۔ کیونکہ عورتوں کی تعداد
میں فی مرد پسند رہ عورت کا تناسب پیدا ہو جانے کے باعث
عورتوں کو مردوں سے کہنا پڑے گا کہ خدا کے لئے ہمیں بھوپی بنالو
بھوپی نہیں بناتے تو داشتہ ہی بنالو۔ داشتہ بھی نہیں بناتے تو
چار اناشتہ کر لوا!

گورنمنٹ کے حکم سے دستور ساز اسمبلی کا ٹوٹنا تو پہنچی جگہ
پاکستان گیر مسئلہ تھا ہی۔ جناب محمد علی کا دوسری شادی کر لینا
اس سے بھی بڑا مسئلہ بن گیا۔ فیدرل کوٹ کو چاہئے کر لے بھی
پہنچاتے۔

”تب پوں سمجھنا چاہئے کہ اگر آدمی اتنا دل تمنہ ہو کہ اچھا کھاتا
اور اچھی اہانت کاہ میں کر سکے تو نہ تو اس کی تخلیقی ذہانت فتح
19 امر میں ۵۵۵: میں کی حکومت نے ہزارہ سیف الدین کو

۱۹ امر میں ۵۵۵: — لکھنؤ یونیورسٹی کے داں چانسلر ڈاکٹر ادا صاحب
کمل بھی نے یونیورسٹی کو روٹ کے محترمی کے سلسلے لکھنؤ یونیورسٹی کے
طلباء کی حالت کا نقشہ تخلیقی ہوتے کہا ہے۔
”طلباء تخلیقی ذہانت سے عاری ہو چکے ہیں اور اساتذہ اور
ان کے درمیان جو تعاقب رہنا چاہئے وہ اب عتمار ہے۔“
اسی طرح کی چند درجہ خامیاں بیان کرنے کے بعد وہ اس کا
صل سببیوں بیان کرتے ہیں کہ ”طلباء کی باریکی خرابی ہیں کھانا
خراب ہے اور ان کی رہائش کا معقول انتظام نہیں۔“
لے کہتے ہیں اور وکھنٹا چھوٹے آنکھ اثابت ہو اکھ جس طرح
بنا سپتی دزیروں کے موجودہ دور سعید میں یہ بالکل ضروری نہیں کہ
ضیلیت تائب و زیر حکمت ویساست کی الف۔ ب۔ تے سے بھی
و اتفق ہوں اسی طرح کسی بونیورسٹی کا داں چانسلر ہونے کے لئے
یہ بالکل ضروری نہیں کہ عالی جانب داں چانسلر صاحب حساب
اویز نظر سے بھی واقع ہوں۔

رادھا کمل بھی کے استدلال کا حامل حساب کی روشنی سے یہ
نکلا کہ خراب کھانے اور ناقص رہائش گاہ سے انسان کی تخلیقی
ذہانت فتح ہو جاتی ہے۔ وہ لکھنڈھی شہین بن جاتا ہے۔ ڈسپلین
اور اساست روکی کی جاتے نہیں اور تحریک پر مائل ہو جاتا ہے۔
تب پوں سمجھنا چاہئے کہ اگر آدمی اتنا دل تمنہ ہو کہ اچھا کھاتا
اور اچھی اہانت کاہ میں کر سکے تو نہ تو اس کی تخلیقی ذہانت فتح

چل کر انسان مقصد اعلیٰ کو حاصل کر سکتا ہے۔ اس نے حصولِ مقصد کے لئے کسی مذہب کو حق سے خارج نہیں کیا۔

خط کشیدہ عبارت میں جن تو موں کا جملہ تذکرہ ہے۔ اگر میں طا ابن العرب مکی اپنی ماغی تینی کے باعث یہ اندازہ نہ لگا سکوں کہ اصل اشارہ مسلمانوں کی طرف ہے تو قابل معافی ہوں۔ دیسے بھی ایک غرب و نایج شہری کی حیثیت میں یہ حق مجھے کہاں پہنچلتے کہ صدر الصدوار کی نیت اور اسی اضفیر کے باسے میں قیاس تقام کروں۔ بس فتحے تو نہایت ادب کے ساتھ رفت اتنا کہنا ہے کہ اگر ”سناتن دھرم“ کوئی اس طرح کامنڈہب ہے بس غالب نہ کہا تھا کہ:-

یہ موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترک رسموم

ملتیں جبست گئیں اجزائی ریاض ہو گئیں

تب تو مجھے کچھ کہنا ہے۔ آپ نے کہا۔ رعایتی سُن لیا۔ اللہ اللہ خیر ملا۔ لیکن الگی بات نہیں بلکہ ”سناتن دھرم“ واقعی کوئی ایسا مذہب ہے جسے حق کے طالب عقل و علم کی مدد سے اپناتکتے ہیں تو بھگوان کے لئے اس کے بنیادی اصول و نظریات کی ایک کتاب آپ سرکاری خرچ پر شائع کر دیں۔ تاکہ ہم جیسے علم و تہذیب حاصل کر سکیں۔ سرکاری خرچ پر کسی مذہب کی کتاب شائع کرنا یقیناً سیکولر ایزم کے منافی نہ ہو گا۔ جب کہ سرکاری خرچ پر ہما تابدہ کی سالگرہ منافی جا رہی ہے۔ اور سرکاری خرچ پر نہیں دشمن مذہبی قسم کے دورے جائز ہیں۔

آپ نے الحال جو دلیل دے رہے ہیں کہ اصل مقصد کو حاصل کرنے کے لئے مختلف راستوں میں سے جس راستے پر بھی انسان قدم لائے گا مقصد کو پا لے گا۔ مدت ہوئی میرے ایک دوست چاند خاں نے بھی ایک بڑے لیٹاری سے یہی دلیل شنی تھی اور مزید تقویت مولانا ابوالکلام آزاد کی ”ترجمان القرآن“ سے پنجی چانچہ اخنوں نے ایک دن بھر سے کہا کہ دنیا گول ہے اور جب گول ہے تو چاہتے کہ آدمی جہاں سے چلے چلتے چلتے اک دن وہیں پہنچ جائے۔ چنانچہ اس کی شہادت میں اخنوں نے کئی سانسدوں کو بیان اور کئی تاریخی سفر نامہ پیش کئے۔ مجھ میں اتنا علم کہاں تھا کہ ان کی تردید کر سکوں۔ چنانچہ وہ کہنے لگے کہ میں اپنے قلبے اپنے طے کو سیرہ

ہو گی نہ وہ خریب پسند ہو گا نہ اس پر اخلاقی زوال طاری ہو گی۔ عجیب بات ہے کہ دنیا میں جتنے معلمین اخلاق اور عمار ایں ملک و ملت اور دنیا کو بند و بالاظریات و اصول شیخے والی گذشتے ہیں ان میں سے اکثر وہ بیشتر ایسے تھے کہ تمام عمر حصن روکھی سوکھی پر گذاشتے ہے۔ اور جھونپڑیوں میں مستغلک خلیلتوں پر ان کی زندگی کٹی۔ واسطہ چانسلر صاحب کی دلیل بالکل اُس شخصیتی بھی ہے جس نے کہا تھا کہ مجع اس لئے ہوتی کمر غابوں گیا!۔ یا اس پر جو جھکڑہ بھی ہے جس نے ہاتھی کے گول نقش پا کو دیکھ کر طے خور و فتكر کے بعد کہا تھا کہ ضرور ہر نیز میں چکی کا پاٹ باندھ کر کو داہنے!!

بیان و بحث

اہم تری ۵۵۶ء:- صدر جمورویہ جناب داکٹر راجندر پر شاد ووشاو فرماتے ہیں پیچ گوکھور کے اوپر موقع ”گیتا دوار“ کے اودہ حکماں کے باہت سناتن دھرم کے۔ اور اس ارشاد گرامی کو پڑھتے ہوتے ہے یہ حقیقت سامنے رکھتے کہ عالمی جناب راجندر پر شاد صاحب صدر ہیں ایک ایسی بے دھرم حکومت کے جسے تمام مذاہب سے پی امتحن ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور یہ بھی ملاحظہ ظاہر رکھ کے ”گیتا دوار“ سی پیچ سالانہ منصوبے کا نام نہیں۔ نہ کسی عوامی پروجکٹ کا اسی گرامی ہے۔ بلکہ..... سر بلد سے بہتر ہے کہ آپ ارشاد گرامی پڑھتے۔ فرماتے ہیں:-

”یہ دھرم (سناتن دھرم) ہند وستانی چڑھ کی پیداوار ہے جو تمام مذاہب کا ایک دچھپ مجوہ ہے۔ اگرچہ ہندوستان مختلف عقائد کا ہوا وار ہے۔ مگر اس نے بعض دوسری دنیوں کی طرح مذہبی جنون کا بھی مظاہر ہو نہیں کیا۔ بھگوت گیتا تمام مذاہب کی ترکیب کا ایک شاندار مجموعہ ہے۔ یہ ہندوستان کا خاص انتیازی نشان ہے۔ اس نے کبھی خیالات پر پابندی نہیں لگائی۔ حتیٰ کی زمانے سے ہی سناتن دھرم نے شخص کو انہمار خیال کی آزادی عطا کی ہے۔ ہندوستان کا ہمیشہ سے دعویٰ رہا ہے کہ اصل مقصد کو حاصل کرنے کے لئے مختلف راستے ہیں جس راستے پر بھی انسان قدم لائے گا اصل مقصد کو پیچ باتے گا۔ سناتن دھرم نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اسی کی راہ حق اور راستی کی راہ ہے اور اسی پر

ایک آن دیکھے خدا کی اطاعت و بندگی اور اس بک پہنچے کی صحیح راہ پا جانا ہے۔ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ ایران طور ان چین اور فرانس مکہ اور ہر دارجاتے والی تمام راہیں بالآخر اسی نظر مخصوص دپر پہنچتی ہیں۔ اگر سہار نپور جانے والی ریلوے لائن کی طرح یہ سفرم اور طشدہ ہو کہ تمیں ہی مختلف راست سہار نپور جاتے ہیں تو میں کا سفر طی کہنا دارست ہو گا کہ جس راستہ پر مجھی آدمی چلے گا سہار نپور پہنچ جاتے گا۔ لیکن چاند غام کی طرح اگر ہر شخص یہ سوچ لے کہ ناک کی سیدھے پٹنے پر دنیا کی گولائی اسے ضرور گھروالیں پہنچائے گی تو بسامعوم ہے! حیرت ہے کہ دہلی کا ایک ناداقف آدمی ہر ہزار کی نیت سے ناکپور اور بیبی کے راستہ پر چلے تب مجھی آدمی دلیں سے وہ ہر دار پہنچے کا۔ لا ہو رہے ایران کے رُخ چلے جب مجھی ہر دار پہنچے کا اور یوں پہنچے گا۔ صرف اس لئے کہ اس کی نیت ہر دار کی ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ ہر دار پہنچے کو اپنا مقصد بناتے ہوتے ہے۔ صرف اس لئے کہچھ اور ناداقین اس کے ہم سفر اور ہم خیال ہیں۔ یا للعجب!

عالیٰ جاہ سناتون دھرم کی رواداری کی شان یہ تبلاتے ہیں کہ اس نے بھی دعویٰ نہیں کیا کہ اسی کی راہ حق ہے۔ وہ سب مذاہب کو حق کہتا ہے۔ بندہ درگاہ عرض کرتا ہے کہ اگر زحل یا مشتری یہ کہے کہ چاند سوچ نہیں یا اور میں سبستا ہے براہمی کیا ہیں، سرہنی — تابنا یہ کہے کہ سونا چاندی میں اور میں بسا بر ہیں، سرہنی، تو کیا یہ خوبی کی بات ہو گئی؟ رواداری ہیں کیا ہیں، سرہنی، تو کیا یہ خوبی کی بات ہو گئی؟ اور آزاد خیالی اگر ہر معاملہ میں ہر ہمپے قابلِ انتہام ہے تو کیا عالیٰ جاہ کے زیر سایہ پر زور دشی یا نے والا آئین اجازت نے سکتا ہے کہ بندگاں درگاہ سرکاری نیکیوں اور زمین کی لگاداریوں میں آزاد خیالی بر تیں۔ مجرموں کی سزا میں آزاد خیالی بر تیں۔ یہ تو خیر آگے کی بات ہے۔ شراب میسی اُتم الجامت میں بھی آپ کی رواداری اور آزاد خیالی کا یہ حالم ہے کہ جن لوگوں کو آپ کی اجازت دیدی وہ تو کڑک کے کنٹریج بازار کے بیچ سکتے ہیں، لیکن جنہیں آپ نے لیسن نہیں یعنی ان کے لئے ٹھکرے کو نہیں چکر کر بھی شراب کی کشید جائز نہیں۔ لوگوں میں آپ کی اجازت سے لوگ لاکھوں روپے دن دھاڑے ہارتے اور جیتنے ہیں، لیکن ٹھکرے

چسلوں گا اور ساری دنیا کا چکر کاٹ کر بھر اپنے پیچ جاؤں گا۔ میں نہ کہا اس کے لئے نہ چاہتے۔ بولے۔ میں پیدل قھوڑی جو پنگا رمل، سوڑا جہاڑا ہر ملک میں ہیں۔ اگر چلنے کی مجموعی رفتار چھپیں میں فی ھنڈہ رہی اور روزانہ آٹھ گھنٹے بھی سفر ہو گیا تو کچیں دن میں اٹھیاں سے گھروٹ آؤں گا۔ کیونکہ میں کاظمی پس ہر اڑیل ہے اور حساب صحیح کی روستے کچیں دن میں ۲۷ ہر اڑیل کا سفر طی ہو جائے گا۔

پیری مکروری کہتے یا کم علمی، حساب کے لیے لمبے اعداد سے بھیشہ طبع رہا ہے۔ ہزاروں کی باتیں تو فور آتا ہیں کہ دی تاکہ علم الحساب آگے نہ چلے۔ تاہم یہ ضرور کہا کہ اس سفرِ حیات کی آخر ضرورت کیا پڑ رہی ہے؟ فرمایا۔ بھائی میسے اس لامکوں رو دیسے بے کار پڑا ہے اور تم جانو سیاحت کا بھی شوق ہے ایک دچپس تجربہ یہ بھی ہے۔ میں نے جبوراً اکہاں اللہ اور وہ لگلے روز رو دن ہو گئے۔ آج بارہ سال ہو چکے ہیں ان کے انتظا میں۔ ان کے پوڑھے والدین دنیا سے چلے گئے۔ پرانا گھر گلیا۔ قصہ کی دنیا بدل گئی، مکروہ اللہ کا بندہ نہ جانے فی ھنڈہ کسی سو سط سے سفر کر رہا ہے کہ دنیا گول ہونے کے باوجود اب تک گھر نہیں پہنچا اس واقعہ سے مجھ پر یہ بات منتشفد ہوئی کہ بہت سی باتیں ہستا کی رو سے تو ٹیک ٹھاک ہوتی ہیں اور ہنہ کہ حد تک بھلی لکھتی ہیں۔ لیکن جب انھیں عمل کی کسوٹی پر پر کھا جاتے تو جا۔ خار گھروال اس نہیں آتے۔ چنانچہ سناتو بدم کے حق میں جتنی بھی دلیلیں ناخصل صد نے دی ہیں اور دیگر سناتو بصری بتفین دیتے ہے ہمیں وہ ربان کی حد تک رافریب دپر کش ہونے کے باوجود مسل کی دنیا میں بھیشہ ہوا فی ثابت ہوئی ہیں۔ اصل مقصد۔ یعنی پیدا کرنے والے کی داعی بندگی اور رضائے ابھی کا حصہ میں گھر سہار پڑھیکی ایشیں کام ہوتا ہے شک کہا جا سکتا تھا کہ جو شخص پہنچ دلی سے دیوبند ہوتے ہے تو بھی سہار نپور پیچ سکتا ہے۔ دلی کو مراد آباد ہوتے ہوتے بھی۔ دلی سے پانی بیت ہوتے ہوتے بھی۔ ان راستوں پر ریلوے لائن پچھی ہے۔ جو بالیقین دہلی اور ہر اڑیز کو ملا تی ہے کوئی شبیہ عقول اور مشاہد اس میں ممکن نہیں ہے۔ لیکن جس صورت میں کہ اصل مقصد سہار نپور نہیں ہے۔ بلکہ

ایسی دلیل جس کی قوت و مدد اقتدار کو آپ جب چاہیے عقل و علم کی
کسوٹی پر پہنچ سکتے ہیں۔

جان کی امان! آپ صدر الصدوار کی حیثیت میں یہ تو
بے شک کر سکتے ہیں کہ اردو سلطنت لاکھوں مذکونوں سے دی
ہوئی عرض داشت کو کھٹائی میں ڈال دیں۔ لیکن یہ آپ کے اختیار
سے بالاتر ہے کہ آپ علم و عقل والوں کو یہ مانش پر محروم رکھیں کہ
ہندوستان بھر کی ہر سڑک آخ کار ہر درواز اور کاشی پنج جاتی
ہے۔ آپ کی یہ بات کمی شور انسانی میں نہیں کھب سکتی کہ سیاہ و
سفید کڑپے اور بیٹھے سخت اور نرم کو کیاں کہنا رواہ داری ہے
اور نہ بے کام سے جس کا جو جا چلے ہے طریقہ اختیار کر لے سب
حق ہے۔ اکبر میں تھہنا نے اس کی کوشش کی تھی۔ لیکن تاریخ
آج تک اس کی کوششوں پر نہیں رہی ہے اب یہ کوشش اتنی
بینا م اور ناکارہ ہو چکی ہے کہ اس پر نہیں کی بھی ضرورت نہیں۔
بلکہ اس کا نشکر اُس کان سے خود بگدا رہ جاتی ہے۔
(مکاتب شریفہ حجۃت باقی)

کوئے میں چھپ کر جو اکیلہ و اون کو آپ کی پولیس ڈھونڈ ڈھونڈ
کے پہنچتی ہے۔

اگر آپ اپنی چھپوٹی سی حکومت میں ہر من مانی کرواداری
اور آزاد خیالی کو رعایات نہیں کر سکتے تو سب سے بڑے
تھہنا شاہ رب العالمین اور سائے جہاںوں کے بھگوان کو ایسا گیا
گندراکیوں نجحتے ہیں کہ وہ اپنی کو سچ سلطنت میں بے قید اور
لامحدود رواہ داری، آزاد خیالی کو پھلنے پھولنے کی عام اجازت
دیے۔ گا۔

خیل لوت مکاب اگر آپ واقعی اسلام پر یہ لائز کرنا چاہتے
ہیں کہ وہ ہر زیر ہب کو نہ ہب سق نہیں مانتا اور اپنی برتری ثابت
کرتا ہے تو گستاخی معاف یہ طرز ایسا ہی ہے جیسے آپ سنار پر
طنز کریں کہ وہ سونے ہی کو سونا کہتا ہے۔ حالانکہ میں بھی شہرا
ہے ازدواج مناظرہ نہیں بلکہ ایسا زاری اور غیر جانب داری کے
ساتھ اگر آپ مل خط فرمائیں تو معلوم ہو گا کہ اسلام اپنی برتری
اور انخلیت کا محض دھوکی ہی نہیں کرتا۔ دلیل بھی دیتا ہے۔

ماہر الفتاویٰ کے سفر جاز کے تاثرات

کاروانِ حجاز

— — — — —

کتاب پڑھتے ہوئے آپ شکوس کریں گے کہ جیسے آپ خود بہت اللہ کا طرف کر رہے ہیں اور وضھے رسول پر حاضر ہو!
شعر و ادب، بلوشن، بیان اور وقت مذاہد کا خون ٹککہ ادا مترانج۔ خدا رسول کی محبت ہر طرف میں جلاتی ہوئی!
کتاب ناول سے زیادہ دلچسپ اور لام و گل سے زیادہ رنگین و پاکیزہ!

سفر نام نہیں۔ دین و دانش کا منتشر!... وینی دلوں کو پیاں بیداری!۔ کاروانِ حجاز اور ماہر الفتاویٰ
جیسے ادیب و شاعر کی مددی خواہی! آپ کے دل کی دھنر مکنیں گلگنائیں گی اور آپ کی آنکھوں سے خدا اور رسول کی محبت
کے انسوروں ہوں گے۔ خوبصورت سر ورق اور یہ ذیب کتابت و مطاعت۔ قیمت بلدرچار ہوئے۔ ملا دھ Howell ڈاک۔

ملنے کا پتہ مکتبہ تعلیٰ دیوبند (ریوپی)

حضرت دجال و رُّعْلَمُ احمد قادریان

از تصریح بہرامی

منہ پر مار دیں گے۔ وہ وہاں سے واپس چلا تے گا۔ لیکن یہ لوگ صحیح ہوتے ہی مفہومی کی حالت میں ہو جائیں گے۔ دجال ایک دینامیک کر کے گا اپنے خزانے نکال وہ اپنے خانلنے نکال دے گی۔ یہ خزانے اُس کے پیچے ہے۔ کھیر کی کھیر کی طرح چلیں گے۔ پھر وہ ایسے شخص کو جانا گا جو جو ان میں بھرا ہو گا۔ اُس کو توار سے مار کر دکھنے کے کارے کا پھر اُس کو چلا تے گا اور اس کے پاس آئے گا۔ اُس وقت اسکے چھرے پر بہت رونق ہو گی۔

الغرض یہ ایسے افعال کرتا پھرے گا کہ اللہ تعالیٰ نوح الانجیم کو روانہ فرمائے گا وہ دش کے شرقی جانب کے سینہ بینا روں پر ڈالنے کے درمیانی، ایک راستے میں ہو گا۔ پس دلہنے باسیں فساد کرتا پھر بگا۔ اللہ کے بندوں اتم ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ نہیں میں کب تک ہے گا۔ فرمایا چالیس روز تک ہے گا جس میں ایک سال کا ایک روز ہو گا۔ ایک ماہ کا ایک روز ہو گا۔ ایک ہفتہ کا ایک روز ہو گا۔ باقی ایام اپنے عمولی طریقہ پر ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ جو دن ایک سال کے برابر ہو گا اُس دن ہماری ایک روز کی نماز کافی ہو گی! انہیں اسیں اندازہ کر کے ٹھہڑا۔ ایسی قوم آئے گی جس کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے قدر۔ محفوظ رضا تھا۔ میں ملیہ الاسلام اس قوم کے چہروں پر اپنے پھر بھیر کر ان کے سامنے درجات جنت بیان فرمائیں گے۔ لوگ ایسی حالت میں ہو گئے تو ایک قوم کے پاس اک اپنی عبادت کی طرف بلائے گا۔ یہ لوگ اُس کے قول پر ایمان لائیں گے۔ وہ آسمان سے کہیں کاپنی پر سایہ گا۔ نہیں اُس کے ٹھہرے اگاتے گی۔ اُس نت اُن کے موشی خوب ملے۔ تلخے کو ٹھیں بھرے ہوتے ہوئے مٹے تھنوس والے ہو کر آییں گے۔ حضرت مسیح ہمراہ ہوں کوئے کر کوہ طور پر محفوظ ہو جاؤ۔

(۱) حضرت نواس ابن سمعان کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نے دجال کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا اگر وہ میری موجودگی میں نکل آئے تو میں اُس کا مقابلہ تمہاری طرف سے ہوں گا۔ اگر میری عدم موجودگی میں اُس کا ہلوہ ہوا تو اُس وقت ہر شخص اپنے نفس کی طرف اسکا مقابلہ کرے۔ خدا تعالیٰ پر مسلمان کا مددگار ہے۔ دیکھو! دجال بوان ہو گا، اُس کے بال ٹھوٹگیلے ہوں گے اُس کی آنکھیں ناخونہ ہو گا۔ میں اُس کو عبد العزیز این قطن کیسا تھے تشبیہ دیتا ہوں۔

ایک دوسری روایت میں ہے اُس کا خود شام اور عراق کے درمیانی، ایک راستے میں ہو گا۔ پس دلہنے باسیں فساد کرتا پھر بگا۔ اللہ کے بندوں اتم ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ نہیں میں کب تک ہے گا۔ فرمایا چالیس روز تک ہے گا جس میں ایک سال کا ایک روز ہو گا۔ ایک ماہ کا ایک روز ہو گا۔ ایک ہفتہ کا ایک روز ہو گا۔ باقی ایام اپنے عمولی طریقہ پر ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ جو دن ایک سال کے برابر ہو گا اُس دن ہماری ایک روز کی نماز کافی ہو گی! انہیں اسیں اندازہ کر کے ٹھہڑا۔ ہم نے عرض کیا اُس کا زمین پر چلنا پھر ناکس صورت پر ہو گا۔ ہنور نے فرمایا چلنا پھر نا اُس کا بارہش کی طرح ہو گا جس کو ہوا اڑاکر لاتی ہو۔ وہ ایک قوم کے پاس اک اپنی عبادت کی طرف بلائے گا۔ یہ لوگ اُس کے قول پر ایمان لائیں گے۔ وہ آسمان سے کہیں کاپنی پر سایہ گا۔ نہیں اُس کے ٹھہرے اگاتے گی۔ اُس نت اُن کے موشی خوب ملے۔ تلخے کو ٹھیں بھرے ہوتے ہوئے مٹے تھنوس والے ہو کر آییں گے۔ پھر وہ ایک دوسری قوم کے پاس آتے گا۔ لیکن وہ اُس کی باشکنک

وجود تھا) کی سی ہوگی۔ وہ زمین پر چالیس روز رہے گا۔ وہ الہیت کا دعویٰ کرے گا۔ ایک قوم اُس پر ایمان لا کر اُس کے ذریعہ دنیادی متع صالح کرے گی۔ اور ایک قوم ایمان سے انکار کر کے دنیادی خسارہ ہول لے گی۔ وہ آسمان سے باش پر ماسے گا۔ وہ زیر اش میں جا کر اپنے حکم سے خزانے نکالے گا۔ وہ ہنایت تیز فمار ہو گا۔ اسی اشت ابریں سیدنا علیہ السلام نازل ہوں گے اور وہ اُس کو تلاش کرتے ہوتے با پلڈ کے قریب گھیر کر اُس کو قتل کر دیں گے۔ پھر سیدنا علیہ السلام کوہ طور پر پناہ میں گے۔

قوم یا جو ج ماجرہ زمین پر بھیں جائے گی۔
الغرض ایسے ہی واقعات نادرہ کا تو اتر جاری رہے گا کہ۔
قیامت قائم ہو جائے گی۔ پس یہ ہے حقیقت دجال اور اُس کے زمانہ کی جس کو حضور صلم نے بیان فرمایا ہے۔
اب آئیے ذرا ہم غلام احمد قادریانی کی تاویلی دنسی کی بھی کچھ سیر کریں۔

قادیانی قریبیں اور ہم اُس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم
طہار کر سیان کرتے ہیں میرے دعویٰ کی بنیاد
حدیث ہنس، ملکہ دستہ آن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی
ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریعت
کے طالبین ہیں اور سیری دھی کے متعارض نہیں اور دوسری صدیوں
کو ہم رذی کی طرح پھیل دیتے ہیں زامباز احمد صفت مفتہ فلاح احمد
(۲۲) لے عنیز و احمد پر ہکولا گیا ہے کہ حدیث دجال شخصی وحدت
نہیں، بلکہ حدیث ذمی ہے۔ اور اکادمیات کی نویعت میں تحد
ہونا جیسا کہ اس لفظ دجال پر دلالت کرتا ہے اور اس اکام میں منکر
کرنے والوں کے لئے نشانات ہیں پس لفظ دجال سے مراد ایک
سلسلہ ہے جو دجالی ہم سے ملا ہوا ہو جو ایک دوسرے کے مردگار
ہوں۔ گو یادہ ایک بنیاد حکم ہے جامیٹوں کی مقدار القامت سے
تیار ہو۔

مندرجہ صدر اعتماد مزارتے قادیانی کے ذہنی اور فقہاء
کے شہکار ہیں۔ جس کو بنیاد بنا کر اس پر تادیلی ثبوت کا محل تیار
کیا گیا ہے۔ اشارہ اللہ عزیز ہا ب قادیانی نویت میں بحث کریں گو۔
یہاں ہم اس تدریج میا ضروری بھجتے ہیں کہ مزارتے قادیانی کے

الشدت تعالیٰ یا جو ج ماجرہ کو باہر نکالے گا وہ ہر مقام پر دوڑا پڑیں گے۔

(۲) حضرت انس فرشتے ہیں حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ
فرمایا دجال کے ہمراہ اصفہان کے شر بردار ہودی ہوں گے انکا
لباس لیشی چادر وں کا ہو گا۔ (مشکوٰۃ حدیث بنہادہ)

(۳) حضرت ناطہ نبیت قیس کہتی ہیں تم داری نے بیان کیں
جب ہم جزیرہ میں داخل ہوتے تو ہم کو ایک عورت نظر آئی جس کے
جسم پر بال بہت کثرت سے تھے وہ اپنے بالوں کو حصیتی میں جاتی
تھی اور اشی جانوروں کے معلوم ہوتی تھی۔ اس سے ہم نے کہا تو
کون ہے؟ تو اُس نے کہا جسامہ ہوں تم اس مکان کی طرف جاؤ
جب میں اس مکان میں گیا تو ایک شخص کو زخمی وں میں جکڑا ہوا
پایا جو اپنے بال حصیت رہا اور آسمان اور زمین کے دریاں
گوڈتا ہتا۔ میں نے اُس سے دریافت کیا تو کون ہے؟ اُس نے کہا
میں دجال ہوں۔ غیر سب مجھے نکلنے کی اجازت دی جائے گی میں
نمکن کر ہمام میں زمین پر چالیں راتوں میں پھر لوں گا۔ (حدیث شکوٰۃ

(۴) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جب
تین لاکھیں ظہور پذیر ہو جائیں گی تو اُس وقت کسی نفس کو اسکا ایمان
لانام فید نہ ہو گا اسے ایمان کی حالت میں کسی نفس کی بہتری کرنا اُسکے
واسطے مفید ہو گا۔ وہ یہ مغرب سے آفتاب کا طلوع۔ دایبا لارون
کاظما ہوں۔ دجال کا خروج (حدیث شکوٰۃ ۱۵۲)

(۵) حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ حضور نے فرمایا۔
سبک پہلے جو نشانی قیامت کی ہو گی وہ مغرب سے آفتاب کا طلوع
ہونا۔ پھر جو اشت کے وقت دایبا لارون کا نکلنا اور جو علمات پہلے
ہوتی جائے گی اُس کی بہن (یعنی دوسری علمات) اُس کے پیچے
قریب ہی ہوتی چلی جائے گی۔ (مشکوٰۃ حدیث بنہادہ)

مندرجہ صدر احادیث کے ملاحظہ کے بعد ہمارے سامنے
حسب ذیل امور آتے ہیں:-

قیامت کی پہلی نشانی آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونے ہے
پھر دایبا لارون کا نکلنا۔ پھر دجال کا خروج ہونا ہے۔ دجال
ستر بردار ہودیوں کے ساتھ شام اور عراق کے دریاں ظاہر ہو گا
دجال ایک جوان شخص ہو گا۔ اُس کی آنکھیں ناخوذ ہو گا۔ اس کی
صورت عہد المعریبی بن قطن ریضا بن زماز مرسالہ۔ اب صلح

اسی طریقہ یا جو جماعت سے متصل رسالت تاب صلحتے ہو چکے فرمایا ہے اُس کی روشنی میں ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے جب دجال کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قتل کر چکیں گے ماہماں باری تعالیٰ آپ کو ٹھوڑے پر پناہ نہیں ہوں گے۔ اس کے بعد یا جو جماعت نہیں گے اور یہ زمین پر فنادیچا تے پھریں گے۔ اس اشارة میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مع پندرہ رفقاء کے فدائی تنگی میں مبتلا ہو جائیں گے۔ آخر کار ایران شکالیف سے تنگ آ کر باری تعالیٰ سے دعا فرمائیں گے وہ ماقبول ہو گئی اور یا جو جماعت کی گرونوں میں ایک قسم کی بیماری پیدا ہو گئی اور وہ صحیح ہونے لگے مرجانیں گے۔ پھر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو ٹھوڑے نیچے اتر آئیں گے ان کو ایک بالشت بھر جی نہیں اس کو نسل نہیں کر سکتے۔ پھر این صیاد کا خود اس پاپ میں دجال سے عود ہونے کی اشارہ کرتا ہے۔ اس پاپ میں دجال کا

اپنی دھمی کو اساس بنائے کس طریقہ آفتاب نامدار سادق و مصدق و قے ارشادات عالیہ کی تکذیب و تھریک کے روایتی کی ٹوکری میں ڈال دیا ہے۔ حالانکہ حضور رسالت تاب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ کے ذریعہ دجال کا ایک شخص اور ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ جو اُس کی شخصی وحدت پر دلالت کرتا ہے۔ امّت سلمہ زمانہ بشت رسول سے آج تک اس امر پتفق ہے کہ دجال ایک شخص ہے۔ اور وہ قیامت کے قریب خاتم ہو گا اور جالیں روز زمین پر رہے گا۔ جس میں ایک دن ایک سال کا، اور ایک دن ایک ماہ کا، اور ایک دن ایک ماہ کا، اور ایک دن ایک ماہ کا۔ اس کے متعلق مجاہدہ کیا رہے یہ فرمائنا کہ اگر دجال ہے تو تم اس کو نسل نہیں کر سکتے۔

قرآن

نورافزا۔ اردو ترجمہ جمیع والا

ایک ترجمہ۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی رحمۃ اللہ علیہ دوسرا ترجمہ۔ شیخ الہبی مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ پر محمد تقییری فوٹ۔ کاغذ سفید۔ لکھائی چھپائی معياری ہو یہ مجلد کمیج پختہ چودہ رصیبے (مجلد اعلیٰ سولہ روپے)

الن زکیروں میں جگدا رہے گا جتنا کم سے وہ اس وقت کے

امس کو نکلنے کی اجازت نہ ملے اس لحاظ سے اس کی حیات کا بھی وہی حال ہے جیسا کہ

بیس کی جیات کا بھی وہی حال ہے جیسا کہ

امن لوگوں کی دعا سے ایسے پڑتے ہے باری تعالیٰ روانہ فرمائیں گے۔ جن کی گرد نیز اونٹ کاسی ہو گئی وہ پرندان لعشون کو اٹھا کر جہاں خدا چلتے کامیک دیں گے۔ یہ ہے حقیقت یا جو جماعت کی۔ اب آئیے دیکھیں قادیانی حضرات مکتبہ تحملی دیوبند (دیوبی) اس کی کیاتا ویں کرتے ہیں۔ لاحظہ ہو ہے۔

یا جو جماعت کا نیصلہ ہو چکا ہے۔ یہ دلند اقبال قومیں ہیں جن میں ایک انگریز دسوے روس ہیں۔ یہ دلوں پر اپنی قومیں ہیں جو پہلے زمانوں میں دسوں پر گھٹے ٹوڑ پفالب نہیں ہو سکیں۔ اور اس کی حالت میں ضھفت رہ لیکن خدا تعالیٰ فرمائی ہے۔ آخری زمانے میں یہ دلوں قومیں خود کریں گی۔ یعنی اپنی جملائی قوت کے ساتھ ظاہر ہوں گی۔ جیسا کہ سورہ کہف میں ہے۔ وَتَرَكُتْ أَعْصَمَهُمْ يَوْمَئِذٍ يُؤْمِنُونَ فِيَّ بُعْضُهُنَّ يَوْمَ لَوْنَ قومیں دسوں کو مخلوب کر کے پھر ایک دسوے پر جملہ کریں گے جس کو خدا تعالیٰ جاہے فتح نہ کما مندرجہ صدر اقتباس میں یا جو جماعت کی جوادیں کی گئی

کے لئے چلتے ہو گئے جاتا ہے۔ اس طریقہ دجال کا حال بھی ہونے میں کوئی مشہد نہیں۔ پس اس حقیقت کے سلسلے آجائے کے بعد مزید تقدیماں کا یہ کہنا کہ دجال سے مراد دھدشت خشمی بلکہ دھدست نظریہ ہے کہاں تک شیخ ہو سکتا ہے۔ حالانکہ خروج دجال کے قبل داہمہ الارض کا خروج اور آفتاب کا انحراف طلوع بھی لازمی ہے اور خروج دجال کے بعد ایک دن ایک سال کا ایک دن ایک ماہ کا ایک دن۔ ایک بہت کا سخل اس کے قیام زمین کے چالیس ایام کے ہونا بھی ضروری ہے۔ ورنہ خروج دجال کا دفعہ ہی بے اصل ہو جاتا ہے جبکہ اُس کے لامازمات اُس کے ساتھ نہیں۔

کافروں کے سامنے دونخ کو پیش کریں گے جن کی آنکھیں ہماری نصیحت سے غافل تھیں اور وہ سن بھی نہ سکتے تھے تو کیا کافروں نے یہ مگان کر لیا کہ وہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنا ولی بنالیں ہم نے ہم کو ان کافروں کی دعوت کے لئے تیار کر رکھ لی ہے۔ اسے مخاطب کہد و کہ کیا میں تم کو بتاؤں کہ باعتبار اعمالِ رب سے زیادہ نعمان اٹھانے والے کون ہوں گے وہاں دیجی لوگ ہوں گے جنکی کوششیں دنیوی زندگی میں رائٹنگ کیں۔ مگر وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات کا اور اُس سے ملنے دے کے دن کا انکار کر دیا ہے۔ اہذا اُن کے اعمال اکارت گئے۔ قیامت کے دن ہم اُن کی کوئی تقدیر نہ کریں گے۔ جنکو انہوں نے تکریباً اور میری آیات اور میسرے پیغروں کا مزاق اُڑایا۔ اس لئے اُن کی سزا ہم تھی ہے۔ رکھ فروکھ یہ وہ آیات ہیں جن کو خضرت نے فتنہِ دجال سے بچنے کے لئے یاد کر لینے کا حکم دیا ہے۔

اب اس کے بعد ہم آپ کی توجہ اُس طرف کو پھیرتے ہوئے وہ جن میں خروجِ دجال کے بعد اسی کا بیان لانا اُس بیانِ الایمان کے لئے مفید نہ ہو گا کی خوف نہ رہے دی ہے، عرض کریں گے کہ جبکہ خروجِ دجال کے بعد تو بے کار دروازہ ہنسد ہو جائے کا اور کسوئیں کا تو بے کرنا اور خیر کی طرف توجہ ہونا کوئی ورنہ نہ رکھے کا تو خود قادریانی دعوت کا عدم ہو جاتی ہے۔ اس کے باوجود ان قادریانی دوستوں کی اُس الٹی نظر کو ہم سمجھنے سکے۔ اب بیکہ اُس کے ادعا کے مطابق خروجِ دجال کے بعد غلامِ اصل قادریانی کی نبوت پر ایمان لانے کی دعوت اور اس ایمان پر ہی بحث اُخزوی کا اختصار ہے بیان کرنا کیا سمجھنے رکھتے ہے۔ حسنگوئے یہ جو مجھ فرمایا ہے احکامِ قرآن کی تفسیریں فرمایا ہے۔ اور یہ تحقیقت ہے کہ جب فتوحاتِ اللہ تعالیٰ کی نتائیوں کو دیکھ لیا اور کہا کہ اب میں ہی اسرائیل کے رب پر ایمان لاتا ہوں تو اللہ نے جواب دیا اب اب تیرا ایمانِ لانا تیرے تو ملید نہ ہو گا۔ پس دجال کا خروج قیامت کی نشانی ہے۔ اس لئے اسے بعد کسی نفس کا ایمان اُس کے لئے مفید نہ ہو سکے گا۔ ملاحظہ ہو۔

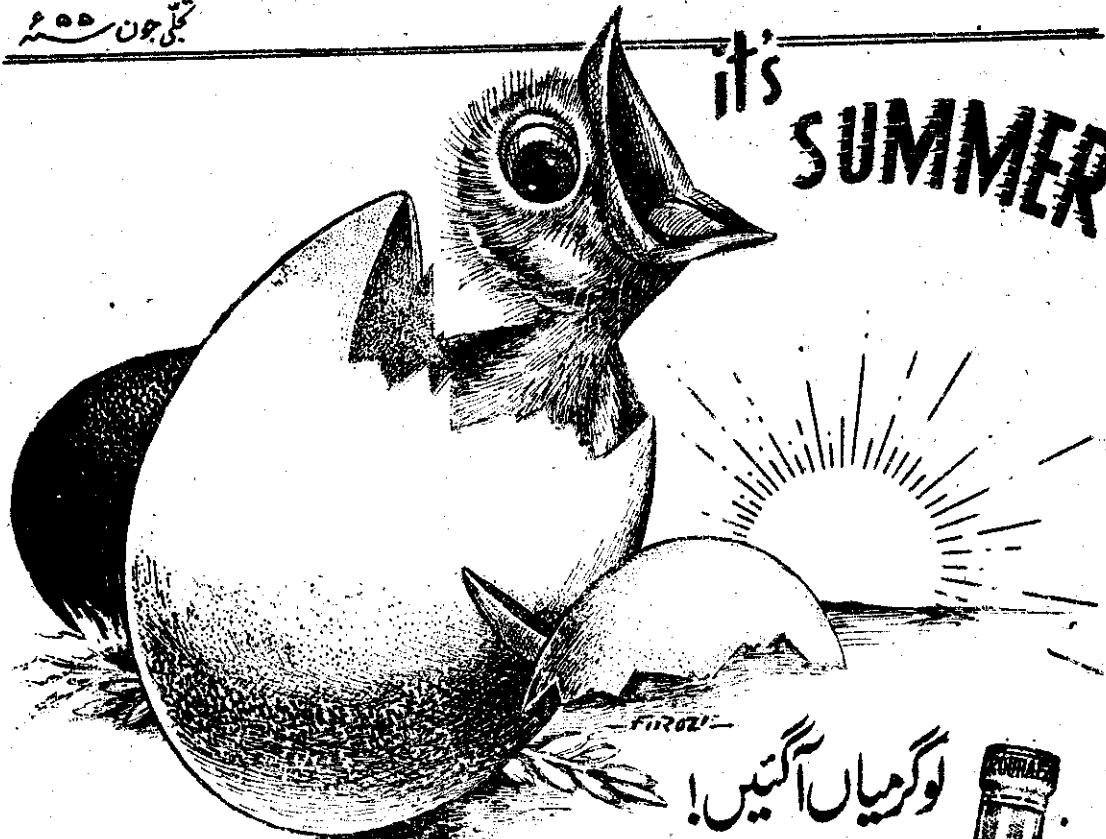
تجھاڑت نے اسے لعنة لگانے لگا۔
در ترجمہ، اُس روز ہم ریاجوچ ماجوچ نو کو چھوڑ دیں گے کہ ایک بیس ایک گلڈ مٹڑ ہو جاتے گا اور صور پکونا جائے کا۔ پھر قیامت قائم ہو جائے گی، ہم سب کو بالکل جمع کریں گے راور اُس روز اُن

اُس پر آپ نظر ڈالیں گے تو آپ پر واضح ہو گا کہ یہ بات جو کہی گئی ہے کہ یا جوچ ماجوچ سے راد اگر نہ اور دوس ہیں۔ حقیقت سے کقدر بقدر رکھتی ہے احادیث میں جو بات بیان کی گئی ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیدنا علیؑ ملیکِ اسلام خروجِ یا جوچ ماجوچ کے زمانہ میں کوہ طور پر نیا نہیں ہے۔ مجھ صلیٰ علیہ السلام کی زندگی ہی میں ہے اقام بلاک بھی ہنڑ جاتیں گی۔ زمین پر پوستے بھر جاتے گی۔ ایسا تو ہوا ہی نہیں۔ اور بالفرض الگریم تسلیم بھی کریں کہ یا جوچ ماجوچ سے مراد اُنگریز دروس دلوں اقوام ہیں تو اُنمازیہ نے سیدنا علیؑ ملیکِ اسلام کا کوہ طور پر خوفناک ہو جانے کا واقعہ بھی ہونا چاہتے تھا۔ اور علیؑ علیہ السلام کی موت سے چہلے یا جوچ ماجوچ کی ہلاکت بھی اس کی ایک لازمی کردار تھی۔ ان واقعاتِ محرومیں سے ایک بھی نہ ہم توظاہر ہے کہ انگریز دروس کو قوم یا جوچ ماجوچ ترار دینا ایک کھلا ہوا جھوٹ ہو اُس سلسلے میں آپ مزید غور کریں گے تو آپ پر واضح ہو گا کہ یا جوچ ماجوچ اور دیگر تفصیلات کے باسے میں اگر قادریانی تاویلات کو مان لیں جائے تو خود بالشدم ذالک وہ تسامحت اور مان لیں جائے تو خود بالشدم ذالک وہ تسامحت اور مان لیں جائیں گے۔
یہ سب غلط اور جھوٹ دزار سیتے جانے میں کوئی امر مانع نہ ہو گا۔ یہاں باتِ ذہنِ شبن رہنی پا ہے کہ جس بات کی اس سلسلے میں تاویل کی جاسکتی تھی کی گئی۔ اور جس کی نوعیت ایسی نہیں تھی اُسکا انکار کر دیا گیا۔

الغرض یہ ساری تاویلات اس لئے کی جا رہی ہیں کہ غلامِ احمد قادریانی کی نبوت کو ثابت کیا جائے۔ اس سلسلے میں ایک طرف ایات قرآنی کی تکفیر کی جا رہی ہے تو دوسری طرف احادیث مبارکی تخفیف کر کے رذی کی ڈکری میں مجبون کا جا رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان دوستوں کو خدا پر اور یوم آخرت پر ایمان نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنی آیات اور اللہ کے رسولوں کا استہرا و انکار اُن کے نزدیک روزِ مژہ کا شغلہ بن چکا ہے۔ ملاحظہ ہو۔
وَتَرَكَتْ لَهُجَّتُهُمْ سَهْنَاقِيَّاً۔

در ترجمہ، اُس روز ہم ریاجوچ ماجوچ نو کو چھوڑ دیں گے کہ ایک بیس ایک گلڈ مٹڑ ہو جاتے گا اور صور پکونا جائے کا۔ پھر قیامت قائم ہو جائے گی، ہم سب کو بالکل جمع کریں گے راور اُس روز اُن

it's
SUMMER



لوگ میاں آگئیں!

گرمیوں کے موسم میں عموماً آپ کا جی سکی کام پر نہیں لگتا اور آپ بے حد پیاس اور تھکاؤٹ محسوس کرتے ہیں۔

”روح افزایا کا یک گلاس آپ کو از سر نوتازہ دما اور بیاش بنائیں۔ یہ پیاس کو بچاتا ہے۔ تھکاؤٹ کو دور کرتا ہے۔ اور جسم میں تازگی اور فرحت پیدا کرتا ہے۔ نوتازہ پھلوں کے زسن، جڑی بٹیوں اور پھولوں کے عرق سے تیار ہوتا ہے۔ اور وہاں ہی سے بھرپور ہوتا ہے۔ ہر روز افزایا کا گلاس آپ کے جسم کو ۱۵۔۵ کلوگرام طاقت بخشدے۔

روح افزای
فرح، ہنگش اور تسلیکیں دے



مکرر دو اخانے (وقت) دہلی

پچوں کی اک خاص بیماری

RICKETS

از سکم حبیم نسیری ا مردہہ ضلع مرا دا باو

بعض بیکاریات کی اور چند قسموں کی حیاتین (ٹانمنس) کی ضرورت ہوتی ہے۔

کلیسیم (رجونا) آرن (فلاد) اور سفروں کے بخارات اگر جسم کو سیرن ائیں تو ہی ان پھبوط ہوں گی۔ اسی طرح الگن میں اور سبز کار پول کے ذریعہ خاص طور پر ٹانمنس میں پھر پختے رہیں تو ہم اکھانا جسمانی نشوونما میں مدد پہنچ دیتا۔

پیدا ہوتے ہی پچا سی ماں کا دودھ پہنچا۔ جب تک ماں صاحب فراش رہے اسے بہت ہی لکھی اور زدھم غذا ایں دینچاہیں۔ اور جب وہ چلنے پڑنے لگے تو اپنی معمولی فدا کھا سکتی ہے۔ لیکن ان دلوں مالتوں میں یہ ضروری ہے کہ دودھ، کھن، ہالانی، بکھی، مختلف تمکے میں اور انٹے اس کی عنداں شامل ہوں کونک وہ پچ کو دودھ پلاں ہے۔ جس سے پچ کا جسم بنتا اور بڑھتا ہے۔ پچ کی شوونما کرنے والی کی خدا میں ایسی چیزوں کی ضرورت ہے جن میں کلیسیم (رجونا) اور سفروں کافی مقادیر میں ہوں۔ لیکن دیکھا یہ جاتا ہے کہ زر پچ کو دھرم شقیل اور الیسی فدا ایں دی جب تیں جس میں اس کے جسم کی پرتوں کے لائق بھی فنا نہیں ہوتی چجا یکہ ایک شیر خوار پچ کا شوونما۔

نیچی یہ نکلتا ہے کہ ایک طرف تو ماں سوکھ کر کاٹا جو جاتی ہے دوسرا طرف یا تو پچ شتر کر کر جاتا ہے یا اس کے جسم کی ہڈیاں کلیسیم کی کی کو وجہ سے بالکل نرم نہیں اور جسم کے وزن کو بھی سہارا نہیں سکتیں۔

عموماً داد دھپنے ہی کے زمانے میں یہ بیماری پچوں کو ہو جاتی ہے، پچوں کی ہڈیاں نرم رہ جاتی ہیں، کلیسیم اور ڈلامن کی کمی یا غیبی موجود ہی کی وجہ سے بڑی ملک ہوئے ہیں لہیں آتی وہ ڈھلی اور زرم رہتی ہے۔ ان زرم ہڈیوں کے سہابے جب پچ بیٹھتا یا کھڑا رہتا ہے تو وہ بوجہ کی وجہ سے جھک کر ڈیڑھی ہو جایا کرتی ہے۔ ریڑھ کی ٹسی میں خم آجائے تو کھل آتی ہے۔ ناتھوں کی ہڈیاں مٹھائیں تو ٹانگیں ڈیری اور بیدغا ہو جاتی ہیں۔ پاؤں کے تنوں ہو جو پڑتے کی وجہ سے چیڑھے ہو جاتے ہیں اور ان کی استردتی حجرب قائم نہیں رہتی۔ ایسے پچوں کے دامت ہوت دیر سے لکھتے ہیں۔ لکھنے کو جو پڑتے کی وجہ سے پچوں کے ٹھوٹے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ پسلیاں اور اڑادڑے کے اندر کو دب جاتی ہیں۔ لیکن نیچے میں سے سامنے کی طرف کو خوب ایسرا تی ہیں جس کی وجہ سے سینے کی شکل ایسی ہو جاتی ہے جیسے ناچتے وقت لقا کبوتر کی۔ پچ نا تو اوان، کمزور اور پیڑچڑا جاتا ہے۔ جوکو تو خوب لگتی ہے لیکن غذائی طور پر کم نہیں ہوتی۔ پیٹ پیٹ بڑھ جاتا ہے اور باد جو دکوئی مظاہر بیماری نہ ہو سکے پچ کسڑا اور دوزمہ کاروگی ہی رہتا ہے۔ بدن پر بڑی نہیں پڑتی۔ میک طور پر کھڑا ہو سکتے ہے اور نتیزی کے ساتھ چل سکتا ہے۔

اس نے راجی کا سبب (۱)، خدا کی کوئی (۲) ہواستے نہ سدھیں۔

اللطفی جسم کو غمی۔ شجی۔ اور شاستہ خارہنا اؤں کے علاوہ

چھٹے کا پانی بنائے کی تکریب ماہ سیر عروض قسم کا چوتھے نمبر ساری

پنک کر در ہو جائے تو کسی کڑوی سے عوبہ جو مسون ہلا کر کچھے میں بھان بیس پھر اس کا اختیار ہے مخفونا بگیریں لکھیں۔ جب پہنچیں پنچھے ٹھوپ جائے تو بہت اختیار ہے اس پانی کو جو نہ سے الگ کر لیں یعنی جو نہ کاپاٹی ہے۔ دودھ کی مقدار کے متعلق سمجھ کر ترا مول یہ ہے کہ کچھ کو مرد اتنا ہی دودھ دینا چاہیے جتنا کہ وہ خوش سے پسند۔ جب اس کا پہت بھر جائے اور وہ اپنا منہ پہنچائے تب پچھے کو پھر گز اور دودھ پلانا ہیں جائز ہے۔

ایک سال کے بعد پہنچ کر آہستہ آہستہ اور ہر دو ہزار پہنچوں کے دس پر ڈال دینا چاہیے اور قلچڑی سال میں دودھ پھر اور دینا چاہیے۔ دودھ کی اسے چند دو ڈنکی اور ڈنکم فنا میں دینکے اتنا دودھ لکھیں۔ پھر دال میں چاول۔ مردوں کی کھیر سو بجی کا دلیے۔ اٹھو سب سچی فنا میں ہیں۔

پچھے کی فنا میں دودھ کے علاوہ ایسی چیزوں میں فخر ہوئی ہائیں جن میں دلماں اے (A) سی (C) اور ڈی (D) پانی ہائیں۔

دلماں اے (A) ہم طور پر دودھ۔ بلکن۔ بالاتی۔ اثر کی نرودی سبز تر کاریوں پر بھی اور کافی پورا اہلیں میں پانی جاتی ہے۔ ماہرین کی تحقیق نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ۲۳ میں دلماں اے اور دلماں سی کا بہت کافی ذخیرہ موجود ہے اس لیے پچھوں کے شوہر تاکے میں بہت اعلیٰ درجہ کا پھل ہے۔ اب آہوں کی ضل ہے کمزور اور ناتوان پھل کا انتقال کے ساتھ آہم چھ سائیے۔ اطباء قدمی نے آہم کے خوف و اذیت ان کئے ہیں وہ ہیں۔

۱۴ احمد بن سیدہ، آلات تنفس۔ معدہ۔ اعما۔ دلماں، گئے۔ مشنے

کو طاقت بخشائیے۔ خون پیدا کرتا ہے۔ بدین کو فسر برینا اور چیرہ کا نگہنگ بخمار تائیے۔ پچھوں کے علاوہ کمزور اور لا غرزوں کی اس پھل سے اپنے خاندروں کو خوشی مل جو کر سکتے ہیں۔ عواد مختفی بخش آہم دہ ہے جس کا رس پنکاں خ ہو اور مزدیشیں ہو۔ سے ریشمہ ہو۔ بیردی جو چھلکا پتا لاد ماسٹو گھنسلی چھوٹی ہو۔ دلماں اے (D) عرق کے ایجادی احتیاطیں انسانوں اور جو ذات کی نشوونہ کئے نہیں ہریت ہرودی ہے۔

دلماں سی دے (C) کیسیم اور سفونہ کے جسمان ایجاد کھا باط میں کھجھی ہے۔ اگر دلماں سی فدا کے فریضہ میں پڑھو پے تو جسم میں کیسیم نہ سفونہ کی جو صفائی ہے، جب تو جو سی کیسیم کی دلماں کو جھیل کر دلماں کے ہے۔

بچہ کی پہنچ سی فدا اس کی مان کا دودھ ہے۔ لیکن بعض موافق اپسے ہوتے ہیں کہ پہنچ کئے مان کا دودھ ضرور ہو تاکہ سلطان اور کمزور حیثیت کا دودھ میلانا بھی مان اور پہنچ کے دو توں کی صحت پر خراب اثر ڈالتے ہے مان کسی تحدی مرض میں بنتا ہو۔

ایک نہ دو ناتوان ہو تو ایسی حالت میں اور ہر ہر کی دودھ دینا مناسب ہے اس لحاظ سے گائے یا سگر کی کا دودھ بھتر ہے۔ بچہ کو کچھ دودھ ہرگز پلانا نہیں چاہیے۔ فریہ اور ترست جانوں کا تازہ دودھ کے کریک پلاکا سا بچش میں بھر اس کو اگ سے

وتار کر ٹھنڈا ہوئے دین تاکہ بالاتی اور چکنائی دودھ کی سطح پر جم جائے۔ پھر اس کی سچکنائی میں چھان لیں کیونکہ بالاتی اور چکنائی پہنچ کئے ضرور ہے

گرم ہرگز دودھ چھائی سے کوئی فناں نہیں کوئی دودھ جب تک اگر ہر یا کسی اس پر مان لیا جائی کاری ہرگز رہیگی۔ جھاناہ اور دودھ کسی صاف قیمتی دار برتن یا لامیں

میں کر کے گئیں میں صاف ہوا اور طگی میں اور جاڑوں میں مخفونا بگلی میں رکھیں۔ اس طرح سے صحیح کا دودھ شام تک اور شام کا دودھ صبح تک اچھا ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ عرصہ کا دودھ بچہ کو استعمال نہیں کرتا

کاہر ہے۔ اب جب بچہ کو دودھ پلانے کی ضرورت ہو تو پہلے پانی کو کوپ بھر جتنی مفتدار میں پانی ٹانے اتنا گرم پانی سے کر جو شنس دیا ہو اور دودھ اس میں ڈال کر تھوڑی ہی سکرٹاں کے کپلائیں۔ اگر جاڑوں کا موم ہو تو بچہ شکر کے شہد کا میں لائیں۔ پچھے کھبھی دودھ پلانیں ہر مرتبہ گرم پانی میں شام کریں نام بار دودھ کو گرم کرنا مناسب ہے۔

پندرہ دن تک کے پہنچ کے لیے ایک ضرور دودھ تین حصے پانی ملائک ملائیں۔ پھر پندرہ دن کے بعد ایک ضرور دودھ دو حصے پانی دو ماہ تک دل دھماہ نہ رپانی اور دو دو دو دلماں کو رکھ کر دیں۔ چار ماہ کے بعد تو ٹھوٹھوٹھوٹا پانی کم گزتے چاہیں اور دو دو دلماں جاتے ہوں۔ چھ ماہ بعد دو حصے دودھ اور ایک حصہ پانی اس طرح دو دو دلماں سے دل ماہ کا پانی خالص دودھ ہی پیش کریں کوئی سودہ جسکے پچھے کے مدعویں خالص دودھ کرنے کی خلاف حیثیت ہے۔

اگر دودھ پلانے وقت پر جو نے کاہر ہے صاف اور قدر پانی دل پانچ فرطہ ملہنگ کے ہے دو دو دلماں کی ایجاد کیا ہے۔

پر کویا دادے سے زیادہ نہ ادا پساف اور وہ اسکاں بیس رکھتا
چاہیئے۔ نورب میں تو بھائی بیویوں کے بیٹے ایک قم کے پیغمبر تبارک کی گئیں
جن میں افسوس خدا کو کھوئیوں سے لکھا دیا جاتا ہے تاکہ وہ باہر کا دشمن اور ہمارا
کا لطف اٹھا سکیں۔

دعا کے طور پر دوار بیدی پڑا استعمال کرائیں جو اس مرفن سے محفوظ ہے
ہوئی ہیں۔ یہ گولیاں کم کم کی کوپا کر کر تھیں۔ میرے دعا خانہ کا سایہ کار فنڈ پر
بیویوں کے نئے اپنے بیویوں سے کم نہیں۔ عقائدی کا تفاہی ہے کہ ان گولیوں کو پر جو بنا کر
رکھا جاتے وقت پر آپ کو ایک ڈالکڑا کام دیں گی۔ ان گولیوں کے متواتر
چالیس روز کے استعمال سے سوکھا ہوا لاغر پر طاقتور ہو جاتا ہے۔ تمام اور غصے
تھیں بیاس۔ دست۔ بخار کا کاشی دودھ کا لٹڑا اور دانت لٹکے وغیرہ سب
در بھاستے ہیں۔ مان کے نئے تیر پر ہدف گولیاں ہیں۔ کمزور اور ہڈی کے
چڑھا لگنے کے سچے صحت یا بیوپ کر کر پہنچنے کے نہیں بھاستے ہیں۔ میں دس سال سے
اس کا تجربہ کر رہی ہوں ہمیشہ تیر پر ہدف ہی پایا ہے۔
لئے مندرجہ ذیل ہے۔ - وہ مصلیب ترا صلی۔ زہر مہرہ خلائی اول نمبر
جرال ہیرو۔ اندر جوشیں۔ دشیں پیلیں۔ بکر پاشی حاصل۔ خادم ہر جوانی۔ سکون ان
مرغ۔ تین تین ماشر۔ رب الموس ولائی۔ مفرک کرکے۔ تاریخیں۔ دیبا۔ طبا۔ شرکوہ
پوستہ میلزدہ۔ پانچ پانچ ماشر۔ ست گوہر کا لالا بندہ۔ مرد و بید بھری ناقہ۔ چو
چھماشہ۔ درق طلاق ایک ماشر۔ درق تقرہ تین ماشر۔ عرق ملاجہ خالص۔ عرق
بیلک۔ عرق بید سادہ پانچ پانچ تو لیں کھلن کر کے خودی اگلیاں بنائیں۔

تو پیٹھاں اور کمردری پر ہڈا ہوتا ہے۔ جل کے دلوں میں اور رنگی کے بعد
وٹاں میں کی بہت زیادہ ہمروت رہتی ہے۔ جل کے دلوں میں جنین دیپے
تائیں کچھ سے فاسلووس اور کیم کا بہت سا ہزر و چھوٹا سی یا سے ہمروں اور میان
حاملہ کو پوری مقدار میں پہنچانی چاہئے تو صرف اسکی تکمیلی ہو جائی
سے بلکہ بچھے میں جیتا پنکھا کر وہ بیڑا ہوتا ہے اپنے بیویوں میں اہمیتیاں
کچھ یعنی بیویوں کا پنکھا ہو جانا۔ لاغری اور دنماں کے امراض۔ شفا
پا کریا۔ جون کا سوڑا ہوں سے آنا غیرہ۔ آہستہ آہستہ چاہرہ جو سکتے ہیں۔
تیز دنامن اکشنہ کا نہ تکاریوں۔ بیکھا بیڑیوں۔ موڑی۔ ششم۔ کام جر۔ ۱۲۔ ۱۳۔
سیب۔ کیلہ اور ترشی پھلوں۔ بیوروں۔ لیمو۔ بالڑا۔ نارنگی۔ شہزادہ نستہ
دھیرہ میں پائی جاتی ہے۔

وٹاں ڈی (۵) بیویوں اور دنماں کی حصیتی میں دو اس
وٹاں کا گہڑا ہاتھ ہے۔ یہ دو دن۔ اتنا۔ بیٹھرا دلکھی میں قیدہ ہو یا اپنی
ہاتھی ہے۔ جاؤ دوں کے سوہم میں اگر سوونہ۔ کے سامنے بیٹھ کر سیل کی
مالش جسم پر کھجاتے تو جسم کے اندر یا وٹاں پر بیٹھ کر جسم کو بیدار ٹاقت بخشی
ہے۔ آزماد بیکھی۔ رسول کا قائم ٹھوڑا اور کامیابی کا مالش کے نیچے ہتری
ہیں۔ بچہ کی شودہ لے لئے رسول کے تسلی کی مالش کرنا ضروری ہے
ہر دن کے موسم میں بیٹھ رہا مالش کے بھی پکھ دیرہ صوبہ میں رکھنا بچہ کے رہن
کے سامنے مفید ہے۔ گورنمنٹی ٹیکو طلوع آفتاب کے وقت کر کر رجسٹریشن کو
دھونپ میں پکھ دی رکے نیچے ضروری نہیں۔

دوزخ اور اس کا عذاب باقی از صفحہ ۳۳

مرغوب چیز کے عالم کرنے کے لئے تگ دوزخ کرتا ہے تو اشناز وہ میں
نہ تو سوتا ہے، زیجن سے بیٹھتا ہے۔ لیکن دوزخ اور جنت کے
بالے میں انسانوں کا عجب حال ہے۔ دوزخ سے بڑھ کر کوئی خوفناک
بلاہیں۔ گرجن کو اس سے بچنے کے لئے بھاگنا دوڑنا چاہئے۔ وہ
عفکت کی خند سوتے ہیں۔ اور جنت جس کے چالیں کرنے کے
دل و جان سے جدوجہد کرنا چاہئے۔ اس کے چاہئے دالے بھی تو
خواب ہیں۔

پر دن خلقت کے پر اگر ہیں، بلا کی نیندیں اور نہیں ہیں
پچھے لیے سوتے ہیں سونے والے کو شرک جانانساں ہیں

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں نے نہیں دیکھی دوزخ کی طرح کی
کوئی خوفناک بلے کہ سوتا ہو اس سے بچنے کرنے والا۔ اور نہیں دیکھیں
نے جنت کی طرح کی کوئی مرغوب و محظوظ چیز کہ سوتا ہوا اس کا چاہنے والا۔
دوسری تسویہ، انسان کی فطرت ہے کہ جب وہ کسی بلے سے مشتمل اپنی
طرف کرنے والے کسی خوفناک دردند سے سے یا اپنا تعاقب کرنے
والے کسی سخت ظالمہ اور طاقتو رشمن سے جان بچانے لئے جاگتا ہو
تو میں بھاگا ہی پڑا جاتا ہے۔ اور جب تک کہ اٹھینا نہ ہو جاتے
نہ سوتا ہے اور نہ ارام کرتا ہے۔ اسی طرح جب کسی انتہائی محروم

کاروانِ حجاز تبلیغ و تقدیر

پر اگنہ تھے، قدرت کی لگاہ کرمے آپ کی طرف المفاتیح کیا اور فقرہ رفتہ مطالعہ اور صحیت نیک کے اثر سے آپ کے ذہن و قلب کو جلا نصیب ہوتی آئی اور خدا کا شکر ہے آج وہ بادوں پر اپنی ظریحی تینچی حراج اور بھائی طبیعت کے ایسے چماہدوں کی صفوں میں ہیں جو فکر و تفکر کی طہارت کے ساتھ تاکہیوں اور دگر اہمیوں سے مسلسل نہیں جملہ طرد ہے ہیں۔

وہ کاروانِ حجاز کیا ہے؟ اس کا مختصر جواب تو یہ ہے کہ سفرِ حج کی سرگزشت ہے۔ لیکن معقل اور حضیحی جواب مطالعہ ہی ہے سکتا ہے، میاڑ کہ سفرِ حج کی تفصیلات اور اعتمادات کو صاف سفر نہ حس جانت اور دلپذیر افاذیان کیا ہے، اس کی کم سے کم تعریف یہ ہے کہ ان کے انداز بیان کو "مخصوصی" کا نام دے دیا جائے۔ کتاب کو پڑھتے ہوئے ایسا فکر کو تو اپنے کہ ہم وہ انسکر کے ساتھ سرو زین مقدس میں موجود ہیں۔ خود وہ نعمتِ حظی جو فی ذمۃ جو هر نایاب ہے۔ ہر ہر لفظ سے چوار کی طرح متشرع ہے ادا فضل البشر طاہر کو مطہر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقدیدت اور اللہ جل شانہ کی والہاد محبت تلقین اور شیفگل نے اس سفرِ نامہ کو "کتاب مقدس" کی حیثیت دے رہی ہے۔ مگر بھگ و جدا گذیر اشعار کے برق و رود سے شرود انشہ ہوتی پہنچی گئی ہے قلیقہاں لیف جلیل میتے معتبر فہر و حاکمات نے مجتبی مزادیا ہے سفرِ حج کا عزم نیک کرنے والوں کے لئے یہ کتاب ایک مدد گاہ مدد رہنا، ایک دیدہ و درشیر اور ایک خلوصہ حج کی حیثیت رکھتی ہے اور ہم جیسے سیاہ بختوں کے لئے جو عزم حج کی فی الواقع امیت نہیں رکھتے۔ یہ آئینہ جمال افزایش کی مانند ہے، جس میں ہم ہمیں

کاروانِ حجاز

مدیر فرازان

شائع کردہ مکتبہ فرازان کی میکل اسٹریٹ (کراچی)، علی صفحات ۲۴۲، لکھائی چھپائی خیست، کاغذ سفید گلیز ناول سائز۔ قیمت فیلم گردپوش چار روپے، ہفتاد تین "مکتبہ کلی" سے مل سکتی ہے۔
 فالجبا یا مکتبہ فرازان کی شائع کردہ ہمیلی کتاب ہے اپنے موضوع اور تفصیلات کے اعتبار سے الی مقدس کا کل کسی مکتبہ کی "بسم اللہ بن نايلاکشیہ قال نیک کہا جا سکتا ہے۔
 باصرہ القادری کا نام دنیاۓ شعر و ادب میں تو پہلے ہی کافی ممتاز رکھا، فرازان نکلنے کے بعد آپ کی صافی حیثیت بھی سلم ہو گئی اور اہل علم جان گئے کہ ماہر صرف اپنے شاعری ہیں مددہ شرخا رہ گئیں اور ان کی تمام خصوصیات میں سے زیاد ہفظیان و قیچی اور صدید خصوصیت، ان کا بے پناہ خلوص صالح طرز منکر اور دینی شعور دا حساس ہے۔ اچھا شاعر دیہی ہوتا تو اتنی بڑی یات نہیں جتنی یہ بات کو انجام کے وظیفہ دیتا دیں ایک رنگین مذاع اور حساس اور جیسے خلوص دیہی اس دیہی انتہ کے ساتھ اسلام کی ڈریں بندھا رہتا اور دنیا دی منقادت اور جاهاد و شہرت اور زر و مال کی حسرہ پر اخترت کو قربان نہ ہونے دے۔

ایک زمانہ تھا جب ماہر صندوختان کی شعر و سخن کی مظہنوں اپنے نقیص شعروں اور دلکش و بلندہ مازسے سامنیں کے دلوں کو گمراہ کر سکتے تھے، لیکن یہ دو راس لاماظاً سے بہت بر احتراق آپ کے معتقدات قبیلہ پرستی اور دعویات و خلافات کی کثاث قرون سے

جب اپنی پوری جوانی پر آگئی دنیا
تو زندگی کے نئے افسوسی نظام ہے یا

اُخربیں واپسی پر "الوداع" کے ہنوان سے جو قلم اُمکشے
لگتے ہے وہ حق الحکیمت اتحاد اثر انگیز، پر سوز اور دلپذیر ہے کہ
جس سے واپس ہوئے والوں کے لیے یہ بیشہ بھیشہ کو ایک "تراث"
رخصت بن سکتا ہے۔

الوداع اے غرب کی پاک زمین ! الوداع اے
جهانِ ذکر و مصلوٰۃ ! رخصت اے بارگاڈ وحی و کتابی !
رخصت اے جلیل رُوف و حیم !

اُخربیں گمراش اور خورست کے ہنوان سے جو ہمدون
شامل کیا گیا ہے دہ بھی خاص چیز ہے، ایکن بالکل خاتمہ پر جو لفظ
دی گئی ہے وہ یا تو ماہر حاصل کی بہت پہلی کام دشون میں ہوئے
یا الگ تازہ ہے تو محض آور ہے، جبکہ ماہر کے کلام پر فالبندگ
آمد اور غرق قابوی و خوبیت کا ہے۔

کاروانِ چماز کی اشاعت پر یہ مکتبیہ فرانان کو ہمارے کیا د
دستیت ہیں اور ناظرینِ تجھی سے سفارش لئتے ہیں کہ اس کتاب کا
مطالعہ ضرور کریں، ہندوت فی حضرات کی انسانی کے نئے اسی ہم
مکتبہ تجھی سیں بھی رکھنے کا اہم ایکیا ہے۔ اتید ہے کہ مکتبہ تجھی
بیروقت غرماں دشون کی قیمت کر سکتیا۔

معلم الائمه حصہ اول

● مرتبہ وجہات
عبداللہ جلدی وی
صفات۔ ع ۲۳۲

ناول سائز۔ لکھائی چھپائی شکفتہ، قیمت ۱۰/-
● ناشر: مکتبہ دارالعلوم، ندوۃ العلماء لکھنؤ.
اس کتاب کے پہلے حصہ پر غالباً تجھی میں تبصرہ شائع ہو چکا
ہے، پیش تظر دوسرے حصہ میں عربی اشارة سکھائی تعلیم ان
حدوں تک پہنچ ہوئی ہوئی ہے کہ شاید تیریزے حصہ کی محدودت اب
پیش نہ ہے۔ عربی کتابوں اور قرآن کے رد و تراجمہ اگرچہ
عربی نہ چاہئے والوں کو بڑی انسانیان فراہم کر دی ہیں، لیکن
ترجمہ اور اصل میں زور بیان طرز ادا در انداز کا جو فرق ہوتا ہے

چنانہ مرتبتہ الرسول، مقامات مقدسہ اور اوقیانوس کے ذرہ ذرہ
سے اپنی تھیوت و شیعیت کی پرچم اتسیاں دیکھو سکتے ہیں۔

جی چاہتا ہے کہ یہاں چند شعر نقل کر دیں جو کتاب میں
مرتباً کی طرح بکھر کر نہ ہیں۔

شوق طلب ہے راہبیز جوش جزوں سے پاساں
سوئے مدینہ النجع۔ کون ہے یہ روایہ دوں
 ذات بیجا پر ختم ہے کون دلکشاں کا ہر شرف
آپ رسول مجددِ کل، آپ امام اُنس و جان

لکھائیں دلچسپ ہوئے سُلگِ ریزے
یہاں کے خومِ دفترے اللہ اَللّٰہ
مقامِ برائیم ہے یہ مسا نہیں.....
یہ ہر حسیدہ مسراجِ سرِ اللہ اَللّٰہ
دہ کعبہ چتے دیکھ لینا عبارت
مسئل ہے پیشِ ظیرِ اللہ اَللّٰہ

درم میں ناذ سحر الشہزادہ کہ ہیں دجدیں یام و مدد اللہ الشہزادہ
یہ میزراپ رخصت پیدا کرنی ہائی مقامات اہل خمسہ الشہزادہ

تمقاومات اہل خیریگی مادہ ہیں دلکشاں سکتی، کوئی شر میں
کہ مقامات مقدسہ کے حاشیہ پر ماہکر کا جبل "کمالِ ایجاد"

بن کر دیگ ہے۔

راہ طبیعے کے بیولوں پہلی ہے لگاہ
رجا دیدہ فسروں سلگ کیا کہنا
سلگِ ریزے ہیں کہ جاگی ہوئی قدرت کی خوم
فارمنزل ہیں کہ انگشت خضر کیا کہنا

وہ مٹھے سیدہ المارک ایہ ہوئے نہیں
غم کے ناٹے نہیے غمچا ناٹک اپنیجیہیں
تری خصل ناز کے جانے والے
ٹکا جویں میں تھسکو لیے جائے ہیں

عليم ہیں اور ایمان کے بندوں پر لازم ہے کہ جس حد تک بھی ممکن ہو ایمان کے ٹھکر کو داسے، درے، سختے امداد یہم پہنچا چکیں تاکہ فوجی قیامت کا ایمان مل شاد کے بھروسہ کے ساتھ ساتھ سازدہ سامان کی ضروری ہست افزائی سے بھی بہرے اور ہو اور قدر قدر بے شمار قبرہایماں قینے کے بعد ۔ ۲) فکار دہ نابنا کس سحر طلوخ ہو جیسے ایک نایک نایک دن طلوخ ہوتا ہے، وہ سحر جسکے رنگ دفعہ بیس حضرت میرین عبد العزیز کا ذہن گزیدہ جو دیکھ حضرت حسین کی پارہ پارہ لفڑی مطہر امام احمد بن حنبل کے فرقے پاک کا ہر ہزار فوج اور اخوان مصسر کے مخلوم شہید دہ نابنا مقتضی س لہو کہکشاں کی طرح روشن فضا دہن پر ہترانے کا، وہ سحر جس کی بنیاد میں دنیا کے سب سے بڑے انسان ملک اللہ علیہ وسلم کے نہان مبارک کا انمول خون رہا ہوا ہے ۔

”میزان“ کا دوسرا شمارہ ہذا یعنی ساختہ ہے، ”اگرچہ اس کے شکلات میں دعوت کا دھمکت اور راست اہمادخون جس کی فی زمانہ ضرورت ہے اور جسے حاذقی کے اکشہ ملا مدد اپنائے ہوئے میں تازمہ بقول فالی ۔

بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر
جموی طور پر سالمیہ اور پیسہ ہے، ایک ہے کہ مژل یہ مژل اس کی قادریت حسن اور علی میں ادا فہرستا جائیگا
پیش نظر شما ہے میں بڑے معرکہ کی چیز مولانا ابوالکلام ازاد
کا دھمکوں ہے جو ”نظام حکومت الہبی“ کے مزاں سے اس زمانہ میں شائع ہوا تھا جب مولانا موصوف صاحب الہلال والبلغ
تھے، جب مولانا کا ہر ہر سان اسلام کو بطور ایک قالب اور فتح
نظام زندگی کے بروئے کار لانے کی جبود جهد کے لیے وقف
کھا، جب مولانا سوتوں کو بچانے اور جانکنے والوں کو آجھے
بڑھانے میں سب سے پیش پیش تھے، جب مولانا کہتے تھے
کہ اسلام میں جمیور ہستے ہے، اسلام ہر عصری کشکش کا علان
ہے، اسلام ہر بہرے سے مکمل اور جام ہے، اسلام ہی کوئی اور
بیشتر مسنا قدر اپر چکن ہو نیکا حق ہے۔

اور آہ ! آج مولانا کہتے ہیں کہ..... آج کی دنیا میں
مکومت الہبی کی یاتیں کرنے والے دیوار نہیں، ناگھہ ہیں

وہ عالمیح بیان نہیں، کسی کتاب کو اس کی اصل زبان کی معتقد بر واقعیت کے بعد براہ راست سمجھنا تمہارے ذریعہ بھنے سے کہیں زیادہ معنید اور پسپہ ہوتا ہے، چنانچہ عربی جانشین اور سمجھنے کے لئے جہاں فارسی صرف دخون کی کہاںیں طالب علم کیلئے ضروری ہیں وہاں ایسی کتابیں بھی نہایت ضروری ہیں وہ مفرط کو کے ملادہ انداز بیان اور اسلوب الہمار کی رنگانگزی اکتوں اور لاطافتوں کی عملی مشتمل اور واقعیت بہم پہنچا چکیں، عربی سے ارادہ ترجیح کرنا ہم اردو حاکوں کے لیے اتنا مشکل نہیں جتنا ارادے سے عربی ترجیح کرنا۔

اس مشکل مسئلہ کو سطح پر کے ہی قسم اور حدیث اور دوسری کتب عربی کو ان کی اصل اور دروح اور کیفیت کے ماتحت سمجھا جائے کہا جائے، چنانچہ جمالی ”علم الاتاء“ جیسا مفید کتاب ایں ہے، ہاں فرمائے جمالی ”نحو العلام“ میسا دینی احادیث ہو تو یقین کیا جاسکتا ہو کہ ناشر کی نیت بھی اس خدمت نیک کے جذبے سے خالی نہ ہوگی۔

کتاب کے آخر میں اردو سے عربی اور عربی سے اردو الفاظ کی مقرر لغت منسلک ہے جو یقیناً بہت مفید ہے، اللہ تعالیٰ ناشر کو جزئیے فیر دے، عربی کے شایقین کے لیے یہ کتاب یقیناً اسفارش کی متحقی ہے۔

ساختہ میزان حیدا باتی کن ● مدیر علی، ● عنايت اللہ بن دشی

● مدیر:- شکر اللہ رحمانی۔
● دفتر کا پتہ:- ماہنامہ میزان عہ مسلم جاہی مارکیٹ
حیداً باد دکن۔

● صفات عہ، سالانہ قیمت تین روپے، فی بچہ چار لکھ
اس نو نو دو ماہنامہ کا مقصود اجر اس کے سرتاسر پر لکھی ہوئی
اس چہارت سے واضح طور پر سامنے آ جاتا ہے۔

”ایک خدا۔ ایک انسان۔ ایک نظام۔“

کوئی شبیہ نہیں کہ دنیا کے مختلف حصوں میں ہموسا اور عرب واپسیا میں خسوساً گزندگی و قلمت اور ایمان دروشنی کے درمیان جو مسلسل بہارا جا رہی ہے اس میں کفر و قلمت کی ماڈی قویں بہت

آتے ہیں کہ انہیں اس میں دھوپ ناچاہئے تھا، لیکن انکریمیول
نهایت خوش رنگ اور شامہ نداز ہیں۔ لشیں عصرِ جملے، طفیل
ہدایات، علم اصول و فخریات، کتاب قلمت ابواب پر
مشتمل ہے۔

ترجمہ بگرمی لفظی نہیں آنا دار ہا خاورہ ہے جو تو کتاب
کی اخادریت ہیں، افنا فدو ہے، لیکن بعض جگہ یہ ازادی صد و سو
نمودار ہو گئی ہے۔

مشتمل قیل من ترك اللذ فرب ساق قلبها
ترجمہ۔ ایک حکیم کا قول ہے کہ گن ہوں کو چھوڑ دینے کو دلیں
رفت پیدا ہوتی ہے۔

اول تو قیل کی تشریح میں ایک حکیم کی تحریر تاموز دل ہے
وسرے متن کے عکانی مدرسہ زیان میں کوئی ایسی کہاد تجھی کو ترجی
میں اسے بدلا خود ری ہوتا۔ بکر کسی حقیقت کو بطور اصول
بیان کرنے کی بجائے بطور واقع بیان کرنا ریا وہ یقین انگریز
ادرا فرضیہ ہو اکرتا ہے۔

يَا هَلَّا مَا لَكُمْ لَا غَرَبَةُ الْفَنَاسِلِ وَلَا وَطْرُ الْجَاهِلِ۔
ترجمہ۔ مالم و فاضل کے نیے کہیں اجنبیت و بیجا نئی
ہیں..... اور جاہل کا تو کوئی دل ہی نہیں۔

باتوں ضل ترجم "وطن" کا ترجمہ بھائی خوبت کے طریقہ
کرستے یا "غربت" کو اسی معنوں میں لیتے ہو "وطن" کے
المقابل یہ جاستہ ہیں، لیکن انہوں نے "غربت" کو ہے دن
کی بجائے خودی مخصوص ریکھ متوالے کو سریع الافری اور تبریل دلی
تینا ملایا پیدا کر دیا ہے۔

تاہم یہ مثالیں سلاست دلپزیری کی ان فہیموں پر
حدادی فہیں ہیں جو تو ہے ہیں، نہیاں طبع پر باقی ہیں۔
کتاب انحضرت ملی اللہ علیہ سلم، معاویہ کرنا
اور مصلحاء کے اقبال نزیں سے مشہور ہے، اور اہل
طاہر ہدایت اس کے مطالعہ سے بہت کم نافع
حاصل کر سکتے ہے۔

عقل باختہ ہیں، یہ بیں! تفاوت درہ۔ اذ کیا ست۔ تباہ کا!!
"روحِ اختاب" کے تحت مولانا ابوالاصل مودودی
کا عصرِ مضمون "رواداری" اگرچہ اکناف ملک میں باہمیات کا
چاچکا ہے، لیکن کوئی فلک نہیں کہ اس کے مطالعہ کی ضرورت
انہی فہم نہیں ہوئی اور اس کو باہم اشتافت دیتا۔ "اشاعت حق"
کے فریقہ تیک کی ادائیگی ہے۔

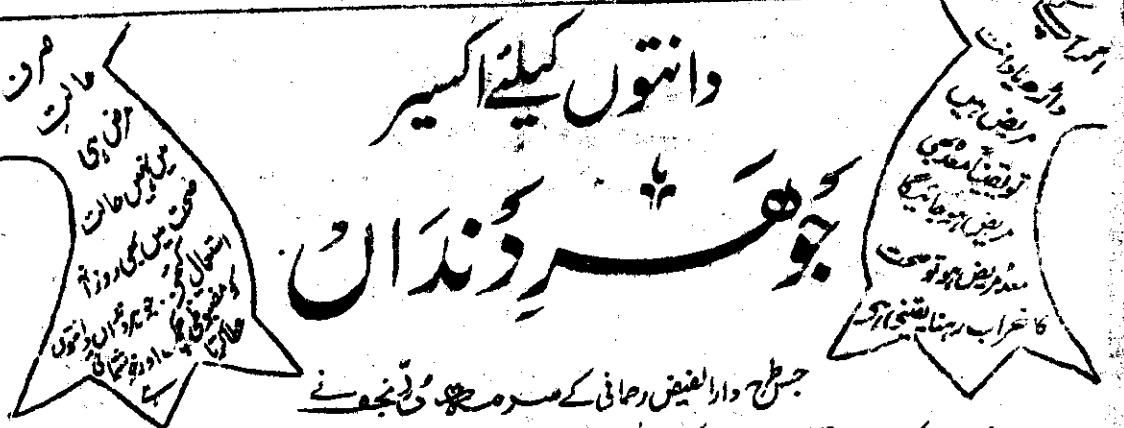
تازہ میان | ترجمہ۔ المبہات، تالیف۔
زین العقائد احمد بن محمد الحنفی، ترجمہ۔

مولانا ابوالبیان حمد در۔
صلوات ملائیں نادل سائز، تکھانی چھانی میماری
کا قدر سفید ہموںی، گرد پوش خوبصورت دوڑگا، قیمت نجد
تین روپیے۔

شانہ گروہ، کارخانہ تجارت کتب آلام باع کراچی۔
وز محمد صاحب نے (اسع المطالع) کے نام سے حصے
طباعت اور اہم تصعیح و طباعت میں بوشہتہ حاصل کی وجہ
بیان ہیں، اب اس کے بعد ان کے فاضل صاحبزادے
بلشیر محمد صاحب کی شگرانی میں کارخانہ تجارت کتب کے نام
اشاعت کتب کا بوسسلسلہ چاری ہے۔ وہ بہت سی نئی نئی دوڑیوں
اور کاؤنٹس کے سارے وسائل المطالع کے نام نیک کے نیچے پڑھتے
نہیں ہیں بلکہ اس کی نیک نامی کو باقی رکھ کر ترقی دینے
 والا ہے، اور اس اعتبر سے دو پہیے سے لیکی زیادہ نیک
نامی کا شخص ہے کوئی کتب احادیث اور بعض سورہ کذا اتنا
عمرہ نی تصنیف کے تراجم اس کی سی و جہد سے منحصرہ شہود
پر آرہے ہیں۔

"المبہات" کے بارے میں ہے اس کو ٹیکانہ
رسی ہے کہ، ماقلاں عجب محققانی یا ابن حجر عسقلانی کی تصنیف ہے
اوی فلکانی کا پرہن ضل ترجم کے پیشیں لفاظ سے بھی چلتا ہے
لیکن حقیقت دھیا ہے تا شریعہ فاضح کیا ہے، یعنی اس کے
معصفت زین العقائد احمد بن محمد الحنفی ہیں۔

کتاب حکمت و فیضت اور دعویٰ درہند کا ایک
ریکارڈ گذشتہ ہے جس میں اگرچہ بعض پھول ایسے بھی نظر



اس پہنچ نالیاں فائدوں کے باعث مقبولیت حاصل کیا۔ ایسا طرح جو جو دنداں انہی مقبولیت حاصل کو تاجا ہے۔ اب تک استعمال کرنے والوں کی طرف سے برابر تعریفی خطوط آئی ہیں۔۔۔ فاؤ جسٹ، ذیل ہے۔

(۱)۔ پہنچ دیا کے جا شیم کو ارتا اور مرفن کی جستہ سوچا کیتھا ہے۔

(۲)۔ دادا واتھوں کے سخت سے سخت درد کو فوری لیکین دیکھنے کا پانی نکالتا ہے اور درد پیدا کرنے والے اسہاب کو ختم کرتا ہے۔

(۳)۔ دروناہ اس کا استعمال ان لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے جن کے منہ میں کوئی مرفن نہیں کیوں نکلے مرفن پیدا کرنے والے ماڈلوں کو جمع ہے سوچوکتا ہے اور مرفن کے جس شیم کو ہاوا کر رہا ہے۔

(۴)۔ داتھوں میں بھبوطی اور چک پیدا کرتا ہے۔ اس کے استعمال کرنے والوں کے داتھوں میں کسی تباہی نہیں گذا۔

(۵)۔ منہ کی بدری اور ہریک کو ختم کرتا ہے۔

یاد رکھئے ہم نے اس کی دو سیسیں کرو دی ہیں۔ نمبر ۱ جس تہ بھی مرفن کی موجودگی میں استعمال کرنی چاہئی۔ نمبر ۲ جو جویں مالت میں ٹھام استعمال کئے ہے۔۔۔ جنہی دلوں آیکے۔۔۔ جماں ہیں۔ نمر ۳ اتنا کا فرق ہے۔۔۔ دروناہ جو جو اس استعمال کرنے والوں کیسے زانہ کو گواردہ کر دیا گا ہے۔۔۔ طلب کرستے وقت نمبر ۴ یا نمبر ۵ ضرور دیکھئے۔۔۔ دلوں کی قیمت میں کوئی فرق نہیں۔ چار ٹکے کا پیکنگ دش آئے۔

لوقٹ ۶۔ نجن پر ڈاک ضرخ ہر ہزار بے اگر سرمه مورخنا اور نجن ایک ساتھ منگائیں تب بھی یہی ڈاک خوش ہو گا۔ دلوں ایک ساتھ منگائیں میں کفایت ہے۔

دہلی میں اس پتہ خریدئی۔ - علمی کتب خانہ اردو بازار جامع مسجد دہلی)

محبکہ د اس لفیض س رحمانی دیوبند (دہلی)

احسنات کو شر نیازی

عشق پھر سرگزار نہ ہو جائے
ظلم کی داستان نہ ہو جائے
سرکاریں آستان نہ ہو جائے
دہ زمیں انسان نہ ہو جائے
ایک سیلِ رواں نہ ہو جائے
دہ کہیں مہرباں نہ ہو جائے
مستحق امتحان نہ ہو جائے

حُسن بے خانماں نہ ہو جائے
زہر و عرض پاک کی تاریخ
اہمیت اسلئے و فریتو قی سجدوا
آپ جس راستے سو گزے ہیں
حق جسے آپ بیوند سمجھے ہیں ..
صبر کر صبراے دل ناشاد
زندگی اب وطن میں لے کوثر



ہر خاپ دشت کو گل خندان بنادیا
اُمییہ خیال کو حیران بنادیا
مقتل کو تم نے صحنِ محنتاں بنادیا
دل کو ہمارے صاحبِ عرفان بنادیا
سو زردوں کو درد کا درد مان بنادیا
شیرازہ جہاں کو پریشان بنادیا
ذردوں کو آفتاب درختاں بنادیا
اضاءٰ حیات کا عنداں بنادیا
خچوں کو بھی چین میں غریبوں ان بنادیا

دوزخِ زبان کو ھصل بھراں بنادیا
الثڑے کو شترہ علیٰ جمال و دوست
قاتل بہملے خون کے قفاراں ہیں گوا
ان کی لگاؤ لطف کا اجراز دیکھئے
ہے کمال آپ کی برقی جمال کا
انسان کی خود پسندی و کبیر و عظیم
فیضِ نظر نے آپ کے الٹکی قسم
حافظ دماغ پسندی ہدمِ جنونِ عشق سے ہم نے لیا یا کام
حافظ کا ہے کلام کہ مونجِ سیم ہے



پابندیاں، خرازیں، فکر و نظر کے ساتھ
انساں مجھے جہاں بیسے چشمِ تر کے ساتھ
تم تھوڑا سی روادار جو اُن نظر کے ساتھ
بلجھے کجھی چین جو شیمِ سحر کے ساتھ
آیا بھی تو نوکِ گل بیان و پرس کے ساتھ
نہیں، میری یعنی دووبُ گنجی پارہ گر کیسا تھے
کہ میں لٹاتے ہم رہئے مس و فر کیسا تھے

کھلکھلاتے کیا کوئی اہلِ حین کا حال
ڈھلنے ہیں عصر تو نے پھاٹا اصول د
کھل جائے اہلِ عشق پر دیر و حرم کا راز
ہر یہ گ آفتاب پر ہ بچوں بال ماہتاب
پا بنداس طبع ہیں نفس میں خزانِ حسب
کی چشمِ النفات سے ہو گا علاجِ نعم
اُش را لیگا نوی تاریکیاں چین کی نہ کم ہوں گیں اُتر



غزل

شیشم سمجھانی

میں عاصی ہوں مگر ان کی ہے اک نظر کم کافی
خفا ہیں وہ مجرم گھبرا نہ دل ہے جسم نہم کافی
نہ جانے اب کے یہ جوش جنوں کیا بگ لانتا
کہ پہلے ہی تھے تم سے بدگماں پسیر حرم کافی
جنوں کے راستے دشوار ہیں لیکن یہ سیدھے ہیں
خرد کی رہگزرا اساس ہے لیکن بیچ دھم کافی
نہیں کچھ غم ہے آئے آج سیلاستم لئے
بھاکِ عشق کے بازو میں دم ہے اور ختم کافی
المحقی ہے نظر اس کی ہمکتی ہے خرد اس کی
کہ جب لیریز ہو جاتا ہے انساں کا شکم کافی
نقوش فنِ دل پر درد کے خوں سے چمکتے ہیں
نہیں ہی آج شتم دلت لوح و قلم کافی

غزل

منظر خود ہوی
منج والم مجھے بھی ولیت کیا تو ہے
کچھ آپ نے بھی پاسِ محبت کیا تو ہے
اب وہ دفا کریں نہ کریں اے دل خریں
یہ بھی بہت ہے وعدہ الفت کیا تو ہے
دل کا سکون نہیں نہ سہی درد دل تو ہے
کچھ آپنے مجھے بھی عنایت کیا تو ہے
اس غصہ شکفته کو اللہ ظرف دے
راز چمن کو صرف حکایت کیا تو ہے
بے اقتائیوں سے تری میں بارہا
اکتا کے عزم ترکِ محبت کیا تو ہے

دنی کتبین

اسپا بول امت ادبیات کے اسلام کو لا جواب لیں قلم امیر شکر

ارسالی کی شہر آفاق تصنیف نامہ وہ بائیک
یہ ملاؤں کی زیبوں حالی کا صرف مرثیہ ہی نہیں اس کا ملک بھی ہو یہ جو
حدیقی کیہے بہترین تصنیف اس لائق ہے کہ ہر پڑھالکہ مسلمان ایکبار
ضرور اس کام طالعہ کرے۔ قیمت جلد عہر
حکایات صحابیہ صحابی تمردیں اور عمر توں یوں کے ہیں آموز
تازہ اور سینکشادہ ہوتا ہے۔ تازہ ایڈشن عمدہ تذابت دینی است
اور سفید کاغذ جلد پر خوبصورت گرد پوش۔ ہدیہ ہمارہ

مباحثہ سماجیات پور باخبر حضرات جانتے ہیں کہ بولا نامحمد قائم ہے
یکے اور پہنچنے تختہ ہوتے۔ ان کے ایک ہم اور ٹیکسٹ فریب منتظر
کی دلچسپ تفصیل مباحثہ سماجیات پورہ میں ملاحظہ فرمائیں، دلائل اور
انداز بحث برآپ عش عش نہ کر جائیں تو ہمارا ذمہ۔ قیمت صرف مر
تعلیم الدین راردو از حضرت مولانا اشرف علی تھاونی۔

احکامات کی دلنشیں تشریفات شرک و بدعت کی تفصیل۔ تصوف
کے نکات پر معلومات انگریزیت، تصویر شیخ اسماعیل اور دیگر ہم بخش
خوبصورت ڈیشکور پیچ جلد۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنڈہ ہمارہ

اصلاح الرسموم (دارود) از حضرت مولانا اشرف علی تھاونی۔

زندگی کے ہر شعبہ میں بے شمار رسیں
اور طریقے ایسے رائج ہو گئے ہیں کہ جو فی الحقیقت غیر اسلامی ہیں تین
ہم الٰہی کے سبب ان کی بُرا تی سے واقع نہیں۔ ایسے کم و لاج
کی اصلاح حکیم حضرت حکیم الامت کی تصنیف میں ہما تھوڑے زبان
عام فہم سیں۔ آخر میں رسالہ صفحاتی حوالات "بھی شامل ہو۔ کتاب
جلد ہے۔ پیچ خوبصورت رنگین مدرسکور۔ ہدیہ ہمارہ
تاجریوں کو معقول کیش دیا جائے گا۔

عربی عترت دار بارہ سال تھیں اس کتاب میں ان جماعتیں
کمال اعلیٰ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بالسلام ہوئیں۔ اس کے
معطالہ سے یہ جانش میں بہت مدرب ہے اگر کوئی نہیں قدر جلد کوئی نہیں
شہر و شہر اور گاؤں درگاؤں پھیلا۔ کتاب احادیث اور عترتیت نامہ
سے مرتب کی گئی ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے ۸

جشنِ لادتِ رسول یہ ایک مجموعہ مضامین ہے جس کی خوبی
کا اندازہ اس سے کیجھ تھے کہ اس میں شدید

ذلی حضرات کے مضامین شامل ہیں۔ (۱) علماء مشبلی فتحی (۲) مولانا ابوالکلام آزاد (۳) مولانا ابوالا علی مودودی (۴) علماء موسیٰ
حصار اللہ (۵) علماء سید ابوالنظر صنوی (۶) جناب رگوئی سہنار غیرہ
یہ مجموعہ اہل ایمان کے یہی غزلاتے روحاں اور اہل علم کیئے مشغیل
تھیں ہے۔ قیمت ایک روپیہ پار آنے ہے۔

اسلامی زندگی یوں تو اسلامی احکامات فتحیم جلدات میں پھیلے ہوئے
ہیں۔ لیکن سب کا مصالح حصول جو کچھ ہے اس کو
نهایت محظوظ گر جائی اور دل کش اندازیں کیجا کیا گیا ہے۔ اسلامی
زندگی کے شائعین ضرور طالعہ فرمائیں۔ قیمت صرف ۵

خواتینِ اسلام کی اہمادی یہیں ہم ہر طرف افسانے نہیں۔ بلکہ تاریخ
کے صحنات پر پھیشتا بندہ ہے وہی

فعکپے و اعقات ہیں جن پر تبریزی اور مستدر تاریخی کتب کی ہر صدقیت بستی
ویمان افرزو دو اعقات کے ساتھ تاریخی ہوائے بھی ملاحظہ فرمائی۔ قیمت م
کتابِ الہملاۃ انہا الحدیث حضرت امام احمد بن رحمۃ اللہ علیہ کی
تصنیف کا ردو ترجمہ جو نماز کو درست ترین طریقہ
پیدا کرنے کی تحریر شعل بہارتی ترجمہ کے ساتھ حضرت امام
کی حیات مبارک پر فصلی روثی ڈالی ہے۔ اور فتنہ خلوٰت رآن کو سلسیلیں
الہم صاحبے حظیم کیلیتاً مٹھائیں انکا پورا اعلیٰ اثر انگریز طریقہ پر درج
لیا ہے۔ سنت کے شیدائی اسے ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت جلد عہر

تاج پنجی لاہور کے کھنڈار کھنڈ



درود تاج درود لکھی۔ عہد نامہ۔ درود استغاثت۔ درود الابر۔ عہد من
ست۔ مکالہ جاپ۔ ملٹی فیس دروٹی چھپائی کاغذ آرٹ جلکڑی پر یا لمع
مجموعہ طائف بلا ترجیحہ دہی سب سورتیں وغیرہ جو مترجم
عہدیہ ایک روپیہ بارہ آنے چہرہ
تعلیم الاسلام تاج یہ شہر زمانہ کتاب بھی تاج پنجی^{۱۱۲}
نے اپنے مخصوص سلیقتوں میں
کے ذریعہ چھپا ہے۔ چار حصوں کا مسئلہ سیٹ ہیر جلد ہائی
پنج سورۃ ترجیحہ اہمیت اعلیٰ کاغذ اور کئی رنگ کی فیس چھپائی
قابل دید تھے ہے۔ ہر یہ تین لپیچے چار روپے۔
یازدہ سورۃ ترجیحہ یہ بھی چھوٹے کی طرح عجیب حسن جمال
کا مرتع ہے۔ ہر یہ ساٹھ تین روپے۔
مناجات مقبول تجربات حمد اللہ و صلوٰۃ الرسول یہی
مشہور مقبول تھے ہے جس میں دعاوں کے
و فروکا اسب طریقہ اور ہر دن کے لئے منزہ ہیں وغیرہ مقرر کردی گئی
ہیں منظوم مناجات اور دیگر تمام احصافات شامل کتاب ہیں۔
حسن صورت کے لئے تاج پنجی لاہور کا سیمار سائنس رکھتے
قیمت مجلد تین روپے آٹھ آنے۔

سماں ترجیحہ بہت خوبصورت دروٹی چھپائی۔ کاغذ آرٹ
ملٹی فیس دروٹی گاخوش نہیں۔ قیمت صرف آٹھ آنے ہر
نوٹ۔۔۔ قرآن و حمال کے آڑڈیں وہ نمبر
صزوڑ تحریر فرمائی جاو پر نام کے ہمراہ دیئے گئے
ہیں۔ طلب میں جلدی کیجئے۔ یہ مخالف زیادہ دنوں
ملٹے رہنے مشکل ہیں۔ نیجر

لکھنؤ تخلی دیوبند۔ ضلع سہارنپور (دوہی)

ترجمہ شاہ عبدال قادر۔ حاشیہ تفسیر
موضع القرآن۔ سائز۔ چڑائی سائنس

لبانی بالشت کچھ کم۔ صفحات ۱۱۲۔ آغازیں روزہ اوقاف میتوں
کی فہرست۔ کاغذ آرٹ۔ ملٹی فیس دروٹی چھپائی دوڑنگی ہر صفحہ
پر جیسیں ہیں۔ چلد سالم کرچی خشنا جسپرہری ڈائی ہر یہ پورہ روپے۔
قرآن مترجم ترجمہ تفسیر سائزہ انگل بلچاچ انگل
چڑا۔ صفحات ۹۸۲۔ چھپائی دروٹنگی
مجلد چرمی۔ ہر یہ آٹھ روپے۔

قرآن مترجم ترجمہ شاہ رفعی الدین محمدث دصلوی
شاہیہ تفسیر موضع القرآن۔ سائزہ انگل

لبانی پانچ انگل چڑا۔ چلد کرچی تمام چھپائی دروٹنگی۔ حروف ہفت ہی
صرف اور اعراب دفع خاص الخاص ہیز ہے۔ ہر یہ ساٹھ پے آٹھ آنے
قرآن بلا ترجیحہ تمام کی تمام سائزہ چھپائی ہر صفحہ بر
ہشت ہی فیس ہیں۔ یہی فیس ہیں۔ کاغذ عمدہ۔ حروف
لہش۔ جلد فتحی۔ سائزہ انگل چڑا۔ ہر یہ پندرہ روپے۔
ساٹر جھوٹا۔ لبانی سائزہ انگل چڑا۔

قرآن بلا ترجیحہ پانچ انگل تمام چھپائی دروٹنگی جلد کرچی
عہدیہ ساٹھ سے چار روپے لیعرہ۔

حمال بلا ترجیحہ بہت چھوٹی یہیں صادرت
دایی۔ جیب میں بخوبی آجائے
وای۔ مجلد کرچی۔ ہر یہ تین روپے۔

مجموعہ طائف مترجم سورۃ یلیس۔ فوج۔ انبیاء۔ اتفاق
ملک۔ عزیل۔ فجر۔ لعنی۔ الائچہ
القدر۔ العصر۔ هفتہ۔ لش۔ قفل۔ اسلام الحنفی۔ دعائے نجیم العرش۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(اردو)

تقریر ولپذیر

مولانا محمد تقی احمدۃ الشرطیہ کی وہ شہرہ آفاق کتاب بیو عصیہ کا یاب تھی ادب ایک طبق سے آراستہ ہو کر قابل فروغی ہے۔ مولانا صوف کی تصنیفات کاملہ العد کرنے والوں کیلئے اپنے عجیب غریب لشیں در فیصلہ کن اندیساً فتح تعارف ہیں۔ تقریر ولپذیر میں اپنے اسلام کی حماہیت کو دنیا کے تمام زانہب کے مقابر میں موقن قبول کی اٹل میلوں اس طرح ثابت کیا ہے کہ سخت ہو سخت دشمن اسلام بھی اشکست ہو دنیا میں گئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ گواہ کتاب ایک تقابلی تصنیف جو کاملاً مسلماً مسلمان کیلئے بہت مقید پر کا قیمت ہے۔ (فائدہ میر)

اماً اعظم الـ حسینیہ کی مفصل سوانح حیات

سیرۃ النعماں

از علامہ شبی نعماں

مولانا کی اکثریت امام ابوبیض کا پیر ہے۔ لیکن کم لوگ ہیں جو دین کے اس بلال میں کی سوچ اسی کی کوئی کوئی تھیں۔ سیرۃ النعماں اسی کی کوئی کوئی تھیں۔ اسی کی کوئی تھیں۔

قیمت درود (مقداری)



مصباح السالکین

(اردو)

شریعت و طریقت کی تفصیلات، شجرات سلاسل۔ مناجات و وظائف۔ اذکار اور توبیخات دا حزاپ۔ دعائیں اور نیکیں قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔
(مقدار دو روپیے چار آنے)

اور ادھمانی و اذکارہ حسینی

و قسم آن و حدیث سے مستبط وظیفی۔ الفاظ اثرات و خواص، ذات و صفات کی تشریح و توضیح۔

محترم ترین تعداد اوقات اور طریقے۔ قیمت صرف ۱۰۰

روپیہ (مقداری)

یہ علامہ حافظ ابن حبیب کی شہرہ آفاق تصنیف ہے۔ جس کی اصل اور ادو ترجیحہ ایک ساتھ شائع کیا گیا ہو۔ این حججہ کا اہل علم میں کیا درج ہے یہ باخبر حضرات سعیدہ نبیہ۔ اپنی یہ تصنیف بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد و یہ متند کتب احادیث سعیدہ نبیہ کی کوئی دینی احکام کا گلہ نہ ہے جو کوئی نہیں دریا کے مراد فہتے۔ کم تعلیم یافتہ اور زیادہ پڑھنے کے لئے دونوں اس عجیب کتاب کے برادر بن اثرہ ایسا سکتے ہیں۔

(قیمت مجلد آٹھ روپیے)

فیصلہ کرن مناظرہ

از مولانا منظون نعمانی

دیوبندیت احمدیہ میت کے دیوبندیان ایک سمرکت لالا کلام، درود و حکم کا دو دھنپانی کا پانی۔ وہ واضح اذکر مکمل ہے جس کے بعد حق دیا اعلیٰ کے امتیازیں کوئی ریب و شک باقی نہیں رہتا۔ صفات ممتازیت ایک روپیہ۔
(مقداری)



بلوں عالم رام

شائع کیا گیا ہو۔ این حججہ کا اہل علم میں کیا درج ہے یہ باخبر حضرات سعیدہ نبیہ۔ اپنی یہ تصنیف بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد و یہ متند کتب احادیث سعیدہ نبیہ کی کوئی دینی احکام کا گلہ نہ ہے جو کوئی نہیں دریا کے مراد فہتے۔ کم تعلیم یافتہ اور زیادہ پڑھنے کے لئے دونوں اس عجیب کتاب کے برادر بن اثرہ ایسا سکتے ہیں۔

(قیمت مجلد آٹھ روپیے)

بخاری شریف اردو مکمل

جہانگیر ہمیں علم ہے اصح الکتاب بعد کتاب الشہزادہ آن کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب) بخاری شریف کا اندازہ اور دو ترجمہ جنک شائع نہیں ہوا یہ بھلی اور نہایت مبارک کوشش ہے جو "اصح المطابع کراچی" نے کی ہے، امام بخاری کی تصحیح کردہ ۲۷۵ حدیثوں کا سلیس اور قابل اعتماد ترجمہ پاکیزہ طباعت و کتابت سے اچھے سفید کاغذ پر اپنکتیبھی دیوبند سے حاصل کر کے ہیں، تین حصوں پر مشتمل ہے جنکی مجموعی قیمت صرف جو بیس روپے ہے، مجلہ معمولی در تین جلدات میں ٹھیک رہے، مجلہ ختنہ در تین جلدات میں ٹھیک رہے۔ ہر حصہ الگ الگ بھی طلب کر سکتے ہیں، اس صورت میں فی حصہ فوراً پے قیمت ہو گئی (مجلہ ختنہ لیارہ ڈپے)

موطا امام مالک متن حسن (عصری بن اردو)

"موطا امام مالک" احادیث بنوی کا وہ پیش بھاڑ خیرہ ہے جو کو سالہاں سالی مالکؓ نے ہر کسوٹی پر پھر کراچی میں تصحیح کردہ اعتماد سے انتخاب کر کر مسلمانان حالمہ کیتے مرتب کیا، کتاب اصل عربی با اعراب اور اس کے مقابل اردو ترجمہ از علامہ حیدر زمانی میں ضروری فوائد، اس مددگری کے ساتھ طبع ہوتی ہے کہ آج تک اس کی طباعت و کتابت ایسا تھی ادا نہ ہوا ہو گا صفات مالکؓ کا ہدایتی لکھتہ ہر یہ بلا جلد یا رہ روپے، مجلہ معمولی تیرہ روپے (جلد ختنہ پر دو روپے)

مشکوہ شریف (اردو)

چھڑرا سے زائد احادیث بنوی کا بیش بھاڑ خیرہ یعنی حدیث کی گیارہ کتابوں، بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، نافی، منہاج احمد و سنن امام مالک، امام شافعی، ہبھقی اور درجی کا عطر۔ اس کا ترتیب میں مشکوہ عربی کی تمام احادیث کا مکمل ترجمہ مع ضروری تشرییفات کیا گیا ہے اور حاشیہ پر بھی عنوانات قائم کر دی گئے ہیں، دو مجلدوں میں کام ہے، کاغذ سفید، کامل پر بلا جلد سول روپے اور جلد نیولی اخخارہ روپے (خلبا ملی بیس روپے)

ترمذی شریف (اردو)

بخاری و موطا امام مالک کے بعد اسی مصالح ستر کی مشہور کتاب ترمذی شریف کا بھی اردو ترجمہ چھپ کر تیار ہو گیا ہے، سفید و دو کاغذ، نفیس طباعت و کتابت، حصہ اول فیقد رس روپے، حصہ دوم فیقد رس روپے، دو نوں حصے ایک ہی وقت طلب کریں تو انہیں روپے

ایمان افروز
دلوں انگریز

شجاعت

عہداں کا
سبق آموز

SHAHNAMA E ISLAM

شہنامہ اسلام

جلد

حصہ اول

حضرت حفیظہ بالند صریح اپنے شاہنامے میں آنحضرت علی اللہ عزیز سمل کی حیات مبارکے
و اعلیٰ بیان کرے یعنی حضرت عالمہ غزالی کا شاہنامہ حضور کرد صالح سے شروع ہوتا ہے۔
خاتم المرسلین کے وصال ہو ان کے چانینے والے صحابوں پر کیا لگ رہی؟

فرض اور بحث تھیں کہ کسی شدید کشش ہوئی؟
پھر خلافت راشدہ کس طرح قائم ہوئی۔ اسلام کی سب سے پہلی
باداً عده حکومت کو نکل عالم وجود میں آئی۔

یہ بخشش کی وجہ فرضیہ باجنیں ملاحظہ فرمائی۔

فلاہ
فلاہ
فلاہ
فلاہ
فلاہ
فلاہ

اگر تب
خلافت روشنہ
کی تمام تائیج کو فتح کر
و یکجا چاہتے ہیں شاہنامہ
خوب کو صفت کی جدت پڑھائیں

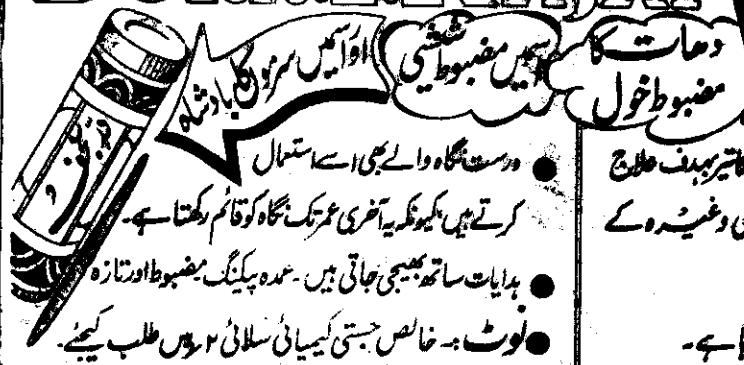
خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ نے
کیا کیا معمر کے سر کئے؟

اسلام میں جہویت
کا
مفہوم کیا ہے؟

حق و باطل کی تواریخ کیان
کہاں مکرا ایں اور باطل کس طرح
متغلوب ہوا؟

لئے کا پتہ مکتبہ تجلی دیوبند ضلع بہار پڑھوں یہیں

DUPP.E.NAJAF



لنس ہمین کے سلامگوں کی تمام تر لیوں کا تیرہ بیف ملچھ
حمد سوتیا۔ جالا۔ روندا۔ پیبل اور سرفی وغیرہ کے
لئے پیس نہ شنا۔
بانہ سال سے بے شامگوں کو نامہ پہنچا رہے۔

پہنچ تعریف خطوطِ حکیمیں ملاحظہ فرمائیے

یہ رائے دو ٹھاکر اس سرمه کا استعمال کریں۔
سا ہجوا لاسرن حنایاں علم روایہ و مہر کر شل
ڈاکٹر ظفر پارفال حنایاں بھی آئی ایس یہ آئی
تین بینجا ہوں۔

زماں اور ملکی سوچ لکھنؤ
سرمه بخف اکھوں کی بیماریوں کی وجہ سے بہت فائدہ مند ہے
یہ نے سوچ کا استعمال کیا نہایت مفید ہے۔
خانہدار موابی حاجی حکیم محمد علی خاں حب
استعمال سے اکھوں کی رُخشنی ہے ترقی ہے۔

حکیم کنہیا الال صاحب عنانی و تحریر فرماتے ہیں
سرمه بخف بہت عمدہ سرہے ہیں سعجت سے خود

ہیں نے شرم بخف استعمال کیا اور دوسرا سے اعتراض کو
سرو بخف اکھوں کو دیا ایسا اور اس کے استعمال
کو دیا۔ اخوں نے استعمال کیا اور بے حد فخری کی
کہ اس کا قائدہ کنہیا صدر بخف اکھوں کے امراض کے
واسطے نہایت مفید ہے۔ میں پہلک سے سفاش کیا ہوں
کہ اسکے استعمال سے قائدہ اٹھائیں۔

ایک توڑ پائچ بھے۔ ۶۰ ماشہ تین بھے
ایک سا تھیں شیشیاں مگاٹے پھر لٹک فتا
تباہ سے نہیں بلکہ اخوں نے کرے گا
وائزہ ایک طبقہ میں اپنے بیان کیا اور اپنے قظر لڑیں

ایک۔ آر۔ سی۔ بی۔ ایس۔ زمیں نامجوہ
ہیں نے سرمه بخف کا پیغمبر سے خوش استعمال کیا
ایک بخوشی پر یہی مصلحت ہے۔

ایک سرمه کیست کے علاوہ بھی اور بہت سے خطوطِ حکیم
یعنی ہر سرمه کیست کے علاوہ ہے۔

لکھنؤ حسین احمد صاحب مدائی
حدود تجھیلہ کل دھش

اسکے لئے ہیں۔ آپ کا سرمه اس دفعہ مفید ہے کہ
وہ اس کی تصحیف ہے۔ آپ چاہیں میری طرف سے لکھیں
گے اس کی تصدیق کریں گا۔

مولانا بشیر احمد صاحب عنانی و تحریر فرماتے ہیں
ہم نے شرم بخف استعمال کیا اور دوسرا سے اعتراض کو
کہ اس کا قائدہ کنہیا صدر بخف اکھوں کے امراض کے
واسطے نہایت مفید ہے۔ مجھے اسید ہے کہ شخص
کو اسکے استعمال کے قائدہ میرے بیان کی تصدیق صرف
تباہ سے نہیں بلکہ اخوں نے کرے گا۔

لکھنؤ حسین احمد صاحب عنانی و تحریر فرماتے ہیں
ہم نے سرمه استعمال کیا اکھوں کا تھوڑتھا جھلکی
ہے جس کی تصدیق میرے بیان کی تصدیق صرف
اکھوں کے امراض کی مدد پاہیں جس کے بعد تجھے کے
سرمه کا استعمال کیکے ہی تجھے رُخشنی کے حوالے ہو جائیں

ہست و ستمان کا پتہ۔ دارالقضی رحمانی دیوبند۔ ضلع سہارنپور۔ یو۔ ہنی
پاکستانی کہا جو۔ شیخ سلمہ صاحب ہے جس کا نہیں لائزز کرایج۔ پاکستانی حکومت اس پتہ تھی کہ سرمه صورثہ کو لاد کر کے بیداری تقدیم ہیں لیجیوں
کے نہیں۔